

भारत सरकार
GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता ।
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

वर्ग संख्या **U**
Class No. **891.431**
पुस्तक संख्या
Book No. **#1398**
रा० पु०/ N. L. 38.

MGIPC—S4—9 LNL/66—(1-1)-66—1,50,000,

گلستہ حقیقہ

معروف بہ

شعار دلپسند

جسین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل پہلا
عمرہ عمدہ اور طرح طرح کی نوبت و عشق آمیز گانے والی چٹا پٹی غزلیں رو و فار
تفرق مستزاد محسوس اور دوسری ہوئی غزلیں کچھ ہوئی طغری چو ماسا بارہا
وہ پاکست سنو یا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب سائنسی تخلص جی حفظ انسر مدرسہ شہر نزدیک و
دور در سے موضع بنا پور پر گئے بکرتھانہ بکھولی ضلع ہر دوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
منشی شکر پر شاہ صاحب صبح بگراہی نے کوشش تمام تالیف و تصنیف کیے

مطالعہ فی مشق کوشش و مقام لکھنؤ میں چھپا

۱۹۱۳ء

اطلاع۔ اگرچہ اس مطلع میں ہر علم و فن کی کتاب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی صورت مطول ہر ایک شائق کو چھاپ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتاب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ازان پر لیکن خاص اس کتاب کے مثل پرچ کے تین صفحہ و سادہ ہیں ان میں بعض کتاب کلیات دو ادب اردو و غیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتاب ہو جو وہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۸	مجل حسین خان۔		کلیات و ادب اردو
	دیوان امیر موسوم۔ ہر آدھ پیسہ		کلیات تلخیص از حضرت سید الدین ظفر
۱۸	امیر احمد مینائی مرقوم۔	۱۸	ہر شاہ ہر چار جلد کامل دو جلد ہیں۔
	دیوان خواجہ میر درد۔ دہلوی	۱۸	دیوان ناسخ لکھنؤ استاذ خانچہ نامہ بخش لکھنؤ
۱۸	استاد مشہور۔	۱۸	دیوان غافل۔ از مہر خان غافل۔
	دیوان بہار عرب۔ سلام مولوی	۱۸	دیوان ذوقی۔ دہلوی استاد مشہور
۱۸	محمد زید مخلص بہ حافظہ۔	۱۸	دیوان قدا۔ جلد ثانی۔
	بہارستان سخن۔ ساجد بخش و بابا بون	۱۸	انتخاب داغ۔ مولانا بابا داغ دہلوی
	آئینہ کلام ہوزن و بحر و لہجہ مولانا مولوی	۱۸	گلزار داغ۔
۱۸	محمد علی حسن خاں۔	۱۸	آفتاب داغ۔
۱۸	دیوان لطف اللہ حافظ اللطف طغٹان دہلوی	۱۸	فریاد داغ۔
۱۸	دیوان نیاز اسلام حضرت شاہ نیاز احمد دہلوی	۱۸	دیوان رند خسرو از نواب سید محمد خان
	شرح یوسفی دیوان حافظ از مولوی	۱۸	دیوان غالب۔ از مہر طاسد اللہ خاں
۱۸	محمد یوسف علی شاہ پیشی نظامی۔	۱۸	غالب دہلوی۔
	دیوان نعت سروری از مفتی محمد علی شاہ	۱۸	دیوان مرغوب جہان۔ کلام سید

فہرست۔ محدثہ حقیقت اللہ خان معروف بہ شاعر و لہند

حصہ اول

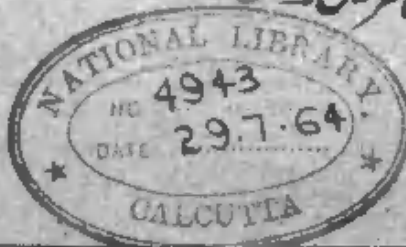
نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اردو غزلیں۔	۲۹۹	۶
۲	اشعار متفرق اردو۔	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں۔	۲۲	۱۲۳
۴	اشعار متفرق فارسی۔	۱۴۳	۱۴۱
۵	مستزاد اردو۔	۱۰	۱۵۱
۶	مختصر اردو۔	۱۴	۱۵۸
۷	مسدس اردو۔	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اردو۔	۲۲	۱۸۶

891.431

H1399

حصہ دوم

۹	دو ہا ملی ہولی غزلیں۔	۱۸	۱۹۳
۱۰	بہجین۔	۲۲	۲۰۹
۱۱	ہولی۔	۳۲	۲۱۹
۱۲	مکرمی۔	۵۱	۲۳۱



DBA000004943URD

شماره	قسم	تعداد	صفحه
۱۳	جوانا -	۶	۳۱
۱۴	بارہ ناسا -	۷	۳۲
۱۵	تفرق رنگ -	۲۷	۳۵۲
۱۶	بھاگ رنگ -	۱۱	۳۶۱
۱۷	بھیر وین -	۱۲	۳۶۳
۱۸	داد نا	۲۵	۳۶۵
۱۹	دو پ -	۱۰	۳۶۳
۲۰	سور گھا -	۳۱	۳۷۷
۲۱	کیت -	۳۸	۳۷۹
۲۲	سو گیا -	۹۳	۳۸۱
۲۳	خط منظوم زبان بھاشا -	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و شعر زبان اردو -	۴	۳۰۸



فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم حسین زبان بھاشا کے اکثر الفاظ میں

باب الف

افغانی	جو سداہل میں رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے	افغانی
افکار	تمام اس شخص کا ہے جو سری کرشن چندر کو تسمیہ کیا تھا۔	افکار
افسوس	خوشی خواہش۔ شوق۔	افسوس
افنہار	بجور جس کی حد مقرر ہو۔	افنہار
افکار	نیچے کالب۔ اونٹ۔ فری۔ درمیان	افکار
افکار	جو پل نہ سکے۔	افکار
افکار	آرزو۔ خواہش۔ تمنا۔	افکار
افکار	عجاب۔	افکار
افکار	خلان شرع کام۔ عذاب۔ غراب کام کرتا۔	افکار
افکار	تصور۔ غراب کام۔	افکار
افکار	میں۔	افکار
افکار	یون کی آٹ۔ گھو گھو۔	افکار
افکار	بے دیکھی چیز۔ بے پہچان۔ مثلاً خدا کی تعالیٰ ہے۔	افکار
افکار	آب حیات۔ ہر پانی۔ دیوتا۔	افکار
افکار	روشنی۔ چمک۔	افکار
افکار	روشن	افکار

خواب	خواب	خواب
بچانا	بچانا	بچانا
چھائی۔ گودی۔	چھائی۔ گودی۔	چھائی۔ گودی۔
کھڑا۔ چادر زنی	کھڑا۔ چادر زنی	کھڑا۔ چادر زنی
جہان جانے کے۔ جو قابل بتانے کے ہو۔	جہان جانے کے۔ جو قابل بتانے کے ہو۔	جہان جانے کے۔ جو قابل بتانے کے ہو۔
خوش	خوش	خوش
حروت۔ اعلو۔ گودی۔ لسانی۔	حروت۔ اعلو۔ گودی۔ لسانی۔	حروت۔ اعلو۔ گودی۔ لسانی۔
جسم۔ بدن۔	جسم۔ بدن۔	جسم۔ بدن۔
تصور۔	تصور۔	تصور۔
تدبیر۔	تدبیر۔	تدبیر۔
زیادہ۔ بہت۔	زیادہ۔ بہت۔	زیادہ۔ بہت۔
آگ	آگ	آگ
نام شخص جو کہتا ہے کہ میں نے نبی کو خط لکھ کر بھیجا تھا۔	نام شخص جو کہتا ہے کہ میں نے نبی کو خط لکھ کر بھیجا تھا۔	نام شخص جو کہتا ہے کہ میں نے نبی کو خط لکھ کر بھیجا تھا۔
دعا۔	دعا۔	دعا۔
نصیحت۔ جاؤ۔ غیرت۔	نصیحت۔ جاؤ۔ غیرت۔	نصیحت۔ جاؤ۔ غیرت۔
آسمان۔ لباس۔ عزت۔	آسمان۔ لباس۔ عزت۔	آسمان۔ لباس۔ عزت۔
سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔
خوشی دینے والا۔	خوشی دینے والا۔	خوشی دینے والا۔
بڑا عقلمند۔	بڑا عقلمند۔	بڑا عقلمند۔
بہت۔ زیادہ۔	بہت۔ زیادہ۔	بہت۔ زیادہ۔
خوش۔	خوش۔	خوش۔
پانی	پانی	پانی
عبادت کرنا۔ پوجا پا شکرتا۔	عبادت کرنا۔ پوجا پا شکرتا۔	عبادت کرنا۔ پوجا پا شکرتا۔
پرائی۔	پرائی۔	پرائی۔
ملک خدا امرا دیو جی۔ رام چند جی	ملک خدا امرا دیو جی۔ رام چند جی	ملک خدا امرا دیو جی۔ رام چند جی

چندر	ابر - بادل - بیکہ	مب
سناپ	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے - یتیم - غریب	آنا
سکون	برج میں ایک بن کا نام ہے	ک بن
کری	شکر - گنا - انکاری کاکیت	آؤ
آسلی	سکھی - سیلی	آلی
سرخ	بات - طرف - وقت - عرصہ	آرد
چندر	محبت - تھوڑی لڑائی	آؤر
آل سانا	ہر نامہ اوٹھنا	آسانا
سپار	آب حیات	آسیرس
چندر	موافق - شل - برابر - مانند	آؤر
سنان	بیقل	آسان
آبھرا	زیور - گنا	آؤ
آپنا	شال - نظر	آؤ
ر	چاند - قمر	آؤ
سکھ	سہاگن عورت جسکا مرد زندہ ہو	آؤ
آپت	مناسب	آؤ
آپت	غیر مناسب	آؤ
آگ	نام ایک درخت کا ہے	آؤ
آؤ	آدھا جسم	آؤ
آؤ	بیشل بے نظیرے عدل	آؤ
آؤ	ہلکا آدمی - چھوڑا	آؤ
آؤ	اڑی - بلند	آؤ
آؤ	جیت عمرہ - سب سے اچھا	آؤ
آؤ	گھوڑا	آؤ
آؤ	پانی	آؤ

ابھرنے	کمل۔	آج
ابھرنے	ابھانک۔ دھوکے میں	آج
ابھرنے	آگے۔	آج
ابھرنے	بچ بونے سے بھلا کر اچھوٹا کرنا۔	آج
ابھرنے	لال۔ سرخ۔ آفتاب سرخ رنگی کا درخت۔	آج
ابھرنے	بہت	آج
ابھرنے	بہت۔ بکھرا ہوا۔ جو بن نہ رہا۔ جو کسی سے پیدا نہ ہوا۔	آج
ابھرنے	خراب۔ ریزل۔ بچ آدمی۔	آج
ابھرنے	حکم۔	آج
ابھرنے	سہارا۔	آج
ابھرنے	غذاب۔ نام اکاسر دیت یعنی غفرت کا ہے۔	آج
ابھرنے	راہان کے لوگ کا نام ہے۔	آج
ابھرنے	دشمن	آج
ابھرنے	خوراک۔ طوع۔ خورش۔	آج
ابھرنے	دیتا۔ جو بھی نہ مرے۔	آج
ابھرنے	ادھون کارس۔ ہونٹوں کی ششاس۔ شیعہ لی۔	آج
ابھرنے	بے تھاء۔ گہرا۔	آج
ابھرنے	راجہ اندر کا نام ہے۔	آج
ابھرنے	پاک۔ صاف۔	آج
ابھرنے	کام کی شہوت خواہش نفسانی نام راجہ جک ہے۔	آج
ابھرنے	عجب۔ بڑائی۔	آج
ابھرنے	ویدہ۔ رتبہ۔ جاہ چشم	آج
ابھرنے	آگ۔	آج
ابھرنے	ہوا۔	آج
ابھرنے	شیطان نسل کے لوگ دیوانہ۔ غفرت۔ راجہ	آج

آبشار	جو چل نہ سکے۔	آبشار
آببلا	عورت۔ کمزور۔	آببلا
آبلبیلی	مست عورت۔ بناؤ۔ سنگار کرنا۔	آبلبیلی
آبموی	آب حیات۔ امرت۔	آبموی
آبمیرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہشیں	آبمیرام
آبمیت	تخلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ عشق۔ پہچان کا نام ہے۔	آبمیت
آبمن	محم۔ دمن۔	آبمن
آبمس	حکم۔	آبمس
آبمور	جلد۔	آبمور
آبمور	زیر۔ گنا۔	آبمور
آبمور	شیطانوں کے لڑکے۔	آبمور
آبمور	حسن۔ خوبصورتی۔	آبمور
آبمور	دوا۔ علاج۔	آبمور
آبمور	لباس۔ کپڑا۔	آبمور
آبمور	عورت۔	آبمور
آبمور	نکلنا۔ چلنا۔	آبمور
آبمور	پائین یا غنی بن ایک بن کا نام ہے۔	آبمور
آبمور	اوکھاڑ ڈالنا۔	آبمور
آبمور	خس۔	آبمور
آبمور	آٹھنا۔ گھیرنا۔ اٹھنا۔	آبمور
آبمور	تمیز۔	آبمور
آبمور	پستان۔ چھاتی عورت کی۔	آبمور
آبمور	خوشی۔	آبمور
آبمور	گہنا۔	آبمور
آبمور	جائے مین ہیر کی۔	آبمور

آرتی	چراغ جلا کر دیوتاؤں کو دکھانا۔	آلتی
آرج	امیل و نجیب۔ خاندانی۔ سب سے اچھا۔	آرج
آوہار	سہارا۔ پرورش کرنے والا۔	آوہار
ادھیر	بے دھیرج۔ بے صبر۔	ادھیر
آلا	سولہ برس تک کی عورت کو کہہ سکتے ہیں	آلا
بھون	مگر۔ مکان	بھون
بھراتا	بھائی۔ برادر۔	بھراتا
بھارتنا	بھولا دینا۔	بھارتنا
بھوہار	لین دین۔ طریقہ۔	بھوہار
بھوشی	بانسری۔ فی۔	بھوشی
بھوشن	زیورہ۔ گھنا۔	بھوشن
بھرتی	وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی میں ہو۔	بھرتی
بھوک	غیر راحت برداشت کرنا خوشی سکھانا۔ عورت کے محبوب کے	بھوک
بھس	تابلہ۔ درور۔	بھس
بھین	طنبورہ۔ نام باجا۔	بھین
بھوئی	باب کا حصہ۔ باب کی غراکت۔	بھوئی
بھیمان تندنی	شری رادھ کا جی۔	بھیمان تندنی
بھیمان ستا	شری رادھ کا جی۔	بھیمان ستا
بھیمان گامری	شری رادھ کا جی۔	بھیمان گامری
بھیر	نقشی۔	بھیر
بھین	چہرہ۔	بھین
بھناؤن	بڑھلا۔ بھشن۔ پیش و غیرہ۔	بھناؤن
بال	لڑکی	بال
بھنم زمانا	خراک سے ملنا۔ راکھ لگانا۔	بھنم زمانا
بھاننا		بھاننا

[illegible]

بکلا۔	مہاراج۔ کتھارین۔ سیل۔ بھانڈیر۔	بکلا۔ موسیقار۔
بھ۔	عورت۔ ہو۔ دو۔ وطن۔	عورت۔ ہو۔ دو۔ وطن۔
بھری۔	زبردستی۔	زبردستی۔
بھری۔	باہر۔ نکالنا۔	باہر۔ نکالنا۔
بھری۔	کنارے پر۔	کنارے پر۔
بھری۔	غریب۔ بچپن۔ بے گناہ۔	غریب۔ بچپن۔ بے گناہ۔
بھری۔	گلی۔ راستہ۔ راہ۔	گلی۔ راستہ۔ راہ۔
بھری۔	بہت۔ بچھڑ۔	بہت۔ بچھڑ۔
بھری۔	باغیچہ۔ پھلواری۔	باغیچہ۔ پھلواری۔
بھری۔	بادل۔	بادل۔
بھری۔	نسل۔	نسل۔
بھری۔	سواری۔	سواری۔
بھری۔	ہاتھی۔	ہاتھی۔
بھری۔	تکرار۔	تکرار۔
بھری۔	بھیک۔	بھیک۔
بھری۔	عادت۔ بھلاؤ۔	عادت۔ بھلاؤ۔
بھری۔	پانی۔	پانی۔
بھری۔	سمندر۔	سمندر۔
بھری۔	محبت۔	محبت۔
بھری۔	بناؤ۔ چلاؤ۔	بناؤ۔ چلاؤ۔
بھری۔	ہات۔ تول۔	ہات۔ تول۔
بھری۔	بونہ۔ قطرہ۔	بونہ۔ قطرہ۔
بھری۔	پھاڑ کر۔	پھاڑ کر۔
بھری۔	ٹاڑ۔	ٹاڑ۔

بیل	بجلی	بج
بیلن	دیر	لب
بیل	عمر	بیل
بیل	بھائی	بیل
بیل	سنسار دنیا	بیل
بیل	پہلوان بہادر شجاع	بیل
بیل	سکھی	بیل
بیل	ریخ و غم دنیوی	بیل
بیل	بہادر بھائی	بیل
بیل	سانپ	بیل
بیل	ہست	بیل
بیل	سانپ	بیل
بیل	توڑنا	بیل
پ		
پاربان	پتھر	پتھر
پان	پیر پاؤں	پتھر
پان	پتھر	پتھر
پان	پتھر	پتھر
پان	چاند	پتھر
پان	مہادیو	پتھر
پان	مثال	پتھر
پان	ہوشیار خوبصورت	پتھر
پان	عد تول حالت کھائی مول	پتھر
پان	عالم فاضل	پتھر
پان	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر آتے ہیں	پتھر
پان	آکھاب طائر آگ زیت	پتھر

پستی	ہر کسی سے فرمایا۔ جاندار۔ خدا۔	پستی
پنک	سانپ۔	پنک
پنے	دکھو۔	پنے
پیان	چلا جانا۔	پیان
پنچک	کھاٹ۔ چارہائی۔	پنچک
پریت	یقین۔ بھروسہ۔	پریت
پرہارا	پرائی عورت۔	پرہارا
پرہم	بہت۔ زیادہ۔	پرہم
پرہانا	خدا۔	پرہانا
پرہمپرہ	خدا۔	پرہمپرہ
پرہمپرا	ہمیشہ۔	پرہمپرا
پرہلوک	ماقبت۔	پرہلوک
پرہس	چھوٹا۔	پرہس
پرہاویہ	پرائے قابو۔	پرہاویہ
پرہکنا	چاروں طرف گھومنا۔ گھومتا۔	پرہکنا
پرہکنا	انجام۔	پرہکنا
پرہکنا	محنت۔	پرہکنا
پرہکنا	ہنسی۔ ٹھٹھا۔ طعنہ۔	پرہکنا
پرہکنا	اُدھر۔	پرہکنا
پرہکنا	غیر لوگوں کا کام نہال دینے والا آدمی۔	پرہکنا
پرہکنا	وہ کتا۔ جو بیاس جی نے بنائی۔	پرہکنا
پرہکنا	پیر۔ عمدہ۔ خوب۔ جگہ۔ آواز۔	پرہکنا
پرہکنا	پھیلا۔	پرہکنا
پرہکنا	طاقت۔ ور۔	پرہکنا
پرہکنا	پیارا۔	پرہکنا

آرامیہ	جانی - پیارا -	پیران پیا
پرم	پچھلے	پرم
پروا	تھا کر دین میں ایک ذات ہے۔	پروا
پاگل	پایے زیر ہستیم زیور۔	پاگل
پارس	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہے۔	پارس
پارہ	ارمن کا نام۔	پارہ
پور	آدمی۔	پور
پکار	روشنی۔ اچھا۔	پکار
پکا	ہولی کا وقت۔	پکا
پاک	آگ۔	پاک
پست	آپسین۔ باہم۔	پست
پد	بے قابو۔	پد
پیش	گھس جانا۔ مل جانا۔	پیش
پیش	خاوند۔ مالک۔	پیش
پیش	پرائی حوریت۔	پیش
پیش	نئی تہی۔ شاخ ہون سمیت۔	پیش
پیش	بہت جھڑ سنا۔	پیش
پیش	چلے جانا۔	پیش
پیش	ظاہر۔ معلوم۔	پیش
پیش	بہت پیارا۔ جان سے پیارا۔ مالک۔ خاوند۔	پیش
پیش	ہوا۔	پیش
پیش	کھل کی دھوپینے نہیرو۔	پیش
پیش	راہ۔	پیش
پیش	مسدود۔	پیش

پتیت	روزیل - بیج -	پتیت
پریجنگ	بیج - پلنگ -	پریجنگ
پریجام	آخر - انجام -	پریجام
پریشون	پھول -	پریشون
پریبال	مونگا -	پریبال
پریجا	چک -	پریجا
پریپان	پرویش -	پریپان
پریبان	پانچ -	پریبان
پریپانگی	پاپی غراب آدمی -	پریپانگی
پریاوش	پرسات -	پریاوش
پریپان	پھر -	پریپان
پریارگامی	پارہو پناہوا -	پریارگامی
پریک	پہیا کوئل کوئل -	پریک
پریچند	راجہ اندر -	پریچند
پریچکس	پرویش کرک -	پریچکس
پریچنگ	کھل -	پریچنگ
پریچوگا	جوہت پریس ۵۵ - برس تک کی -	پریچوگا
پریچیش	شیش تگ -	پریچیش
پریچندر	شیش تگ -	پریچندر
پریچیت	یقین - اعتبار - بھوسا -	پریچیت
پریچین	پوشیار - عقیل -	پریچین
ت		
پریچاک	تالاب -	پریچاک
پریچ	توبھی -	پریچ
پریچے	دکا -	پریچے
پریچاگ		پریچاگ
پریچہ		پریچہ
پریچہ		پریچہ

نچ	توکلہ نام باجا۔	نشر
نندول	چاول۔	نندول
نپسپا	عبادت۔	نپسپا
نمال	پان تلک۔	نمال
نارنی	تاو کشتی۔	نارنی
نارور	برادرخت۔	نارور
نارور	چور۔	نارور
نارور	باپ۔ استاد۔ دوست۔ لگا۔ بجائی۔ دشمن۔	نارور
نارور	عورت۔	نارور
نارور	ما تھے پہندو چندن یا منک غیر و سڑیک کا لڑہن فیشہ سی کتا	نارور
نارور	نیا لگاہ جہان سب لوگ رسوم نہی ادا کرنے کو جمع ہوں۔	نارور
نارور	گھر لڑا۔	نارور
نارور	لگا ہوا۔	نارور
نارور	بیقتل ساندھیارا۔	نارور
نارور	آکاش۔ پامال۔ مرت لوک۔	نارور
نارور	چھوڑا۔	نارور
نارور	دوبخت۔	نارور
نارور	تین طرح کا بنجار۔	نارور
نارور	عورت۔	نارور
نارور	چھوڑ دینا۔	نارور
نارور	لگا دینا۔ نہ ملنا۔	نارور
نارور	تین طرح کی ہوا۔	نارور
نارور	باس۔ کنار۔	نارور
نارور	ما تھے پر قشقہ کھیننا۔	نارور
نارور	مہم ہونا۔	نارور

تارک	موج - لہر	تارک
تارے	تیز پینا چرچر	تارے
تاجنا	چھوڑنا	تاجنا
تاپ	بخار	تاپ
تص	تھمارا	تص
تگوشی	ٹھیکسی	تگوشی
ٹھک	آؤ	ٹھک
نپی	لوچاری سابیہ	نپی
نرانا	لائق نجات	نرانا
نرہ	دخت	نرہ
نریشا	سورج	نریشا
نریشا	جوان	نریشا
نریشا	کرن بھول جوکان میں عورتیں بہتی ہیں	نریشا
نم	اندھیارا	نم
نریشا	جمناجی	نریشا
نڈا	تالاب	نڈا
نپن	چلن - سوزش	نپن
نڈن	سنادینا	نڈن
نارن	نجات دینے والا	نارن
نڈا	پاؤ	نڈا
ج		
جیانی	پڑھنا پڑھنا پڑھنا	جیانی
جیانی	جیو دھاری جاندار	جیانی
جیانی	جیون نول باعث زندگی کی جڑ	جیانی
جیانی	جوت	جیانی

جوالا	آج۔ پست۔	جوالا
جبر	بجار۔	جبر
جوالا کھی	آتش نشان پہاڑ زیارت گاہ ہندوان۔	جوالا کھی
جو کھم	خوف۔ ڈر۔	جو کھم
جہنی	والدہ۔	جہنی
جشن	تدبیر۔	جشن
جو گیشتر	نام من۔	جو گیشتر
جش	تقریب۔	جش
جینا	یاد آئی کرتا۔	جینا
جو بن	چار کوس کا ہوتا ہو۔	جو بن
جنگ ڈلاری	سستیابی	جنگ ڈلاری
جٹ	شال۔ ملا ہوا۔	جٹ
جل ست	کنول۔	جل ست
جھا	جیسے مثلاً۔	جھا
جلد خض	خدا۔	جلد خض
جنگم	چلنے والا جسکے طاقت رمار قدرتی ہو۔	جنگم
جنگ	جامل۔ بچ۔	جنگ
جینی	سنیاسی۔ فقیر۔	جینی
جیت	چاندرا۔	جیت
جیک	یاد آئی کرتا۔	جیک
جرب	سیال یکید۔	جرب
جے	بھلا ہونا۔ بچ۔	جے
جل چر	جانوران آبی۔	جل چر
جل ترن	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جانمائی۔	جل ترن
تھا	جلنا۔	تھا
جوالا		
جبر		
جوالا کھی		
جو کھم		
جہنی		
جشن		
جو گیشتر		
جش		
جینا		
جو بن		
جنگ ڈلاری		
جٹ		
جل ست		
جھا		
جلد خض		
جنگم		
جنگ		
جینی		
جیت		
جیک		
جرب		
جے		
جل چر		
جل ترن		
تھا		

نیم	جیے۔	نیم
جلین	بے آب۔	جلین
جوین	نئی جوانی۔ انگ۔	جوین
جوتی	عورت۔	جوتی
جن	لوگ۔	جن
جنگل	دونوں۔	جنگل
جشم	پہدایش۔	جشم
جاسین	مات۔	جاسین
جیم	جیے۔	جیم
جیرالے	کشتن چدر۔	جیرالے
جشاکوت	بالوں کا بہت بڑا جال اور پریشان رہنا۔	جشاکوت
جل	پانی۔	جل
جن	نہ سہ۔	جن
جوگ	لاٹھ۔ جوڑ۔	جوگ
جشوت جیووا	تند کی عورت کا نام جو کشتن جی کی مجازی اور نہیں	جشوت جیووا
جشاک گساری	راجہ جنگ کی لڑکی۔ جشاک کی جی۔ سیتا جی۔	جشاک گساری
جلیش	سنتھ۔	جلیش
جمل دھر	بادل۔	جمل دھر
جل جات	کمل۔	جل جات
جات	پیدا ہوتا۔	جات
جوتہ	بہت۔ چھٹا۔	جوتہ
جھ	جھ	جھ
جھکت۔ چکرت۔ آسودہ۔ خوش۔ آئند۔ مزین۔	جھکت۔ چکرت۔ آسودہ۔ خوش۔ آئند۔ مزین۔	جھکت۔ چکرت۔ آسودہ۔ خوش۔ آئند۔ مزین۔
جھیت۔ چتر۔	جھیت۔ چتر۔	جھیت۔ چتر۔
جھک۔	جھک۔	جھک۔

چار	خاک - محو - ریزہ - ریزہ - راکہ	چاز
چار	کان - دھنش	چاپ
چارچوک	بھنورا	چن چریک
چارلانا	تیزی بکار عورت کی تعریف	چنچل
چری	خیال کرنا - دیمان	چلی
چراہی	درگاہی	چندی
چرن	صندل	چندن
چرنک	کانور - ہور	چندرک
چندرکنا	چاند کا سطران حصہ	چندرکلا
چندرپوٹ	نما دیو - گنیش	چندرکول
چندرپو	بیرہوٹی	چندرکومو
چندریکا	چاندنی - چکور	چندرکا
چپنا	شرمندہ ہو جانا	چنپا
چپنا	بادت - کیمل - بنان	چنچر
چپن	آنکھ	چک
چس	آنکھ	چکش
چیت	دل خواہش - من	چیت
چित्रکاری	مصوّر	چترکاری
چینا	خون - ہر	چیتا
چید	نشانی - پھان	چند
چیدجیو	چتہ رہو	چرن جو
چوت	ناپاک	چوت
چیم	خیریت	چیم
چیا	غلام	چیر
چیری	بکری	چیری

چاپلا،	کوندھا۔ بجلی۔ برق۔	چیلہ
چنوپہر،	چهارون وید۔ برگ بید۔ شام بید۔ چیرید۔ آفرین۔	چتر وید {
چنورہرن،	چرند پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں۔	چتر پرن {
چراچر،	فوج۔	چراچر
چنورکھیلی،	جسکے ہاتھ میں چکر ہو۔ بھٹن جی۔	چتر گلی
چکر پاریا،	فوج۔	چکر پار
چم،	عصب۔ برگ۔	چم
چواہن،	حیران۔ تعجب میں۔	چواہن
چکولی،	چھلنے والا۔	چکولی
چار،	آسمان۔	چمت مثل
چاتمبھل،	چٹا۔ برگ۔	چھہ
چدر،	چم۔	چیمہ
چلیہ	چم۔	

داہل،	اگور۔	داہل
دہاٹی،	نام تیار۔	دہاٹی
دہال،	دہائی کر کے والا۔	دہال
دشا،	حالت۔ طرف۔ سمت۔	دشا
دھنا،	چھوٹی جھنڈی۔	دھنا
دانی،	جی۔	دانی
دانی،	جراغ۔ نام راگ۔ اجولن۔	دانی
دیشک،	آنکھ۔	دیشک
دھ،	بندھ۔	دھ
دھار،	بڑا بھلا کرنا۔ ناراض ہونا۔ صفت لاسٹ کرنا۔	دھار
دھارنا،	غور۔ پرور۔	دھارنا
دھین بھن،		دھین بھن

دیر	لبا۔ بڑا۔	دیر
دھڑ	جبرانہ۔	دھڑ
دھڑکتا	سجود کرنا۔ سرزمین سے لگا کر سلام کرنا۔	دھڑکتا
دانت	دانت۔	دانت
دمن	ہمارے۔ تابعدار۔ نام عورت۔	دمن
دشان	دانت۔	دشان
دھن	آگ۔	دھن
داس	عورت۔ زوجہ۔	داس
داسا	ہیبت ناکہ کرا۔ سخت۔ جو قابلِ برواشت نہ ہو۔	داسا
داسی	لڑکی۔	داسی
داسک	جلائے والا۔ آگ۔	داسک
داس	سورکش۔ جان۔	داس
دیمبر	شگاہ۔ برہنہ۔ پریم ہنس۔	دیمبر
دیش	طرف۔	دیش
دینا	غریبوں کے مالک۔	دینا
دینا	ریشم۔ دونوں کنارے۔	دینا
دینا	ہست دور۔	دینا
دینا	بیار۔ لاٹ۔	دینا
دینا	فریاد۔ غم۔	دینا
دینا	ہلکین چلنا۔	دینا
دین	بہمن۔	دین
دین	دودھ دم نہنے کا برتن۔	دین
دین	دولت۔ بھی۔	دین
دین	مذہب۔ ماہ۔ طریق۔	دین
دین	راچندر جی کے باپ کا نام۔	دین

دھین	کاسے مع پھر - دودھار گاسے -	دھین
دودھ	لکھی -	دودھ
دوڑ	آئینہ -	دوڑ
دوڑم	درخت -	دوڑم
دوہیت	عورت - مرد -	دوہیت
دوہ	غور - گھنٹہ -	دوہ
دوہش	دیکھنا - زیارت - ملنا - ملنا - ملاقات -	دوہش
دوہان	مہمانوں کے سمندر -	دوہان
دوہنا	جلانا -	دوہنا
دوہار	قبول کرنا - مان لینا -	دوہار
دوہان	خیرات -	دوہان
دوہ	وہی - سمندر -	دوہ
دوہ	روان -	دوہ
دوہ	نام راجہ -	دوہ
دوہ	دروہی -	دوہ
دوہ	جگہ - نظر - دیکھنا -	دوہ
دوہ	نہیں -	دوہ
دوہ	خیال چگا - فرا - محنت -	دوہ
دوہ	گل - چین - دھیرج - صبر - فرا -	دوہ
دوہ	چک - بھڑک - عمدہ پن -	دوہ
دوہ	بیاری - پڑی - لڑکی -	دوہ
دوہ	نام شہرہ کجراتی میں لب سمندر -	دوہ
دوہ	بھلی -	دوہ
دوہ	جگہ مقام - کرن - کوہ بہشت - خدا -	دوہ
دوہ	کمان -	دوہ

دھنا،	عورت۔	دھنا
دھن،	چاند رات۔	دھن
دھل،	نوج۔	دھل
دھانن،	لٹکا کاراجہ پیسے راول۔	دھانن
دھانا،	دکھانا۔	دھانا
دھاوا،	اگ۔	دھاوا
دھینا،	سورج۔	دھینا
دھیر،	دھم۔ نظر۔ آگے۔	دھیر
دھول،	لباس۔ کپڑا۔ دوکنارے۔	دھول
دھوس،	دین۔	دھوس
دھڑ،	دھین۔	دھڑ
دھسنا،	کاشا۔	دھسنا
دھار، دھال،	دھت کی شاخ۔ دھنی۔	دھار۔ دھال
دھورا،	لڑکا۔	دھورنا
دھیر،	جو بولکا کہنا مانے۔ شیریر۔	دھیر
دھمک،	نام باجہ۔	دھمک
دھیر،	دھکا۔ نظر۔	دھیر
۱		
دھیر،	اولیاء اللہ لوگ۔ غدار۔ سیدہ۔ طاہر۔ زاہد۔	دھیر
دھیر،	سورج۔ بھٹی راجہ۔	دھیر
دھیرا،	کھیل۔ تماشا۔ عورتوں سے صحبت کرنا۔	دھیرا
دھیرا،	خوبصورت۔	دھیرا
دھیرا،	گاہے۔ طوائف۔ کیلا۔ حور۔	دھیرا
دھیرا،	شوقین طبیعت۔ عاشق مزاج۔	دھیرا
دھیرا،	راجندر۔ پرشہرام۔ ہرام۔	دھیرا

تیمنا بلی	ہالوں کی گلیوں پر پستھ ہو جاتی ہے۔	تیمنا بلی
رین	رات۔	رین
رج	دھمور۔ خاک۔	رج
ریت	راہ درسم۔	ریت
راؤ جلا۔ راؤ جگا۔	راؤ جگا برکھان کی لڑکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی بیاری مقررہ	راؤ جلا۔ راؤ جگا۔
رہنما۔ رھیکا۔	تھیں انہیں چھوٹے تھیں سے باہم بڑی محبت تھی تاکہ عشق کی	رہنما۔ رھیکا۔
راک۔ راکس۔	بڑی بھاری داستان ہے۔	راک۔ راکس۔
رکھانی۔	گوپیوں کے ساتھ سری کرشن چندر کا کیسل ناچ وغیرہ۔	رکھانی۔
رما۔	دارا اسطنت۔ دارا جگوست۔	رما۔
رر۔	پچھتی جی۔	رر۔
رکھانی۔	دانت۔	رکھانی۔
رکھانی۔	نشا جرخیت۔ دیو زاد شیطاں۔	رکھانی۔
رکھانی۔	آتب۔	رکھانی۔
رکھانی۔	عورت۔ رات۔	رکھانی۔
رکھانی۔	راجہ۔	رکھانی۔
رکھانی۔	بالو۔ پرشدرام کی والدہ کا نام۔	رکھانی۔
رکھانی۔	غصہ۔	رکھانی۔
رکھانی۔	غریب مفلس۔	رکھانی۔
رکھانی۔	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رکھانی۔
رکھانی۔	س۔	رکھانی۔
سور۔	دیو لوک۔	سور۔
سار۔	اڈھنی جسکو پورب میں اکثر عورتیں اڈھنی ہیں۔	سار۔
سار۔	قرابت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سار۔
سار۔	ہوشیاری۔ بھل کر چرائی۔	سار۔
سار۔	سیدھا۔ ساہما۔ آسانی۔ سہل۔	سار۔

سارس،	رسد لہ بہت زیادہ۔	سستہ
سارس۔ سار،	سب سب۔	سستہ
سار،	ایک ساتھ۔ قابل سہ کے۔	سستہ
سامر،	نام ہمارے دیوتا لوگ رہتے تھے۔	سستہ
سامر،	سوا طرح کے سنگا یعنی آرائش ج وغیرہ۔ اول صفائی دوسرے	سستہ
سامر،	غسل کرنا تیسرے صاف ڈورٹا اور چھتا چھتا ہوا لگانا۔	سستہ
سامر،	پانچویں بال ہانڈھنا۔ چھٹے لنگ میں سینہ لگانا ساتویں	سستہ
سامر،	ماٹھی بندل کا لنگ یعنی تشقہ کہیں چنانچہ تین برس پہلے سیما	سستہ
سامر،	تل بنانا نویں اور دسویں لنگا تیسویں ہندی لگانا۔ یارہویں	سستہ
سامر،	تیرہویں کار اور پندرہاویں سوئے کار اور پندرہاویں تیرہویں	سستہ
سامر،	لوٹک کار اور پندرہاویں تیرہویں سی لنگا پندرہویں بیان لگانا	سستہ
سامر،	سو گھوڑن سہ ماہ لگانا۔	سستہ
سامر،	کھوج کرنا۔	سستہ
سامر،	خواہ۔	سستہ
سامر،	گواہ۔	سستہ
سامر،	نہارا۔	سستہ
سامر،	پیلو کا درخت۔	سستہ
سامر،	مالک۔ خاوند۔	سستہ
سامر،	عزت کے ساتھ۔	سستہ
سامر،	آسان۔ سہل۔ برابری۔ سیدھا۔	سستہ
سامر،	فقر۔ عابد۔	سستہ
سامر،	لاحق مند۔ لیاقت والے۔	سستہ
سامر،	دیوتا لوگ۔	سستہ
سامر،	نام میں۔	سستہ
سامر،	نام میں۔	سستہ

سورہی،	گاسے۔ خوشبو بہشت۔ جہان چل بہرین۔	سورہی
سیتا ہرانا،	سیتا جی کا چہرہ جاتا۔	سیتا ہرانا
سماپ،	وقت۔	سماپ
سمہداری،	سب کو برابر دیکھنا۔	سمہداری
سنا،	عابد۔ زائد۔ اچھا۔	سنا
سکون،	ڈرناس۔ شرم کرنا۔	سکون
سوار،	مطلب۔	سوار
سمپوٹ،	ڈوبا۔ چوڑا اور بندھا ہوا۔	سمپوٹ
سرا،	ساتھی۔ دوست۔ سنگھی۔	سرا
سکول،	سب۔	سکول
سندر،	خوبصورت۔	سندر
سجنی،	سکھی۔ سہیلی۔	سجنی
سری،	دوہین۔ دوست۔ عورت۔	سری
سوبا،	آب حیات۔ پانی۔	سوبا
سومنی،	اچھی صلاح۔	سومنی
سوامی،	مالک۔ پت۔ خاوند۔ ولی نعمت۔	سوامی
سوپ،	یاد۔	سوپ
سوتی،	خالی۔ ادواس۔	سوتی
سندر،	محنت۔	سندر
سماج،	رتبہ۔ مرتبہ۔ بناؤ۔ کچری۔	سماج
ساما،	انواع اقسام کا طعام۔	ساما
سایک،	تیر۔	سایک
سایکال،	شام۔	سایکال
سارپی،	گاڑی بان۔	سارپی
سارک،	نام لگ۔ مور۔ بادل۔ بانی۔ آواز مول۔ بہن۔	سارک

سالت،	مکھڑا چاند۔ ہاتھی آسمان پہاڑ پتھر پتھر پتھر پتھر	سال
شایان،	چراغ سو کوئلہ لڑکا نہیں پستان بچن۔ کسل کا دم بول	ساونت
ساحس،	زین۔ تالاب خوبصورت طاقتور بانی۔ بچن جی کا خوش	سائیں
کمایان،	یہے کان۔ گپڑا۔ رات۔ عورت شہد کی کمی۔ نام ملک	سجیون
سموہ،	سیار۔ گنڈر۔ سوراخ۔ کاتلا۔	سٹوہ
سولہنا،	شجاع۔	سٹوہ
سموہا،	ہماوری۔ دلچسپی کرتا۔	سٹوہ
ساورے،	آب حیات۔	سٹوہ
مہوہا،	پچھند۔ بہت۔	سٹوہ
سارے،	آرام پانا۔	سٹوہ
سجن،	سب۔	سٹوہ
سکارے،	کرشن چندر۔	سٹوہ
سرسانا،	اچھا بڑا۔	سٹوہ
سوانی،	خاوند۔ ملک۔	سٹوہ
سرف،	خاوند ملک۔	سٹوہ
سر،	صبح۔ بڑے۔	سٹوہ
سینا،	زیادہ ہوتا۔	سٹوہ
سرلوک،	اہر نیسان۔	سٹوہ
سنا،	سانپ۔	سٹوہ
سنا،	اندھا۔	سٹوہ
سنا،	سینا جی۔	سٹوہ
سنا،	دیو لوک۔	سٹوہ
سنا،	سٹوہ۔	سٹوہ
سنا،	گواہ۔	سٹوہ
سنا،	مروت دار۔	سٹوہ

سوت	لڑکا۔	سنت
سینہ	سند۔	سینہ
سینا	فوج۔	سینا
سماں	لڑائی	سماں
سماں	سونا۔	سماں
سماں	مجلس۔	سماں
سمنور	رو برو۔	سمنور
سیناसन	تخت شاہی۔	سیناसन
سماں	برابر۔	سماں
سماں	پہلو۔	سماں
سماں	پھول۔	سماں
سماں	اٹل مجلس۔	سماں
سماں	صلح۔ مجوز۔	سماں
سماں	سکھ کر۔	سماں
سماں	انجام استاد۔	سماں
سماں	نزدیک۔	سماں
سماں	کسل۔	سماں
سماں	دل لگن۔ عمدہ۔	سماں
سماں	مر اقبہ کرنا۔ خوشی۔ لک جگہ رہنا فقیروں کی گھٹا۔	سماں
سماں	نام رت کا ہر۔	سماں
سماں	برابر۔	سماں
سماں	راہچندرجی۔	سماں
سماں	سانوڑ۔ مزے دار۔	سماں
سماں	تالاب۔	سماں

سچیدانند	خدا	سچیدانند
سماتا	برابری	سماتا
سمانند	رو برو	سمانند
سمانسانن	سوس نام سانپ جسکے ہزار منہ ہیں	سمانسانن
سروش	غصہ بھرا آدمی	سروش
سریتا	ندی	سریتا
سردن	گھر مکان	سردن
سرسوہ	کل	سرسوہ
سراب	درخت وغیرہ	سراب
ساگر	سمندر	ساگر
سورج	اندھ	سورج
سورپتی	اندھ	سورپتی
سورپا	دو تار لکھا دھنش	سورپا
سوالا	زن خوبصورت	سوالا
سورپا	آرایش	سورپا
سوپا	چاند	سوپا
سور	آپ حیات	سور
سوم	پسینا	سوم
سوم	چاند	سوم
سور	تال	سور
	تالاب	
	شش	
شاک	خون	شاک
شام	کو کلا سیاہ رنگت	شام
شاما	رادھکا جی کرشن چدر کی پیاری	شاما
شامند	سانولا بکرشن چندر	شامند

شاہزادہ	مہادیو۔ بھلا ہونا۔ تنگ۔ گھٹن۔ دور رکھا۔	شہنشاہ
شاہراہ	پناہ مانگنا۔	شہنشاہ
شاہی	مہادیو۔ بھلا ہونا۔ آنولا۔ سیال۔ گیدڑ۔	شہنشاہ
شاہی	چاند۔	شہنشاہ
شاہی	پیش کا تخت۔	شہنشاہ
شاہی	تھکا ہوا۔ شست۔ ڈھیلا آدمی۔	شہنشاہ
شاہی	تخم۔ آگ۔ ماہ جیٹھ۔ جھکا دن۔ دیو زادون کا لڑو۔	شہنشاہ
شاہی	بہت خیال رکھنا۔ شاخ درختان۔	شہنشاہ
شاہی	ہمارے شجاع۔ سورج۔ اندھا۔	شہنشاہ
شاہی	سامع۔ سننے والا۔ ندی کا حقہ لینے سوتا۔	شہنشاہ
شاہی	زیبا بيش۔ خوبصورتی۔	شہنشاہ
شاہی	بانی۔ سانپوں کا راجہ۔ تھوڑا۔	شہنشاہ
شاہی	سرستی جی۔ ہوشیار۔	شہنشاہ
شاہی	دولت۔ جاہ و شہم خوبصورتی۔ چمچ پرائی کا لفظ ہو۔	شہنشاہ
شاہی	بڑے ناموں کے قابل۔ تہہ بہ تہہ شہنشاہی گنگا جی وغیرہ۔	شہنشاہ
شاہی	شاہ پتھر۔ ہر ما۔	شہنشاہ
شاہی	شہنشاہ۔	شہنشاہ
شاہی	شکشا۔ نصیحت۔	شہنشاہ
شاہی	شہنشاہ۔ کان۔ شہنشاہ۔	شہنشاہ
شاہی	شہنشاہ۔	شہنشاہ
شاہی	شہنشاہ۔ غم۔ دکھ۔	شہنشاہ
شاہی	صفائی۔ پاکیزگی۔	شہنشاہ
شاہی	بشن جی۔	شہنشاہ
شاہی	شہنشاہ۔	شہنشاہ

شوکت	رج - علم	شوکت
شیش	سر	شیش
شعبہ	لفظ	شعبہ
شیر و سن	ایچھے کاری و زمین ہوتی گئے ہوں۔ سب سے اچھا۔	شیر و سن
شہ آسن	تیر و ن کا بچھونا۔ تیر۔	شہ آسن
شہنشاہ	قسم۔ ہو گند۔	شہنشاہ
شہر	اندر آئی۔	شہر
شہر بامعنا	بندر۔ پوزنہ۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	بشن جی کا و حنفل۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	چراغ کی لو۔ چوٹی۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	پاروٹی جی۔ مہادیو جی کی عورت کا نام۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	دور و شکم پیٹ کا در جو بہت زور سے آٹھے۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	پاروٹی جی۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	شو کھانا۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	خون۔	شہر بامعنا
شہر بامعنا	پہاڑ۔	شہر بامعنا
ک	ک	ک
ک	دس برس تک کی لڑکی۔	ک
ک	سیاہ رنگت۔ کرشن چنکا نام ہے۔	ک
ک	خاندان۔	ک
ک	پچھی جی۔	ک
ک	کرسی پائین۔ کوہ سے پہن۔	ک
ک	آگہ کا کنارہ۔	ک
ک	نام درخت۔	ک

کس۔	نام راجہ جو شہزادین تھا کہ شہنشاہ کی کامانوں۔	کس
کپاسینہ۔	مہر مانوں کے سمندر۔	کریا
کچن بھاری۔	کرسن چندی۔	کچن بھاری
کچل۔	بھرت۔	کچل
کپ۔	چاہ۔ کنوان۔	کوپ
کوپ۔	عقد۔	کوپ
کوبری۔	ہم عورت جو کس راجہ کی نوڈی تھی۔	کوبری
کےلی۔	کھیل۔ تماشا۔	کھیل
کمار۔	بھکا۔	کمار
کماری۔	کڑی۔	کمار
کپول۔	گال۔ خواہے۔	کپول
کچوکی۔	چو۔ لی۔ انجھا۔	کچوکی
کچ۔	پشان نوخیز۔	کچ
کوشیویہا۔	کوروں برس۔	کوشی
کڑی۔	چل غور۔ کوئی۔ کٹا۔	کڑی
کسار۔	زعفران۔	کسار
کومل۔	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کومل
کاران۔	سبب۔	کاران
کल्पنا۔	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کल्पنا
کند۔	وہ بھل جو غریب ملے ہیں غلا آلو و گھٹان وغیرہ۔	کند
کشا۔	آزرہ کھیت۔	کشا
کھوہ۔	بال۔	کھوہ
کھوہ۔	خراب۔	کھوہ
کھوہ۔	طرح۔	کھوہ
کھوہ۔	چھل۔	کھوہ

کھارڈ،	کرشن چندر۔	کھنالی
کھڑیا،	"	کھنیا
کھارڈ،	"	کھارڈ
کھتکانی،	خانہانی عزت۔ سر جاد۔	کھنکان
کھارڈ،	مہربانی۔	کھارڈ
کھارڈ،	ہاتھ۔	کھارڈ
کھارڈ،	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	کھارڈ
کھارڈ،	خاک۔ دھول۔	کھارڈ
کھارڈ،	نام بہار جہان مہاراجہ کے بیٹے۔	کھارڈ
کھارڈ،	نوشہ۔ تقدیر۔	کھارڈ
کھارڈ،	سونا۔	کھارڈ
کھارڈ،	دھڑکن کی گھنٹی جہاں بیان چکے نیچے جگہ ہو۔ سنگ گلی	کھارڈ
کھارڈ،	بندر۔	کھارڈ
کھارڈ،	تاج۔	کھارڈ
کھارڈ،	کارہنن پہننے کا زیور۔	کھارڈ
کھارڈ،	کو کلا۔	کھارڈ
کھارڈ،	خط تقدیر۔	کھارڈ
کھارڈ،	گلا۔ سینہ زبانی۔	کھارڈ
کھارڈ،	خانہ۔ ہت۔	کھارڈ
کھارڈ،	ہاتھ میں پہننے کا زیور۔	کھارڈ
کھارڈ،	گڈڑی۔	کھارڈ
کھارڈ،	نام عورت۔	کھارڈ
کھارڈ،	گھنٹی دار گندھنی۔	کھارڈ
کھارڈ،	سونا۔ دھتورا۔	کھارڈ
کھارڈ،	بیکہ چڑیا۔ سورج۔ ہولناک۔	کھارڈ

کیشور،	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا	نقشہ
کیشوری،	عورت -	نقشہ رسی
کچ،	کھل -	کنج
کچھ،	کھینچ -	کنج
کامینی،	عورت -	کامین
کدھن،	چھرت -	کھٹ رت
کیشول،	خوشی - کمن -	کھول
کارا،	سبب -	کارن
کوریل،	خراب میلوں کا -	کٹیل
کھپھ،	درخت طوبی -	کلب برقعہ
کال،	موت - وقت - مہینہ - سیاہ - ملک الموت -	کال
کھپھ،	چھ طرح کے ریس پینے کو اور کھٹا - میٹھا - چتر -	کھٹ رس
کھپھ،	کیو - کھارا -	کھٹ راک
کھپھ،	چھ راک مینی میگہ بیرون - ملک - دیکھ شری گنیش -	کرم نان
کھپھ،	مہانی -	کھپھ سن
کھپھ،	کھل پر بیٹھنے والے -	کھٹ
کھپھ،	کھپھ -	کوندہ
کھپھ،	بغیر سر کا جسم جاکٹر زانی وغیرہ میں بہا ورون کا کوندہ -	کھپھ
کھپھ،	میدان کرتا ہو -	کھپھ
کھپھ،	ملک تختہ - ٹیکا -	کھپھ
کھپھ،	آواز دلفش -	کھپھ
کھپھ،	دریا کی ترائی -	کھپھ
کھپھ،	چاند -	کھپھ
کھپھ،	ریزہ -	کھپھ
کھپھ،	کٹارا -	کھپھ

کرسک،	ورد۔	کرسک
کپول،	کال۔	کپول
کالینری،	جناحی۔	کالینری
کاہر،	مورپوک۔	کاہر
کاکپل،	زلف۔	کاکپل
کامین،	عورت۔	کامین
کاملوپنی،	رس بھری آنکھ۔	کاملوپنی
کامی،	شہم۔	کامی
کامد،	کامنا دینے والا۔	کامد
کیشوک،	ڈھاکے کا پھول	کیشوک
کاجر،	ہاتھی۔	کاجر
کیرنگ،	ہرن۔	کیرنگ
کوبلے،	پھول کا زریہ۔	کوبلے
کوسر،	کو کا بیل۔ پھول چاندنی۔	کوسر
کور،	میٹھا۔	کور
کول،	کنا لے۔	کول
کوری،	عیب داری۔	کوری
کولین،	کیسل کی جگہ۔	کولین
کوبید،	بندہ ت۔ کئی۔	کوبید
کلیکال،	کھجک۔	کلیکال
کوری،	راہ مقصور۔	کوری
کریال،	تلوار۔	کریال
کوشالانج،	راجہ دسر تھ۔	کوشالانج
کوک،	نام کتاب جس میں عورتوں نے صحبت کرنے کا حال بیان کیا ہے۔	کوک
کوتک،	تماشا۔ کیسل۔	کوتک

[illegible]

لانا،	بیل جو پھلتی ہے۔	لانا
لکھنا،	ماٹھا۔	لکھنا
لانا،	بیل۔	لانا
لکھنا،	عورتیں۔	لکھنا
لانا،	خسری کرشن جی۔	لانا
لکھنا،	دنیا کا پالنے والا۔	لکھنا
م		
منا،	مٹھ۔	منا
منا،	موتی۔	منا
منا،	بانسری۔	منا
منا،	مٹھ جی۔	منا
منا،	پیارا جہو یا برہمن لوگ۔	منا
منا،	وسط۔	منا
منا،	رکھ لوگ۔	منا
منا،	سب سے بڑا دیوتا۔	منا
منا،	ہونا۔	منا
منا،	سور کے بیٹوں کا تاج۔	منا
منا،	انگوٹھی۔	منا
منا،	مٹھ لٹا۔	منا
منا،	غور گھڑ۔	منا
منا،	کرشن چند۔	منا
منا،	کام دیو۔	منا
منا،	کام دیو۔	منا
منا،	مچھلی۔	منا
منا،	لاکھ۔	منا

مہا جلال	ہر ن کی کمال۔	ہر گ چال
مہا سام	مرکٹ۔	مہا شان
مہا دھن	مسترا۔	مہا بھون
مہا ندر	مکان۔ خواہ وغیرہ۔	مہا ندر
مہا پ	مادر۔ والدہ۔	مہا نائی
مہا دھانی	ملا کھ بات۔ نرمی کے ساتھ۔	مہا دھانی
مہا لگنا	خوشی کے گیت گانا۔	مہا لگنا
مہا	میر۔	مہا
مہا موہن	کرشن چندر۔	مہا موہن
مہا موہنی	راوہا جی۔ خوبصورت۔ دڑیا۔	مہا موہنی
مہا کائنات	دلی تہذیب۔	مہا کائنات
مہا کھن	بہت مشکل۔	مہا کھن
مہا	کرشن چندر۔	مہا
مہا	دوست۔	مہا
مہا	مسرابین کے ساتھ بات چیت نرم آواز۔ میٹھی بولی۔	مہا
مہا	غش میں ہو جانا۔	مہا
مہا	راہ۔	مہا
مہا	میر۔ موتی۔ سانپ کے سر کا رتن۔	مہا
مہا	میں چل۔ کام دیو۔ ڈونا۔	مہا
مہا	جاؤ۔	مہا
مہا	نام ایک رکھنی ولی کا ہے۔	مہا
مہا	والدہ۔ مادرِ سسر۔	مہا
مہا	تھوڑا اچل خراب بخت۔ رنجیدہ۔	مہا
مہا	جس سے ڈو و بھرا یا جھلکا۔	مہا
مہا	ملکہ۔ رانی۔	مہا

نہا	ہرن	ہرن
پدر	جانی - سرورک	جانی
سکراہٹ	پنچلی کے ماتند	پنچلی
نہا	بادل - ابر	بادل
نہا	راہ	راہ
نہا	دعوتی - زمین	دعوتی
نہا	ستھراچی	ستھراچی
نہا	داتون کے درد و صحت کرنے کی دلائل	داتون
نہا	پھوڑا	پھوڑا
نہا	خوش	خوش
نہا	اپنے بس میں کر لینا	اپنے
نہا	خوشش	خوشش
نہا	شراب	شراب
نہا	جس عورت کی ہون کی طرح بڑی بڑی آنکھیں ہوں	جس
نہا	کرشن چند	کرشن
نہا	ہرن کی کمال ملا - جو اکثر قیصر ہندو نہ سب کے پتے ہیں	ہرن
نہا	کرشن چند	کرشن
نہا	کرشن چند	کرشن
نہا	نام ملک	نام
نہا	ایک قسم کا سرخ رنگ	ایک
نہا	آدی	آدی
نہا	مطلب	مطلب
نہا	بچ دھار	بچ
نہا	دل و جان سے	دل
نہا	ایک تالاب	ایک

مارتھڈ،	سورج۔	مارتھڈ
ماہورپ،	پیشی۔	ماہورپ
ماسپاگنیر،	نام پھاو۔	ماسپاگنیر
ماشیکنہدل،	موتی محل۔	ماشیکنہدل
ماپہ،	غصہ کون۔	ماپہ
ماکڈ،	ہاتھی۔	ماکڈ
ماہی،	سلام پر نام۔	ماہی
ماپ،	غصہ کر کے۔	ماپ
مپپ،	موت۔ قضا۔	مپپ
مکٹا،	موتی۔	مکٹا
مدر،	خوشی۔	مدر
موبن،	کھونا۔	موبن
مور،	خوشی۔	مور
مندر،	پھاڑ۔	مندر
مکھول،	خوبصورت۔	مکھول
مکھ،	خوبصورت۔	مکھ
ن		
نم،	نمکار۔ سلام۔	نم
نمو،	سجھنا ہوں۔ نوب سلام کرتا ہوں۔	نمو
نمہ،	نرمی۔ عاجزی۔	نمہ
نرہری،	نرسنگہ اوتار۔	نرہری
نرہتر،	نراراہ۔ شاہنشاہ۔	نرہتر
نپبھ،	نئی دولہن۔	نپبھ
نبرک،	کام دیو۔ نیارنگ۔	نبرک
نپلا،	سی عورت۔ سے جوہن۔	نپلا

نشت	خراب۔	نشت
باجا	بڑے کاکی عورت کتنی عورت۔	باجا
تھوڑی	نیم کے پھل۔	تھوڑی
کرن	بڑے ہنر حسین کوئی ہنر نہو۔	کرن
تیار	الک۔	تیار
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیک
نادر	نام نیے ایک بڑے ولی کا۔	نادر
پتل امیر	نیلی نیے سیاہ چادور ماتی۔	پتل امیر
سنگ	ایک اوتار کا نام ہے۔	سنگ
نیک	سوئی۔ پہاڑ۔ درخت۔ جگہ۔	نیک
نیک	آدمی۔	نیک
نیک	تھوڑی دیر تک۔	نیک
نادر	آواز۔ گیت۔ راک۔	نادر
نیک	نزدیک۔ پاس۔	نیک
نیک	جل۔ پانی۔	نیک
نیک	بے شرم بے حیا۔	نیک
نیک	نیک۔	نیک
نیک	پانی۔ اور۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	نیک
نیک	چتر عورت۔	نیک
نیک	نیا۔	نیک
نیک	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہے۔	نیک
نیک	راچس۔ دیوا زاد۔ خبیث۔	نیک
نیک	چشوداجی۔	نیک
نیک	ہمیشہ۔	نیک
نیک	دکھانچہ میں ایک معزز امیر کا نام تھا۔	نیک
نیک		نیک

نہن	آنکھ	نہن
نہد	محبت	نہد
نہدھ	بہت - سراسر - نہایت	نہت
نہن	تا چٹا	نہت
نہن	بخوف - ہڈر	نہت
نہن	رات	نہت
نہن	بے محبت - کج خلق	نہت
نہن	بے مروت - سخت دل - بے شل	نہت
نہن	بے رحم	نہت
نہن	عورت	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	رفیل	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	گڑ - نہاہ	نہت
نہن	یقین	نہت
نہن	سہرے ناخن تک	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	کرشن چندر	نہت
نہن	راوہ کا جی	نہت
نہن	نام موضع جو برج میں ہے	نہت
نہن	نظر بند کر دینے والا - ٹوٹیا	نہت
نہن	صاف	نہت
نہن	میکا	نہت

میرا	دیکھو	برک
نہ لیتا	جان	لوہیا
نہ	آسان	قبت
نہ	راجہ	بریش
نہ	ملک	نیت
نہ	سانپ	ناک
نہ	خوبصورت عورت	نولی
نہ	سندھ کی ایک رتن دولت	دھ
نہ	بے ہوش	نکار
نہ	کھار	نکار
نہ	گرمی	نکار
نہ	سیرین چوڑ	نکار
نہ	قدم کا دھت	نکار
نہ	کمر بند	نکار
نہ	کلی	نکار
نہ	سخت	نکار
نہ	بچھا	نکار
نہ	جو کہ ایک پرند کا نام ہے	نکار
نہ	نام	نکار
نہ	پاروتی جی	نکار
نہ	سلاخ	نکار
نہ	مٹانے والا	نکار
نہ	خوبصورت نیا حسین عورت	نکار
	و	
	کپڑا	نکار

بینہ	عاجزی۔	پوست
بیشی	برعکس۔	پوست
بیشوا	بھروسا۔	پوشواس
بیشی	پرمنا۔ خدا۔	پودہ
بیشی	کیس۔ خوشی۔	پودہ
بیشی	مناسب۔	پوست
بیشی	برہمن۔	پودہ
بیشی	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	پودہ
بیشی	ظاہر۔	پودہ
بیشی	غیر ملک۔	پودہ
بیشی	جلدی۔	پودہ
بیشی	دیکھنا۔	پودہ
بیشی	بیمار۔	پودہ
بیشی	چوہا۔ خوبصورت۔ بنے غم۔	پودہ
بیشی	اچھا۔ صاف۔	پودہ
بیشی	راہ۔	پودہ
بیشی	نام عورت۔	پودہ
بیشی	خوشامد۔	پودہ
بیشی	زیر۔	پودہ
بیشی	نام ایک بڑے من کا ہے۔ وکیل۔	پودہ
بیشی	بیٹھا۔ شو بھا دینا۔	پودہ
بیشی	بیٹھا۔	پودہ
بیشی	گزرنا۔	پودہ
بیشی	دن۔	پودہ
بیشی	مصیبت۔	پودہ

بیشپ	پتا - درخت -	وہ
بیشک	بیشک	بیشک
بیشوہ	جدائی -	وہ
بیشول	ہست -	وہ
بیشپن	جنگل -	وہ
بیشپن	فنا کرنا - ناش کرنا -	وہ
بیشپن	گھٹنا - پھوٹا -	وہ
بیشپن	آسمان -	وہ
بیشپن	بیخارہ -	وہ
بیشپن	برہما جی -	وہ
بیشپن	دشمنی -	وہ
بیشپن	تعریف -	وہ
بیشپن	برہما -	وہ
بیشپن	جسے دنیا کا رنگ چھوڑ دیا ہو -	وہ
ہیپ	دل -	ہیپ
ہیپ	دور تک -	ہیپ
ہیپ	زہر -	ہیپ
ہیپ	بازار - راہ -	ہیپ
ہیپ	گم ہو جانا -	ہیپ
ہیپ	چرا لینا -	ہیپ
ہیپ	محبت - واسطے -	ہیپ
ہیپ	محبت -	ہیپ
ہیپ	دوست -	ہیپ
ہیپ	دل -	ہیپ

ہر،	مہادہ۔	ہر
ہر،	بشن کرشن چندر۔	ہر
ہر،	جل جانا۔	ہوری
ہرنا،	راہ نکنا۔	ہرنا
ہرنا،	خوش ہونا۔	ہرنا
ہرنا،	بلد بوجی۔	ہرنا
ہرنا،	خوش کرنے والے۔	ہرنا
ہرنا،	خوشی۔	ہرنا
ہرنا،	سوئے کی بل۔	ہرنا
ہرنا،	پالا جاڑا۔ تمام ہرنا۔	ہرنا

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

گلدستہ حقیقۃ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

حسین

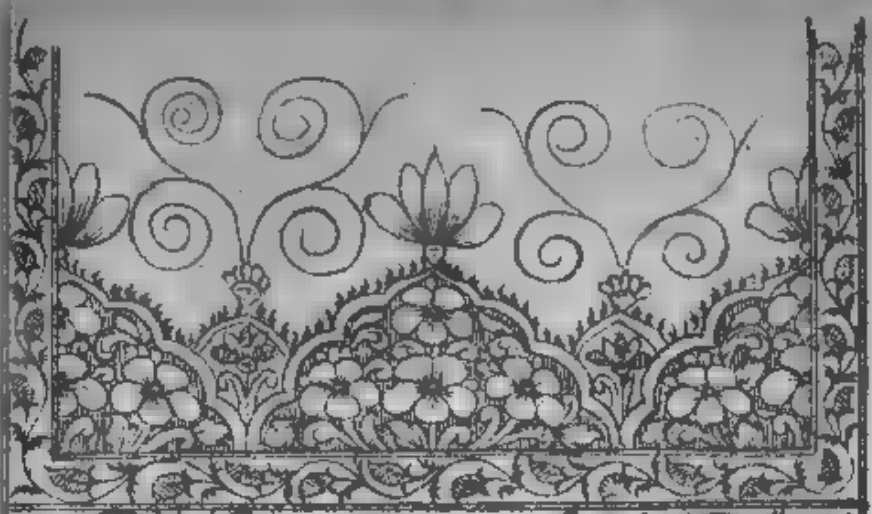
اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی نئے دار عشق آمیز گانیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی
واشعار متفرق مستزاد خمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہوئی ٹھمری چوباس
بارہ ماساد آدرا دوہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

حکو

مولوی حقیقۃ اللہ خان صاحب ساندوی مخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدک دور
مدرسہ موضع تاپور پر گئے بنگر تھانہ بکھولی ضلع ہردوی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی
شکر پرشاد صاحب صبح بگرامی نے یکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نول شولکھنوی چھپا

سنہ ۱۹۱۰ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و خلاق عالم رحمہ الرحمین و نعمت سرور کا مہتاب رحمۃ للعالمین کے یہ خاکباے جانیان
 تنگ ناموس بنی نوع انسان سرگشتہ وادی ہجرت الی من بلد کو سے تا وانی تمہلے سے رخ و من کفن برد
 اور باب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر الباء و حفظ اللہ خان ابن محمد باز خان بقاء اللہ
 علی دین البنی و حفظہ من ذنبہ الخفی و الجلی اپنے شوقین و دوستوں اور احباب رنگین مزاجین
 کی خدمت میں عرض پرداز ہر کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصیدہ سادھی ضلع ہر وئی غزل
 اونچا ٹیلے لب دریا سے گرہ کا ہی اور اب مقتضائے آب و وادائیم پانچ مہینہ سے بعد ہر
 مدرس دارالسرور مشہور نزد یک دور درشت موضع بنا پور پگنہ باگر خانہ بگولی اسٹیشن ضلع
 ہر وئی ملک اودھ میں امور ہی ایام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کئے سننے کا کمال
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر لوارق معانی منظر شوارق فیض سانی منج مجب و واد سرچشمہ بیہودت
 و اتحادی شکر پر شاد صاحب صبح بگولی شاگرد رشید حضرت قدراوام اللہ افضانم سے کہ تقریباً
 پانچ چھ مہینے سے بعد ہر ہندو سٹری مقام کرسی اسکول ضلع بارہ نکی بمشاہرہ پشور و ہر
 ماہواری سادھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا اور ان

کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدر و ملی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تھا۔ اے شکرانہ آں
 کو اپنے فضل و کرم سے یونہی تو دور جاات عالیہ پر ترقی بخش تار سہے۔ غرض کہ میرے
 شوق کی کیفیت نہ پوچھے دن دو نارات چوگنا ہوتا گیا مبیون کلیات و دیوان جمع کیے
 بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشعار بھی جس میں کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید و شعرا
 متفرق ردیف دار و دیوانہ شعراء متقدمین و متاخرین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں
 تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شامی تالیف کر کے مطبع
 نقشبندی لکھنؤ صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے کتب
 حویا۔ دوبا۔ سورٹھا۔ بجن۔ جولی۔ راک۔ اور بہت سی احباب پسند باتیں اس میں مندرج
 کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو۔ جن صاحبوں کو اس کے لفظ کا شوق ہو اٹک
 مطبع اودھ اخبار مقام کھنڈ سے طلب کر لیں یا سیلون میں کتب فروشوں کے پاس
 تلاش کریں۔

خیاب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امید
 ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز شاہک مرہبان سنگر صاحب نمبر دار بنا پور کہ ٹپے
 صاحب شعرا و قدردان ہیں ان کے مکان پر میں اور چند ہیروے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگر
 و دو دو ان سنگر و گجراج سنگر و مرہبان سنگر و غیرہم کہ اب ہر ایک بقدر ضرورت آرد و ناگری
 و حساب پائش و غیرہ پڑھ کر اپنے اپنے کاروبار و تعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں باہم بیٹھے
 ہوتے ہی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت و عزت و لطف و
 عنایت شاہک مرہبان سنگر برادر خود مرہبان سنگر نمبر دار مدوح نے کہا کہ اگر بقابلہ نوین سنگرہ ایک
 آرد و مجموعہ اشعار جس میں کہ نہایت عمدہ عمدہ فاضلہ گانے والی حوام پسند آرد و فارسی غزلیات
 تالیف کر کے طبع کرایے تو خوب ہوا اور اسی طرح ایک چارے جو وطن اور ہم کلاسیک
 رام نرائن فریدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کر ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرض کہ خدا کے جل شانہ نے ہمارے
انسان پوسے کیے اور جو مقصد تھا حسبِ دلخواہ نکل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احبابِ زمانہ نہایت پسند کریں گے کیونکہ علاوہ غزلیات کے
اس میں زبانِ ہندی کی بھی منزے اور عشقِ آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جس کی کیفیت فرست ملاحظہ
فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بہت بھیا مہل سنگ و دروہ موسنگہ طلبا سے دفعہ سوم دروسہ ہدایت
نے اس کو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اس کا نام گلدستہ حقیقا اللہ خان معروف بہ
اشعار و لپسند رکھا ہوا ہے۔ دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلیں شہار متفرق
اردو و فارسی مستزاد خمس۔ سہدس۔ رباعیات وغیرہ ہیں

اور حصہ دوم میں دو ماہِ کبیت ملی ہندی غزلیں گہن۔ ہولی۔ ٹھری۔ چوہا سا۔ بارہ ماہ۔ وادرا
دو ماہ۔ سورٹھا۔ کبیت سو یا۔ خط منظوم زبان بھاشا بنا مشقہ وغیرہ ہیں
مجموعے تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا جس میں کوئی بات کسی قسم کی فرو گذاشت
منہیں کی گئی ہو اور خاص کر وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہے اور وہ تو بات
ہی اور ہے کہ جو صاحبِ حسد کی نظر سے چھپ اس کو ملاحظہ کریں گے تو ان کو کیونکر کوئی بات
اس میں پسند نہ آئے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ استقدر لیاقت
ہی ہے مگر اور دن کی عیب بینی و نکتہ چینی سے لوگوں کی نظر دل میں برہم خود میان ٹھونچنے بیٹھے
ہیں۔ اگر محنت و کوشش کر کے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چینوں کے باعث دل اور بھی زیادہ
پروردہ ہو جائے گی۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاسنے ہیں حالانکہ کوئی بات
صحیح کیوں نہ ہو وہ اس کو عیب ہی بتلاتے ہیں طرہ بہ کہ بھرا پی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے
نکل گیا وہی درست سمجھ جاتے ہیں۔

جن سما جوں کو میرا مجموعہ پسند نہ آئے وہ اپنے دل کی دل ہی میں رکھیں میرے سامنے

کہ کر جوابات مقبول نہ سنیں نہ معقول نہ بنیں میں اچھا یا برا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری
تالیف جو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو مفد درخشید۔

صرف ان صاحبوں کی شان میں یہ گستاخانہ تقریر زبان پر نہ آئی ہو جنکے وجود مرکب میں حصہ آتش
حسد زیادہ ہو اور جو عیب کے کسی کی ذات میں وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

نفوذِ بالہ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ جھگڑا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کیسے مگر حاسد نہ کہتا
اور ہر دو متنازعہ نصیحت و دوسری بات ہے در نہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذاتِ خدا
کی ہو۔ انسان بیاہر اکس میں ہو۔ خاص کر مجھ ایسا چمچان فرد بہت قدر ہر ایک کا کنفش بردار کہ
تین تیرہ کسی میں نہیں ہر ایک بے حقیقت آدمی ہو اور ویسی ہی انکی تالیف ہو۔

اخلاق کو کام فرمائیے دو متنازعہ عیب پوشی کا امیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی چون
کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ الا انسان مرکب من الخطا والنسیان۔ پھر میں کب
اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہے کہ اس کا عیب اس طرح سے اسی طرح روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں سکتا
اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ حسب تک دس آدمیوں کے روبرو اس کی غلطی
یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور عظمت ہی نہ چمکے یہ نہیں جانتے کہ ہمت اور دل
عیب بتا کر خود ہوشیار کیا جاتے ہیں بلکہ صاحبانِ عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور
کم لیاختی کے سائنٹفکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہیں۔

اسے میرے کرم فرما دو مقوم میرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابلِ آدمی مجھ کو جانکر اعتراضات
سے محذور رکھنا تعالیٰ شاد ہے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احبابِ زمانہ کے دل میں جگہ
دے اور اسکی لحاظ کا شوق انکو عطا فرمے۔ آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ الطَّيِّبِينَ

وتمت بحمد اللہ تعالیٰ در سال ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء



اردو غزلین - اشعار شریف اردو - فارسی غزلین - اشعار شریف فارسی - مستزاد اردو و غزلین
رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز سندرج ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو غزلین

غزل

گلہ نہ جس کا ہم مرغِ قالِ قیاس کا
کس وجہ سے نہ مور ہوں ہر کیسل کا
حامی غریز سے ہو غزون تر دلیس کا
نغمِ شر سے جیسے گلستانِ خیال کا
کم مایہ شتری ہر ستارِ قلیس کا

تین سخن ہر وصفِ جمالِ اس کیسل کا
تصویر ایک آئینہ افواجِ مختلف کا
ہفت آسمان ہیں تجھ سے صابرِ پناہ خاک
جنت اور گائے نار سے تیری بہارِ فصل کا
ہزار ہا عالمِ قدرت کا تاجدار

حرص و طمع سے کیوں نہ شہید کی ہو بے نیاز

تکبیر اس قیام کو کیسے کیسے

غزل ۱

سیر دیوان لکھا ہر مین نے مطلع لغت احمد کا
فلو رقی کی محبت ہر جہان میں نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روزوں میں لوح زبر جگر
نہ بنتا صدف کز نقش احد پر سیم احمد کا
کھلے گا حال است کو ترے انعام بے حد کا
نماؤں سنہ ہرگز کسی زندقہ و مرتد کا
میسر ہو طواف اسی کا ش مجکو تیرے مرقد کا
کبھی گردور بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا
کسی مہربان داس کے طعمہ ہوں میں ام اور ود کا
تفس میں وقت لٹے طائر روح مقید کا

رقم پیدا کیا کیا طرہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوش کی آمد کا
دہستان ازل میں وہ مسلم عقل نکل کا تھا
گذر و حدت سے کثرت میں نہوتا ذات طلق کو
بیشک جس مگر ہی عشرت کے سلمان ہر جنسین
ہوا تھ سا نہ ہو سکتا ہو میل ہو ہی ایساں
ہوئی ہو بہت عالی مری معراج کی طالب
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر نون آنکھیں
مہربان کی زمین کے گرد لاف ہوا لا شا
اتنا ہر درختوں پر ترے روضہ کے جانیٹھے

خدا انہو چوم لیتا ہر شہیدی کس محبت سے
زبان پر سیری جن م نام آتا ہر محبت سے

غزل ۲

کسی عاشق کو نہ رکھتا تو خدا یا تنہا
یار نے جب مجھے خلوت میں بلوایا تنہا
مجھے وحشت نے دہان باتوں بھلائی تنہا
حبیب خواہش وہ مرے پاس کیا آیا تنہا
ترے ہجران میں بھی آسنے مجھے پایا تنہا

بچ دھم میں نے اٹھایا سو اٹھایا تنہا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں بخود
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم
دھل کی رات بھی کہتے حیا ساتھ رہی
در گذر غم نہ کرے دشمن جان میرا تھا

گھر کو گور آپ کو مردہ میں شہیدی بہا

ایارین بخت نے جس رات سلا یا نہا

غزل ۳۴

<p>تصویر عاشق بیابان سے دل میں بیان باندا لب جو کس نے احوار شک پر ہی ایسا سامان باندا ہما کے پر چلین گراستوان پر میرے آئیٹھے جدا اک قفس پر ہم غم کشون کے عیش کرنے کا ابھی میں غم کو دیکھا اپنا در نہ سچ بتا ہیکو گیا بن نچہ جستراح رشک نچہ ہر جان</p>	<p>لقاب اس شکرین نے اپنے چہرے پہ ہاں باندا کہ تو نے دو ترائے لگائے اور آب روان باندا وہ مجھ کو تھا کہ نہ چھڑا مرون نے آشیان باندا فلک نے جس کے آگے لا جو روی سامان باندا تری تیغ نگر نے مشورہ کیا میری جان باندا تیرے زخمی کا جسم اسے رحمت نہ چکان باندا</p>
--	---

شہید کی کثرت عسیان سے بھگوخت آتا ہے
 سفر جو دور کا اور دوش پر بار گران باندا

غزل ۳۵

<p>جان اب تجھ سے ہو کیا بھید چھپا نادل کا نئی باتیں نئی گاتیں نئی جاہت تے پیار لاکھ ٹوٹے جا کرے وحشت کہیں ہمارے سرخ ہارے رسا گئے سترنگار کا سنن کے گہرا</p>	<p>آپ سے بھگو مبارک ہو لگانا دل کا کیا قیامت ہوئے شخص پہ آنا دل کا ان کی ٹھنی میں ہر آن روزوں ٹھکانا دل کا ان کا بھرنا دم سسر و اور دکھانا دل کا</p>
--	---

چاہئے کچھ تو مزے سے ہو شہید کی آگاہ
 کاش چندے اُسے بھائے جو ستا نادل کا

غزل ۳۶

<p>تیرے ہرے جھڑنے کے شرور نہ تو بلیں نہیں انہیں گو کہ بارہواں سال ہو دے بھوسے یہ بلی مال نہ چلی کسی کی فسون گری کہ وہاں سنا ہے جی بھری</p>	<p>جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس ابھی تو تیرے ل بھی تو تیرے ابھی تو تیرے ابھی تو تیرے گئی بھگو ڈس گئی بھگو ڈس گئی بھگو ڈس گئی بھگو ڈس</p>
--	---

ترے غم سے کاہون بربرہ سریت جنگجو مرے قتل پر مر لول بزرگ حنا غم خون ترے پاؤں تکھے کیلکڑ جنگھے دیکھا جب سے کہ اوپری بخدا کسی کے نظارہ کی کوئی کاروان چمکلیا سے بخدا قیس یہ لول اٹھا	نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہیں دترس نہیں دترس نہیں دترس نہیں دترس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس
--	--

تو شہیدی ابرسیہ سے کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جگر وہین جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین

غزل ۷

غضب ہے جس میں کافر یہ اپنا دم نکلتا ہی نہ رکھ انگھون پیرسی آستین لطف ای ہوم دکھا کراہی آراش پری بھگو نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس سے میں دل کا راز کتا ہوں بنا دیتا ہی کو چہ فکر کا بیڑے کو بھی سیدھا	نیا تابوت اسکے کوچ سے ہر دم نکلتا ہی کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل غم نکلتا ہی کسی کے سادہ پن میں ہی عالم نکلتا ہی غفل ہوتا ہوں کیا کیا جب ترا غم نکلتا ہی کھنچا جب جبری میں تار کا سب غم نکلتا ہی
---	---

شہیدی سے نہیں وقت ہیں ہم اتنے تو وقت ہیں کہ کوئی راتوں کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہی

غزل ۸

شام میں میں رشک گل کی ہنوز بھی نہیں گئی ہی وہ عشق سرسہ کا فسی کا نہ شوق غم بیکار نہیں کا ہلا کہ اس کی غم نہیں ہی کہ عشق اور عاشقی ہی کیا شے ضیا سے جی جہاں ہو روشن وہ شمع نہاں ہی زردن	ابھی وہ نام خدا پر غمچہ نسیم چو بھی نہیں گئی ہی گمان ہو گم کو آری کا سو ورو بھی نہیں گئی ہی ہنوز کا لون میں اس پری کے کیٹک بھی نہیں گئی ہی حرم عزت کے تار و زنجیر مال تو بھی نہیں گئی ہی
---	---

شہیدی اتنی گمان پرستی لئے میں سب بھول بیٹھتی ہی ہوئی ہی جس مو سے تم کو سنی وہ تاگلو بھی نہیں گئی ہی
--

غزل ۹

کسی نے اس کو سمجھایا تو ہوتا	کوئی یان تک سے لایا تو ہوتا
مزدور مکتا ہو جسم مجھ پر عشق	کبھی دیر ہو اوس کھایا تو ہوتا
پہ قتل آہ ہوتا بیدہی کا نعل	نہ ہوتا گو شمر سایا تو ہوتا
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر	دہان تک مجھ کو چھوٹایا تو ہوتا
کیا کس جہم پر تو نے مجھے قتل	ذرا تو دل میں شمر لایا تو ہوتا

دل اس کی زلفت میں الجھا ہو کب سے
ظلمت اک روز مستلجھایا تو ہوتا

غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن نکلا	دوست جانا تھا مجھے جان کا دشمن نکلا
جب تو آیا کہ مراد مہر پر فن نکلا	نکلا ارمان لیس کن پس مردن نکلا
نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہر نعل	تل غاڑ سے نہ ہر گز بھی روغن نکلا

خون حاشق کا ہو گلہ نہ ترے عارض کا
قتل ہونے سے چائے ترا جو بن نکلا

غزل ۱۱

کون کیا رنگ اس گل کا ابا ابا ابا ابا	ہوا رنگین چین سارا ابا ابا ابا ابا
فلک چتر کے جو وہ کس کس مزے سے دیکھے غنچہ	مزے لیتا ہوں میں کیا کیا ابا ابا ابا ابا
خدا جانے ملاوت کیا تھی آب تیغ قاتل میں	لب ہر جسم ہی گویا ابا ابا ابا ابا ابا
مری صورت پر تھی حق پرستی جو کون میں کیا	کہ اس صورت میں کی کیا ابا ابا ابا ابا ابا

ظفر مالہ کون میں کیا نصیب کی روانی کا
کہ جو آئینا ہوا دریا ابا ابا ابا ابا ابا

غزل ۱۲

لے ہو سیر گلشن میں دل ای غنچہ دہن کس کا
میری وحشت سے ہر سر ہو سکے دیوانہ پن کس کا
مسافر خانہ ڈیب میں جو آیا ہوا راہی
سب تو غرق ہو خونِ شفق میں دیکھ غلبت سے

ترسے فرقت کے مارے کو روشِ بیکسی میں کس کا
بزرگ گل ہو سینہ چاک شل پر پن کس کا
یہ منزل آمد و شد کی ہو اس میں ہو وطن کس کا
لب زخم جگر ہنستا ہو اب نہ بر کفن کس کا

غزل ۱۳

جہاں ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گریان تھے
جہاں چٹیل ہو میدان اور سراسر ایک عمارت تھی
جہاں پھرتے بکولے ہیں آزادے تنہا صحر میں
جہاں ہیں سنگ رچے تھے بیان یا چکھوڑے
جہاں منسلک اب تنگی ہو اور ہو شہر خاموشان

شمال مابین جہاں رہتے کبھی بنے اشیران تھے
کبھی بیاں قصر ولوان تھے چمن تھے لو شہر ان تھے
کبھی آڑی تھی دولتِ رقص کرنے سیہریان تھے
جہاں کنگر ٹپے ہیں مابین رستے گریان تھے
کبھی کیا کیا تھے چھائے میان اور شور و شران تھے

طعنہ احوال عالم کا کبھی کبھو ہو بھی کچھ ہو
اکر کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتر ان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغِ تلوار سے قتل کر تو سو چاہی ہو
ہاری زندگی اور مرگ وصل اور ہجر جو تیرا
نک جیتا کہ زخموں پر چھڑکے کوئی کیا جانے

لگاؤ ناز سے تیری زیادہ تو نہا کی ہو
نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں تعالیٰ کی ہو
اکر لذتِ عشق میں کیا ہو محبت کا مزہ کی ہو

قمری آنکھوں سے جاری آنسوؤں کا کج دریا ہو
بتا دے صاف مجھ کو اسی طعنہ سر پہا جو کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعدِ مردن بھی رہا میں تیغِ قاتل کا
بنایا کرتے ہیں ناوکِ ملن تو دہری گل کا

نظر سے سیری کر پیاراں کی بونیں نکلتیں نکل جائیں ٹپ کر ٹھیلیاں دستِ خفائی کی فقیر بن بھی ہو دل آسان پر ہو داغِ خاپنا	قصہ کے لیے کچھ اون روغنِ انکھ کے تل کا لو بھر جبے او قاتل اگر مجھ پر بسمل کا گدائی میں کروں دیکر کے کا سہ ماہِ کامل کا
---	--

فقیر بن وزیرِ آب کے پران پاؤں پڑی ہیں
نقشِ بویا اپنے لیے ہے نقشِ عامل کا

غزل ۱۶

نہ بوسہ دیتا آتا ہے نہ دل بہلانا آتا ہے جو تم سے نہیں ہو شاق ہم رونے بیگانی ہیں بچھا کر دام کیسویں پہ وہ صیاد یوں بولا صرایِ تفتہ بھرتی ہو میسنا سکر آتا ہے	مجھے تو اوبتِ کافر لقا ترسانا آتا ہے تھیں بھلی گوانا ہم کو منہ برسانا آتا ہے یہ بھنڈا وہ جو جس میں رخِ دل ہے داگتا ہے ہمارا یا جس دم جانبِ رحمت آتا ہے
--	---

بسم کی جگہ اس کافر بکیش کو اسے زند
خفا ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہے

غزل ۱۷

بھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا مرا غنچہ دل ہو وہ دل گرفتہ بچا نہ ہو تو آہ بیگانگی میں اوتیتِ مصیبت تلاست بلائیں جوابِ رخِ بارستے آپ ہی ہم	برابر ہو نسب کو دیکھا نہ دیکھا کہ جس کو کسی نے کبھی دانہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا کلی آنکھ جب کوئی پروانہ دیکھا
---	--

شبِ درویشی درویشی ہون اس کے
کسی نے جسے یان نہ بھنا نہ دیکھا

غزل ۱۸

خوشاوداغ ہے تازہ رکے بوتیری سناہی جاہی قریب رگ گلو تیری گل ملی ہی بہت پیرہن سے بوتیری چراغ ہاتھ میں ہی اور جستجو تیری نہی میں خواہی جاری کسی میں غیری خدا گواہ ہو شاہی ہر آرزو میں	خوشاودہ دل کہ جو میں زمین آرزو تیری یقین ہی اکیلی جان آسے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیو میرے یوسف سے شب فراق میں اسے رعد وصل تا دم صبح جو ابرگر یہ کتناں ہو تو برق خندہ زمان شب فراق میں اکدم نہیں قرار آتا
---	---

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہر سیف زبان
رہی ہی معرکہ میں آتش آہر و تیری

غزل ۱۹

جو بھی پھر کس کی قسم کھا بیٹے گا اوہرا سے دست جنوں آبیٹے گا پرا کیسے بھی تو کبہ را بیٹے گا ابھی ہمد سے نہ اٹھ جائیٹے گا کچھ لب گو رہستہ بیٹے گا انگو کے پردے میں چھپا بیٹے گا	سرمہ اکاٹ کے پچھتا سنے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہے آپ کتے ہیں کہ جا جاتا ہوں حمام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کیسے یاران عدم کیا گزری مردم چشم سے گر گئے حجاب
--	--

ہم بھی اٹھیں گے مسجد میں وزیر
خشت حسم لے جو بنائے گا

غزل ۲۰

دکھلائے خدا چاند سار خسا رکسی کا یارب یہ حبدا یار سے ہو یا رکسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیار رکسی کا	مدت سے ہو دل طالب دیدار رکسی کا میتاب ہوں میں دل ہو گرفتار رکسی کا دیگی جو مری بنض تو بولا یہ سحر رکسی کا
--	---

بچہ میں رکھ ہی خاموش بن نادان اور بھولا

غزل ۲۳

<p>کمان سے ہم کمان پکڑے ہوئے لگا دیں آئے جب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے جسے ہم غم ہو جو مزاج یا زمین آئے قیامت ہو کہ دو آنسو نہ چشم یا زمین آئے بیان مجمع سنایاں بھی تلاش یا زمین آئے ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے</p>	<p>قدم سے جانب ہستی تلاش یا زمین آئے یقین ہو کہ کچھ رحمت مزاج یا زمین آئے اگر بخشے نہیں رحمت نہ بخشے تو شکا بہ کیا خری تربت پہ سب ہونے نہ رہا پروں گیناں نہ چھو اہل عشر ہم سے دیوانوں کی میتاں قدم کے جانے والو جرم جاناں تک جو ہو تو تم</p>
<p>قیامت ہو اگر بل بار و خمار میں آئے</p>	<p>نہ مانگو بسہ استخوان بگاڑے غم نہ بیٹھے ہیں</p>

غزل ۲۴

<p>جیسی اب ہر تری نعل کبھی ایسی تو نہ تھی بیقراری تھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی تاب تجھ میں سب کمال کبھی ایسی تو نہ تھی</p>	<p>بات کرنی تلخے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی لے گیا جھین کے کون آج ترا صبر و قرار تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو عکس رخسار نے کس کے ہر تھے چمکا یا</p>
<p>کیا سبب تو جو بگڑتا ہے قلم سے ہر بار آخر تری حور شائل کبھی ایسی تو نہ تھی + +</p>	

غزل ۲۵

<p>زخم کی صورت ہر خون سمجھنے جاری اندون دم چھراے کے بھرتی ہو باد باری اندون کیا ہی صورت ہوئی ہی باری چاری اندون شکل بچانی نہیں جاتی ہے ہی اندون</p>	<p>عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری ان طون باغ میں جاتی ہو اس گل کی سواری اندون بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہر دم عشق کے آزار نے لا کر کیا ہو اس قدر</p>
--	---

قتل کرتا ہر عرق آلودہ ابرو جس بقا کو	کیا تیری تلوار پر ہر آبرو سی اندرون
مٹھادی سانسین جبرے ہر ہر دم امانت کیلئے	جان جاتی ہر کو کس پر تمھاری اندرون
غزل ۲۶	
سنا ہواں کو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہے ارے او بیو فاجب سے طبیعتِ تھپہ آئی ہے لو بہتا ہر آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں سرِ قد جو آنے چن تو کہتے ہیں خدایا بخنے	ہیاں شوقِ شہادت نے مری گردن جھکائی ہے بجائے روحِ غالب میں تری الفتِ سہائی ہے دلِ ناہان نے میرے کیا تری تلوار کھائی ہے ہارے عشق میں اس نے ٹہری آفتِ طہائی ہے
کیا گو رہی جان پر وہ جس دم فتنہ شہر	جان میں فل ہوا اٹھو تھامت سر پہ آئی ہے
غزل ۲۷	
با عیافِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گلا کا ڈن مجھے خبر عنایت کیجئے آپ کی جانے بلا کیوں نہ کرنِ فرقت کی بات آپ کی باتوں کا رہتا ہوں مجھے ہر دم خیال	تکے جزا نے لگی ہم کو جدائی آپ کی دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی
جان دید و بایں دیوار سر پہ کورس	اُس کے کوٹھے تک نہروہ کی رسائی آپ کی
غزل ۲۸	
مجلو قفس کی اسیری سے رہائی ہوتی گر نہو شمع تو معدوم ہیں پردائے بھی غیر سے کرنے ہو ابرو کے اشائے ہر دم	کاش جیسے کی عوض موت ہی آئی ہوتی تو نہوتا تو صنم کب یہ حسدانی ہوتی کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کب
لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ
سر نوشت اپنی ہی نسخ نے مٹائی ہوتی

غزل ۳۹

میں اپنا چاک گریبان سیلایا
مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال
جو مال و زر تھامے پاس دیکھا نکو
نہیں جان میں کہ میں حسین شیریں لب
قرب مرگ ہوں دو دل جیادیا
علاج عشق طیبہ کیا کیا کیا
اب ایک پہلو میں دل جو دیا دیا
تھامے ہو تھون کا بوسہ لیا لیا

سوائے محنت جگر اور کیا غذا ہے نیا
لو کا گھونٹ ہو اس پر پیا پیا نہ پیا

غزل ۳۰

مکمل سخت محفل ہوں کیونکر کوئے قاتل سے
ترے کوچے میں مائے قاتل نہ آتا میں خائیں
ہوں عاشق تو شوقوں کو پوچھے کون ڈیلتا
ہٹا دو آن کو بالین سے نہیں تو خوں کھائے
تڑپے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ طبل سے
دلیکن کیا کروں مجبور ہوں بیتابی دل سے
جہان میں قدر گل کی ہر غلط عشق حنا دل سے
سنا سو دم نکلا ہو بیت عاشق کا شکل سے
راہ کوئی ہیں باتیں رات کو دو دو پہر دل سے

تپ زرق سے ایسا پور گیا ہر ضعف ہی قسمت
کہاں کروٹ برتا سانس بھی لیتا ہوں شکل سے

غزل ۳۱

خفا ہو کیوں مرے دوست لقا شوق تو سی
ابھی کرو نہ مجھے منع ناز سے مکمل
ہوئی ہر چیز سے بھلا کیا خاص شوق تو سی
اگرچہ ہوں میں ہر تن خدا شوق تو سی

ہمیشہ کرنے ہو جو رو ستم نے ایجاد بھانا غیروں کو پاس اور مجھے رہنا دور ٹھکرے دو گھر ہی اے جان جان خدا کیلئے	یکس سے یکساں ہر ناز و داد اسنو تو سی یہی اے شیوہ مرد و نسا اسنو تو سی تمہارے عہد میں جو کچھ ہوا اسنو تو سی
--	--

نماؤ دشت جنوں کو ہنس کر کھانا
تھین سے کھتا ہوں مشفق ذرا اسنو تو سی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہے گلستان میں جا کے ہر گل کو دیکھا ہنو گا کوئی مجھسا محو قصور نہیں ہے سسوا تیرے کچھ طلبیل چمن میں جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا ہنو وصل تو رات دن ہی برابر	نظر جس طرف کیجے تو ہی تو ہے نہ تیری سی رنگت نہ تیری ہی ہے جسے دیکھتا ہوں بھنا ہوں تو ہے تمنا تری ہو تری آرزو ہے لب برگ گل پر تری گفتگو ہے سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے
--	---

نہیں چاک دامن کوئی مجھسا گویا
نہنجیسہ کی خواہش نہ منکر نہ ہو

غزل ۳۳

تری ایک تیر چنی نگاہ نے مرے دل سے پردہ ہٹایا تری بانگی ادا پہ نکلا ہوں میں تری شمع دیا پٹیل میں مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہیں تیریں صد کی خبر نہ تھی تری شکل آنکھوں میں ہیں سی نہ ہمار سی نہ ہوں ہی	جو کرشمہ پیش نظر تھا آسے ایک پل میں چھوڑا یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا جیسے الست برکھم جو مستخانہ تھا وہ بنا دیا وہ جو نقش خواب و خیال تھا مرے دل سے تو ہٹا دیا
--	--

تو ہی تو ہی تیری نگاہ میں تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی
یہ اثر ہی تیری نگاہ میں جو عزیز کر کے بھا دیا

غزل ۳۴	
<p>آیا کروادو مری مری جان کبھی کبھی کٹے سے پان کے آپ کو انکار ہے اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی ہر وہ پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں</p>	<p>کبکین ہمارے دل کے بھی باران کبھی کبھی خاتو کھاکو مسرتا بان کبھی کبھی کچھ سوچ کر کہنے لگے بان کبھی کبھی ہندو بننا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی</p>

<p>فرقت سے میرے دل کو ہمارے ہیں قرار پوچھا کرو تو حال پریشانی کبھی کبھی</p>	
--	--

غزل ۳۵	
<p>کبھی مجھے خدا اس سے مجھے یاس نہیں آس کہتے ہیں جیسے آس نہیں یاس نہیں بار بار بیٹھ کے کعبہ میں بہائی ہو سفیر اب خدا وہ کھتا ہو مجھے کھتے نہیں دیتے رقیب</p>	<p>اسے صدمہ پر ترے ملنے کی مجھے آس نہیں یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں عجب کیا ہو خدا کا بھی ہیں یاس نہیں ماجسرا یہ بھی کم از قدر قریب آس نہیں</p>

<p>قابل قریب نہیں ہے اوہوں کی صحبت دور رہ ان سے و لا جن کو ترا یاس نہیں</p>	
--	--

غزل ۳۶	
<p>آتش عشق وہ ہو جس میں سمندر جل جائے تن بدن پھونک دیا ہو تب فرقت نے مرا دوسرے کہتے ہیں اُسے ساتھ جو ہے کہ نہیں اُس کے شعلہ سے میرے تری فرقہ میں منم</p>	<p>ایک شرور جائے تو تھر میں تو تھر جل جائے کیا عجب ہو ہو مرے جسم سے تھک جل جائے شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جائے کیا عجب ہو جو یہ چراغ شکر جل جائے</p>

<p>ہو وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا دیکھے آس سے بولشیر منور جل جائے</p>	
---	--

غزل ۳۷

<p>چشم جان اور ہی چشم غزالان اور ہی گر کتان کس نے پئے اس سے جگر پہ چاکل سیر قتل مست کج گشت اسے نازک غزل ایک بوست و ان گرا تھایان گوئے دلتا غزل برق کس پرتہ ہی پر روتا ہی اس پر کج جان خاک جنت میں لے گا بعد مردن دل مرا اس میں ہی داغ فراق لسیج اس میں آغاب دل سے ہی کادش لے تلہج ہے ہی کوشش جاوڑا اس پر ہی عاشق اس پر عاشق آدمی ہوتے ہیں خون ناسکے دلے سے تو اکی صریح گرچہ دونوں خاک پر خطا ان میں لیکن فرق ہی ناحوا شیدہ ہی وہ اور یہ ہی سلتے میں باطلا باعث ایسا ہی وہ غارت گرایاں ہی یہ</p>	<p>وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی ماہ تابان اور ہی رخسار جانان اور ہی باغ بستان اور ہی گنج شمیدان اور ہی چاہ کھان اور ہی چاہوز نندان اور ہی ابر باران اور ہی چشم گریان اور ہی ناز ظلم اور ہی انداز انسان اور ہی یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی خار شرکان اور ہی خار غریبان اور ہی سر و بستان اور ہی سر و خطان اور ہی چشم جانان اور ہی شمشیر مسرین اور ہی سجستان اور ہی جزائ پلستان اور ہی شاخ مرجان اور ہی وسو حیاتان اور ہی قلم قرآن اور ہی رخسار حسان اور ہی</p>
---	--

فرق ہی شاہ و کلامین قول شاعر ہی یہی

شیر قالمین اور ہی شمشیر نیستان اور ہی

غزل ۳۸

<p>دور سے آنے تھے ساتی سن لے بھانے کو ہم کیون نہیں لیتا ہمارے تو خبر سے بے خبر ہم کو پھینا تھا قفس میں کیا گدھ صیاد سے طاق ابرو میں صنم کے کیا حسدائی رہ گئی</p>	<p>بیں ترستے ہی چلے انوس پانے کو ہم کیا تو بے عاشق چہ سے تھے دو دم کھانے کو ہم بیں ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بھانے کو ہم</p>
--	---

بارغ میں لگتا نہیں سحر سے گہرا تاہر دل کیا ہوئی تقصیر ہم سے تو تبادے اور نظیر	اب کمان لجا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم تا کہ شادی مرگ بھجیں ایسے مرجائے کو ہم
--	---

غزل ۳۰

کیا کمان ابرو نے اک تیر لٹا مارا مارا کیا تھماور نہ تھا ہستی کے جھل میں ہکا رات تہائی میں آیا تھا تصور تیرا ہے پھٹکی تھی کلی اس کی طرف لالکی عشق بازی کی جو میں ہے بچاں چہر غیر کیا چیز ہر محض سے بٹھا دل میں سج ہو دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا	جسکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیسا آہ کا نارا مارا اس نے شوخی سے بہن بھول ہزار مارا پانسا کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا کیا بھلا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا آپ کو روز جیا کس لیے دارا مارا
---	--

غزل ۳۱

نہیں تاب کر دیوں جہاں صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
 مجھے ظن کی جلد گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ وری کی قسم
 ترے عاشق زار ہزار بہانے تھے دیکھنے آتی ہو خلق جان
 کئی دیکھا ہو مجھسا بھی سوختہ جان مجھے میرے ہی دیدہ وری کی قسم
 نہ تو قصاص دیا تو جہنم بچیں ابھی اپنا خیال ہو اور کہیں
 ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالم بے خبری کی قسم
 شب وصال کی ہو گئی صبح حیاں کہڑے لگا دل سوختہ حیاں
 مرے دیدہ تر ہوئے شکر فشان مجھے اس شوق سحر کی قسم
 نہ کہ اتنا فو کی تو جگر کو کہ نہ شوق حق ہو نہ ذوق سب
 ترے شوق سے آتی ہو خون کی بھگے تیری ہی ہیکری کی قسم

غزل ۲۲

<p>دل لگا کر تجھے پیارے اتو پھٹاتے ہیں ہم سچ بتا کیا اجرا ہے آج تو گھبراتے ہیں ہم اب کہ اپن تیرے در کے تیرے کھلاتے ہیں ہم چاہو بولو یا نہ بولو اب تو چلاتے ہیں ہم حضرت شاہ معنی میرے ہی کھلاتے ہیں ہم</p>	<p>عشق میں پھنسنے ترے از بس کہ تم کھاتے ہیں ہم کیوں خوار رہتا ہے پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی جوڑ کر دو دنوں جہان کو شل چھوٹے ہو گئے ساغر دل کوئے وحدت سے تم نے بھر دیا مومن خادم کی سی ہے اس کو شتا ہے ضرور</p>
---	--

غزل ۲۳

حسین کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا مٹا چکے ہیں
 مزا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غم سے اٹھا چکے ہیں
 کہیں پر لیلی کہیں پر مجنون کہیں پر عاشق کہیں پر معشوق
 یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھس دین سا چکے ہیں
 کہیں پر بوسہ کہیں زلیخا کہیں پر شیرین کہیں پر فریاد
 اسی طرح سے ہر ایک رنگ دین تماشا اپنا دکھا چکے ہیں
 کہیں رشک دین کہیں ہنار شاو کہیں ہن مرشد کہیں ہن بادی
 یہ جتنی قطبین ہیں سب ہیں فرضی پتا تو اس کا بتا چکے ہیں
 کہیں ہیں خادم کہیں معنی ہیں کہیں ہیں مینا کہیں ہیں مانگ
 اسی سبب سے ہیں سب سے ملتے منم ہے اپنا سو پا چکے ہیں

غزل ۲۴

<p>ہو خدا یا ردا اسی میں اس کو بوجھا چاہیے گل شریں جو ہی بس اسکو سوچا چاہیے ہر کیسے اور بدل اسکو دیکھا چاہیے</p>	<p>عشق یہ غم جو اسے ہر شے میں بوجھا چاہیے ہم تو نہ تھے ہیں اسی کو ہر سبب احمد کا اندر ہو گیا تابعدار بلو مینیں ہر شے خدا</p>
--	--

کئے ہم کن الحق رمزین تو جس کے ہم تو خادوم ہیں مہنی کے عشق بچا نامقام	ہر یہ ظاہر ہے یہ باطن اس کو سمجھا چاہیے حل ہوا مقصد مر اس طلب کو بوجھا چاہیے
---	---

غزل ۲۵

صنم کو کرین ہم ہنسنا کیسے کیسے کبھی بڑے یسٹ کی آتی ہو ہم میں صنم کو سمجھتے ہیں ہر ایک جگہ پر صفت اپنے مرشد کیا کیا کروں میں غزل اب یہ خادوم نے ایسی کی جو	گزرتے ہیں ہم پر گمان کیسے کیسے ہیں احمد کے پائے نشان کیسے کیسے حرم دیرین ایک سان کیسے کیسے دکھائے ہیں مجھ کو جہاں کیسے کیسے صنم جب ہوسے مر بان کیسے کیسے
---	--

غزل ۲۶

ز حال مالحق مشو تو غافل وراے نینان بنائے تیان
کہ تاب بھران ندام ایجان لیا نہ کیون لگاے جنتیان
چون شمع شوزان چون ذرہ حیران حیشہ گر بان عشق آن سر
نہ رات نینا نہ الٹ چننا نہ آپ آوین نہ بھیجین پنیان
سشبان بھران دراز چون زلف دروز وصالش چو عمر کوتاہ
سکمی پیا کو جو میں نہ کیون تو کیسے کاٹوں اندھیری رتبان
یہ ایک از دل و چشم جا دو بعد مستدیم ہر دسکین
کسے پڑی ہو جو جا سنا دسے ہمارے چو کو ہاری تیان
بخت روز وصال عشق کہ داد مارا فریب خسرو
برہ میں بیا کل تجھ رہا ہوں یا آپ آؤ یا بھیجہ تیان

غزل ۲۷

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب ہو	یہ داغ وہ تہ کہ دشمن کو بھی نصیب ہو
-------------------------------	-------------------------------------

یہی ہر دل میں تمنا ہمارے اسے پیارے جدا جو ہم کو کرے اس منہم کے کہے سے طلاج کیا کروں حکما تپ جدائی ہی ظہیر اپنا تو مشوق خوبصورت ہی	رہن میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکسی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سوائے وصل کے اس کا کوئی طیب نہو جو حسن اس میں ہی اس کوئی عجیب نہو
--	--

غزل ۳۸

جلا یا آپ ہم نے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کج تنہائی میں ہم سوس گئے ہیں ترے اندام دروسہ و قدر زلف و خط سے ہر محبت جگہ گن گن کو دوئل میں تھے ماحو نے ای قاتل ترے دندان دلب نے کر دیا بقدر عالم میں لڑا کر آکھ اس سے ہم نے دشمن کر لیا اپنا منو جب تو ہی اسے ساتی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا تو ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو مٹیالی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبھل کو ریحان کو کناری کو چھری کو بانگ کو خمر کو بیکان کو گھر کو محل کو یا قوت کو میرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چین کو معن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو عور سلطان کو
---	---

غزل ۳۹

مرد ساقی ہیں سب کچا ادا ادا ادا ادا ہزار آئی توڑا نے پھر گئے زخمیہ دیوانے نہ دیکھا تھا جن آنکھوں نے کھل کر شک کا طرا مرے گھر اس جہان میں ساتی و طرب اگر ہوتے کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل ہو ظالم	عجب عالم ہے مستی کا ادا ادا ادا ادا ہوا شور جنوں پر پا ادا ادا ادا ادا روان ہے آنے اب ویرا ادا ادا ادا ادا تو کیسی میکشی کرتا ادا ادا ادا ادا کوئی کرتا ہی کام ایسا ادا ادا ادا ادا
---	---

غزل ۵۰

جبری الفت ہیں تھے جان کے خواہان کتنے	فشنہ خون ہیں مرے گہر و سلطان کتنے
--------------------------------------	-----------------------------------

ایک ہو آئندہ وہ اور ہیں جیسا کہ کتنے ایک امید بھی تجھ سے نہ برائی میری نہیں ملتا ترے نانے کا پتا اے لیلی جس نے دیکھی تری تصویر کہا صل ملے اٹھ کے صحرائے جلا شہر کی جانب جب میں صحف رخ میں کھینچی جاتی ہو اس کی تصویر کوئی بھانہ جسے شعر کا ریتہ حاصل	پہرے ہیں نالت پریشان کے پریشان کتنے رنگے دل میں مرے حسرت و امان کتنے چھان مارے تھے مجھ کو لے پہلوان کتنے پڑھتے صلوٰۃ ہیں آآ کے سلمان کتنے لپٹے دامن سے مرے خار و خیلان کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہیں قرآن کتنے یون تو ہیں کتنے کو دنیا میں سخندان کتنے
--	---

غزل ۵۱

جسے عشق کا نیر کا ری گے خود سے اسے جگ میں ہرگز قرار نچھوڑے محبت دم مرگ تک ہو ہر دم عجز اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے	اسے زمر کی جگ میں بجاری گے جسے بار جانی سے یاری گے جسے عشق کی سمیٹاری گے پیارے حری بات پیاری گے رقیبوں کے دل میں کٹاری گے
--	---

غزل ۵۲

غیر غیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی شہ بخودی نے عطا کیا مجھے اب لبس پہلی جلی سمت غیب سے اک ہوا کہچھن مسرور کا جلیا نظر قافل یا رکا گلہ کس زبان سے بیان کر دیا وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی دیا وہ نہ عشق کا	نہ تو نہ تیرا تو میں رہا جو رہی سو پیری رہی نہ خود کی بھینہ گری رہی نہ جنوں کی پوری رہی مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں پوری رہی اگر شراب صدق آرزو غم دل میں تھی سو پیری رہی اگر آب حقل کی طاق میں جو دھری تھی پھر پیری رہی
---	---

غزل ۵۳

ہم صبر ان چمن ہم سے چمن چھوٹے ہر ہائے او شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہر	
--	--

غمر ہو شوق سے دل دیکے میں ایسا بجا کا قیامت سے دام مجھ سے تھارے سا چلن اب تک تیرے شہیدوں کے بن ہر سے شب بھلان کی مصیبت کو لکھن کیا قدرت	جیسے صبا کے ہاتھوں سے ہون چھوٹے ہی کب تک دیکھے آوارہ وطن چھوٹے ہی لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہی تن سے ہو جان جدا جتن چھوٹے ہی
--	--

غل ۵۴

آنکھوں کو تو نے بھلا ہم سے ملانی پیارے دوستی میرے تیرے بار بھلا دے اللہ خاندان دل میں مرے بھلے کی اب آتش عشق میں سو اتیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل آنکھوں سے آنکھوں کو ملا کر مجھے ہفت اقلیم کی شاہی نہیں خوش آتی ہی چین و آرام نہیں عقل گئی ہوش گیا	بجائی تھی سوچا اب آگ لگائی پیار سے گرچہ بدنامی زلمے میں اٹھائی پیار سے شکل تو نے جو نہیں اپنی دکھائی پیار سے سائے اپنے ہو گر ساری خدائی پیار سے کس کو خوش آتی ہے اب تیری جدائی پیار سے خوشاوترے کسے کی گدائی پیار سے دل کو عاشق کے طریقے لگائی پیار سے
--	--

غل ۵۵

کھلیں گے شکوہ کے جیکہ دفتر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
لو کیا کیا گزرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
طاوۃ مجھ سے ہی میرے دل پر یہ بات جانے دو نا لو کستا
نہیں تو مذکور ہوئے مگر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
ہمارے دل میں ہو داغ حسرت تھا ہے نہ ہو داغ حیک
یہ دو دن کھین کے مثل خستہ ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
تھیں اب اپنی قسم ہی پیارے طو تو ایسا طو کہ جس میں
غم جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے

ملون میں کیونکر بھاہوں حیران اگر چہ دونوں طرف ہر طرف
 پھوسے بین جاسوس یاں تو مگر مگر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھے گا تم سے خالق
 وہ ہو گا منصف بروز محشر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے
 شہاب ہر یہ سمجھ کے پینا حسد اب کستا ہر سکو عالم
 کہیں نشہ میں ملبس نہ جو ہر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے

غزل ۵۶

کس کو دکھلاؤن آبِ دل کے اس کی نیرنگی پر سدا ہوں میں زلف تا گننے آپ کی صاحب ہوا تجو بن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کریں تو بہ	زخم تازے ہوئے ہیں جھل جھل کے گل بنائے ہیں جسے اس گل کے دل لیا ہے ہمسایا بل کے پھول کھلا گئے ہیں گل گل کے بیخ بچھوئے ہیں تم سے گل گل کے
---	--

غزل ۵۷

پھر بار آئی چمن میں زخمِ دل آئے ہوئے کس طرح چوڑوں بیکایت تیری زلفوں کا خیال واہ کب تاثیر جو خسار آتشِ ناک کی جب شب تار یک میں ہم کوے جاناں کا چلے وہ پری بیکر کما کرتا رگشہِ غم سے	پھر مرے دلخ جگر آتش کے پکائے ہوئے ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پائے ہوئے شعلہ جوالہ قیرے کان کے بائے ہوئے آگے آگے جا بے شعل آتشیں نالے ہوئے اب تو ناسخ بھی ہمارے چاہئے دل سے
--	--

غزل ۵۸

اندون جوں جنون ہر ترے دیوانے کو شمع کرتا ہر بجے پار کے مگر جانے کو	لوگ ہر سو سے چلے آئے ہیں بھانے کو تھکا لگ لگے اس ترے بھانے کو
---	--

خون دل پیئے کو اور نعت جگر کھانے کو پاس دھڑے کا بھی اسی یار نہ آیا تھکو شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کر دی اس قدر غم کیب مرگیا شہید تیرا ساقی بھوسے نہ کرنا بھی بیان شکنی خون دل ہو کے بہا اشکوں سے میرے دریا کچھ بھی ہو عاشق بیدل کی تھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساتی ناظر	یہ غذا ملتی ہو جانان ترے دیوانے کو روڑ کر کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجائے کو کوئی تجھ سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش حاش کی لیے جاتے ہیں فناںے کو توڑ ڈالوں گا ترے شیشہ دیوانے کو قصر جان ہو اب تن سے نکل جائے کو آنا ہو پیک اجل اب لے لے لہجہ انے کو منہ سے اک دم تو لگا لے مرے پیانے کو
--	--

غزل ۵۹

ہم اپنا حال اُن کو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تم نے سر کوٹھے پر وہ جو چپ گئے تابوت دیکھ کر ابو اٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی آئے تھے اُس سے کہنے نہ آئینگے اب کبھی ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دلون سے بنیں دل لگی ضرور اگر نہ وقت بہن کسی نے دیا نہ ساتھ	لیکن وہ ہم سے اکٹھے چرائے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے ہم بھی گفن سے نہ کو چھپائے چلے گئے تربت پر سر نہ بھول چڑھائے چلے گئے لو آج پھر بقیہ سربلائے چلے گئے آفسو مثال ابر بہائے چلے گئے بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرائے اپنے پرانے چلے گئے
---	---

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں
سزا محبت کی پا چکے ہیں غضب کے صدمے اٹھا چکے ہیں
کوہِ حوروں سے جائیں باہر جو لیے آئی ہیں جام کوثر

نہیں ہوں پیاسا کہ آبِ تجسدا بھی بھگو پلا چکے ہیں +
 کسی نے اُس کا پستانہ پایا گیا جو کوئی سوچ سہ نہ آیا
 کوئی کچھ اُس کی خبر نہ لایا ہزار قصہ تو جا چکے ہیں
 بہن کے اولباس زرین کیا کسی سان بہنِ زمین
 کہ کمرے کمرے میں جائے قالین ہم اپنی آنکھیں بچھا چکے ہیں
 فلک کو گلبِ ہریدہ دستِ قدرتِ زمین کو گلبِ ہریدہ طاقت
 ہمیں اٹھائیں گے بارِ الفت کہ تازہ ترے اٹھا چکے ہیں
 بس اب خرابی ہر ملکِ دل کی نہیں ہر خونِ دیر کچھ بھی
 لگا کے دانتوں میں اپنے مٹی وہ لبِ پلائی جا چکے ہیں
 یقین پڑاتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبرِ ہماری
 عیشِ ہر آنکھوں سے خون جاری وہاں وہ ہندی لگا چکے ہیں
 جو میں کہتا ہوں اُن سے دیکھو عیثِ دے داغِ میرے دل
 تو وہ ہیں کہتے چراغِ بہتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں
 نہیں عریضہ عشقِ بازی رسا جو نقشِ یروِ اسطی کی
 جو لب سے کہتے ہیں لہرِ ترانی وہ اُس کو صورت دکھا چکے ہیں

غزل ۲۱

پھرتے ہیں بھین غیر اُبھائے کئی دن سے
 اندیرِ چمکِ تریکس ہمارے کئی دن سے
 رستہ ہی نہیں بھیر کے مائے کئی دن سے
 بگڑے ہوئے تو ہیں تھکے کئی دن سے
 گھبرائے ہوئے پھرتے ہوئے کئی دن سے

کہنے میں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے
 جلوے نہیں دیکھے جو تھکے کئی دن سے
 عشاق سے جو کچھ مشوق میں میلا
 ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ
 آخر مری آہوں نے اثر اپنا دکھایا

<p>کس کشتہ کا کل کار کھا سوگ مری جان کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم دیوانہ بھی سو دانی بھی فرماتے ہیں کھشہ دل بچس گیا ہر آپ کی زلفوں میں ہر سدا پامال کرو گے کسی وارفتہ کو اپنے لورے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں رستے پیشوق سے کیا اس بت کافر سے ہر بگری</p>	<p>گیس نہیں کہیں تھے سنو ایسے کئی دن سے کپڑے نہیں تھے جو اتارے کئی دن سے ان ناسوں سے جلتے ہیں کئی دن سے ہن بندہ بے دام تھا بچے کئی دن سے آٹھیلیاں ہن جال میں پارے کئی دن سے دم بند ہیں اس سانپ کے مارے کئی دن سے ہوئے نہیں باہم جواشے کئی دن سے</p>
--	---

غزل ۲۲

<p>بہم درد و الم رقت میں ہن میری کہانی سے دہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی اب نے وہ رخ ہر آفتاب اور ابر ہی چشم تر رند خدا حافظ ہر امی تحریک زلف و جنبش ابرو جس کا سوز گریہ سے بوسہ یا جس کا لکھا یہ گیسوے بتان ہند کا کشتہ ہر امی یارو</p>	<p>ترنی جس طرح ماتم کو ہوئے نوحہ خالی سے صد ملک عدم طعن ہی ملک جاودانی سے ہوا جلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے بلا سے آسانی سے قضا سے ناگہانی سے جان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہر پانی سے بقا کو غسل و غلاط کے چشمہ کے پانی سے</p>
---	---

غزل ۲۳

<p>ملافت و صبر کی ہر ند دل اختیار میں رہتی چین کی سبز و گل سے کبھی نہ ای گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح کاتی نہ بچنی یہ ڈو پٹہ ہر امی پری واحد پس قنایہ میں مانع دل عیان</p>	<p>یار ب کوئی بشر نہ پڑے تہا زمین بلبل کا ہونا شہر و طلالہ زار میں باد صبا نے خاک اڑائی بہار میں یا کھل رہا ہے حق سوسن کسنا زمین سوشن ہر اک چراغ تست ناز میں</p>
--	--

غزل ۲۴

نوعمر بجز نہ کبھی تجھ سے آرزو کرتے
تمام عمر کئی تجھ سے آرزو کرتے
دعا میں وصل کی ہر گرجہ جسم کھو کرتے
کہ ہم دماغ دل و جان کو شکو کرتے
کہ شمع حال دل زار سو بھو کرتے
تو حشر تک تری منت نہ اسی حدو کرتے

جو مجھ سے دیدہ دل اپنا رو برد کرتے
نہ آیا رحم ترے دل میں ادب کا فر
خیال ہر صدمہ اپنے دل میں گر جوتا
صبا نہ لائی مگر بوسے کیسو حبا نان
شب وصال میں گردون نے یہ ندی صحت
جو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر

غزل ۲۵

مغالی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مڑا آہی جاتی ہی
مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہی
جوان و پیر دونوں کی طبیعت آہی جاتی ہی
نہیں کچھ واسطہ لیکن حرات آہی جاتی ہی
چرا اپنے ہیں آنکھیں انکو غیرت آہی جاتی ہی
مرعین عشق کے چہرے پہ زحمت آہی جاتی ہی
کدورت ہوتے ہوتے طلق نظر آہی جاتی ہی
کسی ڈھب سے کہیں بخش کی نوبت آہی جاتی ہی
اگر آنے کو ہوتی ہی تو شامت آہی جاتی ہی
ضرور گھون میں کچھ اس مڑی نکت آہی جاتی ہی

دولت میں کہنے سنتے سے عداوت آہی جاتی ہی
دل رنجیدہ کتا ہی نہ بولوں یار سے لیسکن
کما سو بار لیون اس سے بدل اس طلوت کا
نہیں ہوتوں میں ہر دیکھ کر صورت حسینوں کی
جب ان کو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بولتے ہنستے
شب و صبح کا جب میں چھتا ہوں تذکرہ کبھی
سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک سیرا کا
ہر اک ساعت کی محبت میں بچے گی دوستی کیونکر
برابر دوستی نہ جتنے کہیں دیکھی نہ دینا میں
کسی کی تاب و طاقت کیا جوج جائے محبت سے
چھپانے سے نہیں چھپتا ہی ریحان نشہ الفت

غزل ۳۱

شبیش نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی

بچشم گل پیار کے جس دم نگاہ کی

برش غصب کی ہر تری تیغ نگاہ کی الفت میں تیری پایے ہمارا ہوا یہ حال ہم تم پہ جان دین نصین غیروں کا پاس ہو کتنے ہیں دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد	جس کے لگی نہ آنے کبھی آٹھ کے آہ کی لیکن نہ تو نے جنت کرم کی نگاہ کی ہوتی ہو کیا یہی اسی صورت بناہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی
--	---

غزل ۶۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو مبتلا وہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگ نہیں ہو اس سے خالی سو اس کے نہیں کوئی جان میں فہمیت ہو ملاقات آج اس کی ٹھکانا اس کا میں کیونکر بست آؤں تراپ استاد سے معلوم کر لو	پتا اس کا کسی سے کب بیان ہو مکان اس کا کہاں جو لامکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو کاش اُسکی کردار و جان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کہاں ہو خدا جانے وہ ہر جالی کہاں ہو طریق معرفت گرتہ ردان ہو
--	--

غزل ۶۸

دل دے کے ہو شخص طلبگار تمہارا کیا عام ہو طفت و کرم ای بار تمہارا ہنگامہ بخشہ ہو کہ عشاق کا مجسم اس ترک کی الفت تھی اے سوت کینام پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار پہ تلوار کسکی تھیں یاد آئی عظیم جگر انگار	کیا حسن ہو کیا گرم ہو باز ار تمہارا دم بھرتا ہو ہر کافرو دیندار تمہارا کیا نام خدا گرم ہو باز ار تمہارا دور و زنجی جینا ہوا دشوار تمہارا یاد آتا ہو جب ابرو سے خمار تمہارا مضطر نظر آتا ہو دل زار تمہارا
---	---

غزل ۶۹

جنت کسکین نصین کوئی دلاسنے والے	ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے
---------------------------------	----------------------------------

کون ہیں تیرے سوا اور بھانے والے
آپ کی یاد نہیں ہم ہیں بھانے والے
اے مرے کوچہ دلدار کے جانے والے
تھکے غم کے مرے یاد دلانے والے
ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے
جیکے سولا ہیں غلے جام پانے والے
یاد جو دیکر بہت لوگ ہیں آنے والے
دل صد جاگ کے اے میرے جانے والے
کیا مجھے خاک پڑ جائیگی پڑ جانے والے
میرے دشمن ہیں یہ گڑیاں بچانے والے
لاکھ دشمن ہوں اگر میرے آنے والے
صحیح سے ہیں تو سنا دینے والے

مشرقی ہر کو اے شمع ریشہستان جہاں
آپ کا دھیان رہا کرتا ہے ہر دم بھر کو
نامہ شوق لکھا ہے اے لیتے بھانا
کوئی ہر دم نہیں اور بہت ہیں ایجابان
نہجت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا
پایس کا بھر کو قیامت میں بھلا خوف ہو گیا
ایک پر چسکی بھی آپ نہیں لگتے ہیں
ایسی باتوں سے تھیں کیا بھلا حاصل ہوگا
مصحف رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں
خواب راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق جھکو
اے خدا تر کرم چاہیے پھر کیا غم ہو
شعر کی اپنے خرابی کا نہ کر حفظ خیال

غزل ۷۰

مناسب ہر دم آخر ذرا شریف لے آنا
نہ خوش آنا ہر بیچ ہکو نہ بر نہ این نہ بر سانا
یہی جو شرط الفت کی یہی جو طرز یارانا
وہ یاد آتی ہو جب جھکو صد انسی کی مستانا
لکھا ہو ششام نے او دو جو یہ اپنے ہاتھ پڑانا
بوقت الوداع لازم تھیں صورت دکھانا
یکجوا اپنی خدمت سے مجھے غم ہر دم بیکانا

حقیقت برج کی او دو ضرور اتم جانے بھانا
خفا ہو ہو کل جاتی ہر تن سے روح یلن ہر دم
وہ بھوئے مجھتیں اگلی خفا اب ہم جو ہو بیٹھے
اک عالم بخودی کا دل پہ ہو جاتا ہر وقت سے
لگا کر خط کو چاتی سے وہ بولیں گو پان کو رو
لیون پر جان آئی ہو تنہا رسی انتظار میں
یہی جو عرض شاہ دوا کا ہے اب مری حشر

غزل ۷۱

<p>آبِ بلس سے بجائے چمن سے آشیان اپنا اٹھا کر پہلی بلس چمن سے آسشیان اپنا ہوئی جب بلخ سے نصرت کمار روکے کھست اسے صیلا تو چاہے توجی و جان سے حاضر ہوں سیر ایتنا ہو جی اس بلس بیکس کی عنبرت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلس باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس مزے سے زندگی کشتی الم کراس طح روئی کہ رسوا ہو گئی بلس یہی ہے قول سجاد علی گوہر پیارے کا</p>	<p>بڑے گرمہ ہزار افسون نوگا باغبان اپنا کہا گل سے کہ لے ایو جیوفا سے مکان اپنا لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھوٹے خانان اپنا ولین طوق قمری کی طرح کروے نشان اپنا گل کے آسے پر یوں لگا یا ستانان اپنا چمن میں کس بھر دے پر بنا یا ستانان اپنا اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا ڈوبیا ہاے آنکھوں نے تھامی نشان اپنا نکر برباد و نیل کو جو چھوٹے خانان اپنا</p>
--	---

غزل ۲

<p>وہ جنم و لدا رہم سے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سودا ہوا کر قیون سے محبت کیون جلاتے ہو ہیں تیر مرگان کے چلا کر یہ گنہ مارا ہمیں آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بجلا</p>	<p>شکل بیری دیکھ کر جو رو جفا ہونے لگا بس تمہاری دوستی میں یہ نغا ہونے لگا ظلم یہ ظالم ترا کی دغا ہونے لگا اب نشانہ کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرتے کی جگہ الٹ نغا ہونے لگا</p>
--	---

غزل ۳

<p>اے دل کہیں نچا یوزنار دیکھنا خوبان اس جان کا تماشا جتو کہے نیز گویں سے یار کے حیران ہو جو کہ نقد جان طلب کرے وہ شوخ دلربا ہرگز نہ کہیو اس غم کی اسی تیار</p>	<p>اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا آئینہ وار طلعت دیدار دیکھنا ہر رنگ میں اسی کو نمودار دیکھنا انکار و ان نہ کیجو زینب دیکھنا سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھنا</p>
---	---

غزل ۷۴

چھوڑے سے سوا ہی دل دیوانہ ہمارا دم آتھوں میں آسکا ہوزرا شکل دکھلاو الفت کے یہ معنی ہیں کہے خند نہ آئی بھولے سے بھی صاحب کجی آخر عینہ لائے سایہ کے لیے ابرسیر جوم کے آیا صدہ نے ترے کبار سر نرم یہ کہہ کرے	تربت میں ہار کے نہ کوئی شانہ ہمارا جلد آؤ کہ لبریز ہے پیمانہ ہمارا جب تک نہ سنایا رے افسانہ ہمارا ہاں آپ کے قابل نہیں کشانہ ہمارا جب قصد ہوا جانب ینخانہ ہمارا حمیم ہیں اور قدر ہی پر دانہ ہمارا
--	---

غزل ۷۵

نہ ہرگز درد دل سے میں کرا ہا محبت کے یہ معنی ہیں کہ میں نے فقر وں سے نہ پوچھو لذت عشق صرفت العمر فی لہو و لعب ظفر کو باز رکھ اعمال بر سے	غرض پوشیدہ الفت کو نبایا وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا فنا ہا شم آ ہا شم آ ہا خطا بخشا کرم گارا اتا
--	---

غزل ۷۶

آج دعوے کسی کی تائی کا بطل ہو گیا ایک دل لیکر شے قاتل نے جھک لگا لگا کیون نہ اب عالم ہو شکا تہ مشق مستم کچھ بھی تامل نہ کالوں کو نہیں جو خزل مصعب جسار جان میں نہیں ہو اکیلا صبح ہونے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب	بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا دقت بیم اللہ معلوم جس کا بسل ہو گیا سور و نقصان ہوا جب ماہ کامل ہو گیا لفظ قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا کون کون اک رات کو بیان شمع محفل ہو گیا
--	--

غزل ۷۷

سیکڑوں ہی کشتہ زخماں جانان ہو گئے آکھ جن کی پڑ گئی صورت پہ حیران ہو گئے تو نے اداؤں کلن جس سمت دم بھر کی بھاہ انخوان ہم تیرہ بخون کے پیسے کیسے کہ بس دو گئی خوبی نہ جب اس باغ عالم میں بلا لاکھ چال پر نہ دکھلائی دیان کا جبال یاد دشت میں جو اے آباد آئی زلف کی	پاؤں رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہو گئے سایہ گیسو میں جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیرہ ترکان ہو گئے تو تیاے دیدہ گور عشق ریلان ہو گئے ساتے آنکھوں کے سب گلشن پہلان ہو گئے وہ بھار علی طرح آنکھوں سے بہان ہو گئے داغ جتنے تھے ہلے مشک نشان ہو گئے
--	--

غزل ۷۸

ادا سے دیکھ کر آنکھیں چپ ہونا ہیشہ غیر کے مگر آپ حبان ہی حسرت ہی دل میں مری جان ڈرا کر آہ سے ہم دل جلون کی رو اکب ہی بھلا اے شمع محفل نصیحت مان لے کھینچ کر تکلیف	قیامت پر قیامت مسکراتا بلانے سے بیان گاہے نہ آتا کبھی تو نے کہا سب سامان کسی کا خوب ہی دیا جان ستا مجھے پروا نہ سان ہر شب جانا رخصتا ہر نہیں دل کا گانا
--	--

غزل ۷۹

کیوں ملنا کلمہ سے جاؤں ہر دل فہوس دل جس نے عالم کو کیا ہر قتل میرے دیکھتے کس پر ہی روئے چھاپا دل مرا لٹا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نہیٹ بیرحم ہے دیکھ کر ان ماہ رویوں کو ہوا مجھ سے جدا کس کجاوچوں کمان خوشیوں نکل لٹا نہیں	کھینچتا ہی کیا جفا دل ہرے دل فہوس دل اُس شکر سے ملاؤں ہرے دل فہوس دل خوشتر تھا ہوں کیا ہوا دل ہرے دل فہوس دل کیوں ہوا تھا بادل ہرے دل فہوس دل کس طرح سے ہم کیا دل ہرے دل فہوس دل کیا ہوا تا بان ملاؤں ہرے دل فہوس دل
--	---

غزل ۸۰

<p>دکھائے داغ دل نے گلستانِ نئے جو رستہ ان سے مجھ کو اتنی بچاؤ دیر و حرم میں کوئی نہیں تیسری راہ پر میں اتنا ہی جنون ترے ہاتھ نے تنگ چھان کس طرح ہو گزر دورِ جانان پاسے نیا نر</p>	<p>دکھائے داغ دل نے گلستانِ نئے پیدا ہوئے ہیں جان کے خوابان نئے کافر نے نئے ہیں مسلمان نئے لاؤں کہاں سے روزِ گرین نئے دربان نئے ہیں نگہبان نئے</p>
--	--

غزل ۸۱

<p>مرتا ہوں ترے عشق میں مشا خیرے ای باد صبا تو ہی یا اس شیخ سے کہنا اللہ بچاؤ مجھے اس آتشِ غم سے کس طرح بھلایا ہو مجھے پیاسے آبِ کبار کوچے میں ترے آنسو کی طاقت ہی نہیں یہ حال مراد کچھ کہتے ہیں حلاج الفت میں تری ناز میں بدنام ہوا ہوں</p>	<p>اب میرے دل زار کی ای یاد خیرے مرتا ہو کوئی جاں پس دیوار خیرے یا تو ہی ترس کھا کے مرے یاد خیرے مرتا ہو ترا طالب دیدار خیرے مرتا ہوں ظرا بر سر بازار خیرے بچتا ہو کہیں عشق کا بیار خیرے بیس ہی بہت اب یہ دل زار خیرے</p>
--	---

غزل ۸۲

<p>عشق کیا شو ہر کسی کا دل سے پوچھا چاہیے کیا لڑنے میں مزا ہو قتل ہو پیارے کے ہاتھ جس نے اس کا زخم کھایا ہوا سے معلوم ہو ان سے ملنے کی کوئی تدبیر اب بنتی نہیں آہ و نال کی حقیقت دیکھتا ہوں بھر میں</p>	<p>کس طرح جانا ہو دل میل سے پوچھا چاہیے اس کی لذت کو کسی پہل سے پوچھا چاہیے تیغِ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے طرح ملنے کی کسی واسل سے پوچھا چاہیے کیا گزرتی ہوگی تابانِ دل سے پوچھا چاہیے</p>
---	---

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہم نے خبر داری سے حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر نیٹھے ہم پہ باطن میں جفا غیروں پہ ظاہر میں جفا ناز و خط زلف واد اچشم و مژدہ اور بار بار سور میں آج چلیٹ اپنے منہ سے طبعاً	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے جان کے بوجھ کے پہچان کے ہشیاری سے یہ تو ایسے نچلی شرط و مست داری سے سب کے سب دشمن قاتل ہیں مگر باری سے نیند آتی ہے شب بھر کی بیاری سے
--	--

غزل ۸۴

کیا بلا ہے میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے تھے کوئی چشم و فاقہ بہر مجلس پہلے کس لیے منہ جو منہ بات کرنا ہم سے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہے مری جان تم کو حسرت کو	مار ڈالے گی غرض ہم کو ملکائی آپ کی خلق میں مشہور ہے گی بے وفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی ہم سے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اب تلک ہم نے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی
---	--

غزل ۸۵

تنہا سیر گلشن کی مجھے صبا رہا باقی ہے لو دامن سے گرد مویا تو کیا لیکن قیامت تک جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہے اور نہ غنچہ ہے نہ تو ہو ہے جگر میں اور نہ آنسو آنکھ میں میری لقاب جن میں نہ سے اٹھا دو اپنے لیے	نظر قیض ظالم ہیں منہ نہ یاد باقی ہے ہمارا خون تری گردن پہ اچھلا باقی ہے جن میں بلبلوں کی ہر طرت فریاد باقی ہے مگر خون محبت دل میں اسی صیاد باقی ہے کہ تیرے دید کی ہم کو مبارک کیا باقی ہے
--	---

غزل ۸۶

مرا جانا جون ترے ہجر کے مارے آئے آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مہین ہو چکین پھر کے ہوئے اغیاروں میں	موسے جانی مرے دلیر مرے پیارے آئے شوق میں تیرے کے جاؤ گا آئے آئے ایک دن رات کو جہان ہمارے آئے
---	--

یاد کر کے وہ ترا چاند سا نکھڑا پر نور
نور میناب ہوا زبکہ جسدائی سے تری
میٹھا لٹکا ہون فلک پر کے ستارے آسے
رشتک خورشید مرے مامکے پیارے آسے

غزل ۸۷

حسن جی چندے صنم آخر نزان ہو جائیگا
دولت جو بن جو تو نے ایک پللی جی صنم
ایک بوسہ ہم نے مانگا رات بھر تم سے ہی
چاند سا نکھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم
تیرا مڑھان کے نہ مارو بانگی خنوں سے مجھے
زلزلت بچان کے تری ہن سیکڑوں مائے پرے
بیاغ میں ننگے نہ بیٹھو تم صنم میناب ہو
آبداری کیا ہی تیرے گوہر وندان پر
دیکھ کر چین چین زہرہ بھی بس روپوش ہو
پان کی لالی ترے ہونٹوں پہ کرتی جی صنم
جب گلے ملنے کا تیرے عیان آدیکھا مجھے
سخت کوئی چھوڑ دے میں تو ہوں عاشق مقصود
عشق صادق خوب بنمایا کن میں مضا علی

آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پتہ پائیگا
یہ مسافر جو سرا کا پاس نہ رہ جائیگا
جب کہا یہ ہی کہا ٹھہر دو کوئی آجائیگا
جان اس کی جائیگی جو دام میں پھنس جائیگا
دل چھدا ہو دیکھ لے اندر جگر چھدا جائیگا
تجربہ رو سے بھلا کیونکر کلا کٹا لے گا
چاندنی پڑ جائیگی میسلا بدن ہو جائیگا
دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کسا جائیگا
مست آدم کو دیکھنا خورشید بھی چپ جائیگا
اس لب زلگین سے لعل میں سحر مائیگا
اس دل مضطر کو بس تو پائیگا رلوائیگا
کالیان وینے میں تھک کر کیا مزا ل جائیگا
ان بتوں میں ڈھونڈ لے تجھ کو خدال جائیگا

غزل ۸۸

نہ چیرو دہن دل دکھائے ہوئے ہیں
سنبھالے سے پیارے سنبھلے نہیں دل
نہ اس قدر قربہ تکلیف ہم کو
دروغ کس طرح تو پون بھلا میں

جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں
کہہ ہی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں
ترے گھر میں مہمان آنے ہوئے ہیں
وہ زانو سے سینہ دبا لے ہوئے ہیں

مزار شہیدان پست تل یہ بولا گلہ بخت سے جو نہ مشکوہ فلک سے یہ کیوں خوف بھکو ہر اک بات کا ہر	یہ سب گھر ہائے بسا سکے ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستارے جو ہیں درد کو جسے تیردی آگے ہوئے ہیں
---	---

غزل ۸۹

حیران ہوں ایک دل کو گلاؤں کمان کمان ایسی لٹی ہو یا رک نہ بھنے کی اب نسین ہر جانی ہو وہ اس کو بھلا پوچھتے ہو کیا دنیا و ماقبت کا مجھے خوف کچھ نہیں و آرت یہ زلف کس طرح زنجیر ہو گئی	اس ناؤں کو لیکے میں جاؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی میں بھلاؤں کمان کمان جولا مکان ہو اس کو بتاؤں کمان کمان بگڑی ہو ہر جگہ میں بناؤں کمان کمان اب جان و دل پھنسا چڑاؤں کمان کمان
--	--

غزل ۹۰

نہ کھتے ہم یہ ستم کیجے گا حسینوں پہ لاکھوں ہی مرتے ہیں صاحب سبقت یاد آئیں گی میری وفا میں نہ چھٹ جائیگی یاں پر و کی مندی سپر کر دیا ہے حسینہ سپاہی سے	بڑا حرکت کو کم کیجے گا نہ اس کا ذرا دل میں غم کیجے گا کسی اور پر جب ستم کیجے گا جو تکلیف آگد و قدم کیجے گا سو دکھیں کمان تک ستم کیجے گا
---	---

غزل ۹۱

نہیں عرصہ چلے جانا بس اتنی ہیر دم لیلو تھامے ساتھ یوں ہیں ہوں نچھڑو قافلے والو چلے جانا چلے جانا نہ روکین گے نہ روکین گے لو تک اپنی اسے یا روین ہاتھوں ہاتھ چاٹیں دل اپنا بچھا ہوں اسے حسینا ایک بوسے پر	صل جائے دو دم تن سے جو روکین ہیر دم لیلو بڑے جاؤ نہ یوں آگے بھٹے جاتے ہیں ہم لیلو گھڑی بھر تو ذرا ٹھہرا بھی آئے ہو دم لیلو جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیلو تھیں لینا جو کر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو
--	--

کے اور سر ہاں لگا دیا

غزل ۹۲

<p>مجھے لعل اسی جا رہا جان بیدار و جانی ہے پڑا بیکل نہیں ہر کل کسی کروٹ کسی پہلو تب دوری سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہے تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہے مثل آکے منو ہر دور سرا جگ میں نہیں دیکھا</p>	<p>ارے پھر کیا بھر دسا ہے یہ دودن کی جوانی ہے بنا اُس جانی کے جینا و بال زندگانی ہے مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہے اسے تکلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہے یقین ہے ہم کو اس میں صاف نور حق نہانی ہے</p>
--	---

غزل ۹۳

<p>دیکھ ہر رنگ میں ہر ذرہ میں جلو اُسکا غیر کو چاہیگا کب چاہئے والا اُسکا غافل و دیدہ دل وا ہو تو آجائے نظر بند آنکھوں کو کرے دل میں دکھائی دیکھا دل زمانہ سے اٹھایا رکھو میں بٹھا ہر دم عالم میں جو سب دم کے یکے دنی دل مرادیدہ مرا سینہ پر داغ مرا آج کل سے نہیں عشق مانی رکھے ہیں نطق اپنی پتہ نہا پس از مرگ تری</p>	<p>ہر تاشے میں ہر در پر وہ تاشا اُسکا ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اُسکا اُسکا سیر میں میر تاشے میں تاشا اُسکا طور پر جائے نہ مشتاقی تجلی اُس کا بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تاشا اُس کا چمن و مہر میں یہ رنگ ہے سا اُسکا بلبل اُسکا ہے چمن اُسکا ہے دریا اُسکا ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں کد اُسکا قبر میں کام کرے شمع کا جلو اُس کا</p>
---	---

غزل ۹۴

<p>رابطہ غیروں سے بڑھا ہے ہم سے کم ہو جائیگا گرم ہوگا جب جوانی میں ترا بازار حسن دلزبانی کی چلیگا چال جب تو ناز سے یہ علاوت بخش ہے آید دم شمشیر یار</p>	<p>آنا جانا کیا ہے وعدہ بھی قسم ہو جائیگا ایک بوسہ رخ کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا نقش تیرا ہے صنم نقش قدم ہو جائیگا کھل کے لب زخم جگر کا پھر ہنس ہو جائیگا</p>
--	--

اپنا کوٹا پن اگر تقدیر دکھائے گی نطق | فلس ماہی ہا تھ میں اگر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گر میں کوئی تو پتا نہیں ہا	مگر ٹھنڈے ٹھنڈے چپے تماشا نہیں ہا
موشر کا دن ہر وعدہ منہ و نہیں ہا	اب منہ دکھائیے کوئی جیسہ نہیں ہا
کس وقت کے وعدہ سے منہ نہ بکھو میں	کب بچیس سے یہ جام چھلکتا نہیں ہا
پہلی بھگوا شمع میں دل ہاتھ سے گیا	بھر دو سری نظریں کلیب نہیں ہا
تالے بست کیے نہ اُسے کچھ خبر ہوئی	اب آہ پر بھی آہ بھروسہ نہیں ہا
بائس بات پر میں مڑتا ہوں نہ کر کینگے	ہر جہاں ہمارا چاہنے والا نہیں ہا
سجور میں دل بست کے لیے نالہ زاریاں	اے نطق تکو خوف خدا کیا نہیں ہا

غزل ۹۶

اے ستمگارت مجھے عذر ستم کیا ہوگا	جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا
جاؤ لیجاؤ جن دل کا کچھ افسوس نہیں	جب ہمارے ہوا کب وہ تھا را ہوگا
تم بھی چاہو گے تو بنو جائیگی الفت ہے	دور تک اپنے کچھ شوق میں کب ہوگا
کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیداد	نازی ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا
موت دم دیکھتے تھے کہ بچے میں لائی ہوگی	آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا
مار رکھیں مجھے غمزدوں سے تو کچھ صبرین	نطق وہ جانتے ہیں نام فنا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقدر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی	بھروسہ آہ پر تھا آہ وہ بھی نار سنا نکلی
خضب ہر الفتِ خل لب جان بخش نے مارا	ہمارے حق میں بس کی گانٹھ یہ جب شفا نکلی
شب وصل صدم ہر کان زاہد کھولے دیتا ہوں	و باد دھچکا گلا آواز گر منہ سے فوراً نکلی
بقا اُس کے لئے ہر جو فنا جو ذاتِ مطلق میں	حباب بھر حب ٹوٹا تو اُس سے یہ صد نکلی

نوزان نے لالہ دگل کو ملایا ہاے مٹی میں

اڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا کی

غزل ۹۸

معدن کی جو اے وصال باقی ہو
زوال حسن نے تم کو بے طرح لوٹا
یسا جو بس کیس کیس گنت کیوں ہو
بھلا بیگم مسرت یہاں وطن والو
ہماری خاک کے ذریعے عین عرش کے تارے
برا ہونشہ کے کا نخل ہوں یارے نطق

میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہو
وہ رنگ روپ نہ وہ چال مل باقی ہو
ذرا سی بات کا اب تک سلال باقی ہو
کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہو
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہو
حضور یوسف ہوا القبال باقی ہو

غزل ۹۹

گناہ نہ دے جھگڑے کو یا تو باقی
ہمارے بھول اٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلہ
نقا ہو سب کے لئے اس جان فانی میں
جو قتل کرتا ہو صیاد میرے کھولے پر
کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ دل دینگے
لو آج دل کے سبب اس کو بھی ڈوب بیٹھے
کنوئین میں قید ہوے جب کہ حضرت پست

رکے نہ ہاتھ ابھی ہو رنگ گلہ باقی
ابھی تلک ہو محبت کی اس میں بوباقی
تو بھینی بھینی مینون رہی ہے بوباقی
یہ رشک ہو کہ اکیلا رہے گا تو باقی
کہ وہ تجھ سے تڑپنے کی آرزو باقی
اب اس میں آپ کو کیا ہیلگی گفتگو باقی
ذرا ہماری رہی تھی جو آبرو باقی
رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدمی رہی
کیا خدا سے اس گمراہی جلاؤ کو حاصل ہوئی
حاصل دل میں وہ بیان اس شوخ سے چن گیا

بننے بنے خلد میں قیسر آدمی رہی
ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شیر آدمی رہی
مسکرا کر رہ گیا اقتدر آدمی رہی

لیکنے نقشہ جو بیٹھا اس بیت مدحوش کا
وصل کا ویرہ نگہ راتھا کہ شب آخر ہوئی
دست مانی کا نپ اٹھا تصویر آدمی رنگینی +
آرزو جو دل میں تھی اسی سر آدمی رنگینی

غزل ۱۰۱

ہو نہ اگر بار خط بچون میں ہر بار خط
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سو فاقہ ہر
آنکھوں کی تویر ہو یا خطا تقدیر ہو
خطا میں نہ تو دیر کر مجھ نہ اندھیمہ کر
بات نہ بڑھ کر لگا اس کے برابر لگا
کبچے نہ فاصد کو تنگ قدر وہاں ٹھنک
اسنے لکھوں یا خط لینے نہ دین یا خط
نصف طاقت ہو بھیجے اے یا خط
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پاسے یا خط
میں تو الٹ پھیر کر دیتا ہوں ہوا بار خط
ہو جو گلے پر لگا قاتل خونخوار خط
ختم ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں سیکار خط

غزل ۱۰۲

خل سے گل جاہر ہیں تمہارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گن لگ جاتا
آسمان سر پہ اٹھا پیتے کہ ہزار بے
اس میں کیا شک ہو ہمیشہ کو تو قرآن آیا
کدے کدے کہیں لکھن تیرے ہونٹوں کا شمار
کبچے دن کو دیکھاتے ہیں یہ تارے عارض
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بے عارض
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض
چوم لے چوم لے اے قدر ہمارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہو عرش پر وہی فرشتہ پر کوئی خاص اس کا مکان نہیں
وہ بیان بھی جو وہ وہاں بھی جو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہیں صاف کدے تو وہاں نہیں
تیرے لب نہیں کہ وہاں نہیں کہ وہاں تیرے زبان نہیں
میں وہ سر دباغ و جو ہون میں وہ گل ہوں شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے سبج باؤ حسن ان نہیں
 مرا ایک دل تھا وہ سرد ہو کر کسے اب دماغ ہوا وہ کا
 کہ ہوا جو کب سے چراغ گل میں وہ جل بھیا کہ دھواں نہیں
 جو اٹھے تو سپہا بھار کر جو چلے تو ٹھوکر بن مار کر
 نئے آپ ہی تو جوان کوئی کیا جان میں جوان نہیں
 یہ کہ مہر گیا مر قاتلہ یازمین پھٹ کے سا گیا
 زخماں اٹھا نہ جس بجا کہین نقش پا کا نشان نہیں
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا
 کہ عجیب حال ہو گو گو وہ نہان نہیں وہ عیاں نہیں
 ترا قسرتا تجسیم ہو ترا جسم دار نسیم ہو
 یہ فقط ہیں قصہ کمانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں
 مرادم الجہتا ہو واعظونہ سنو گھا لاکھ بکا کر د
 نہیں جس قدر کہ جنون ہو مجھے اُس قدر خفقان نہیں
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب دروز اسی سے وصال تھا
 مجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں
 جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا
 کو الہذر تو حذر نہیں کو الالامان تو امان نہیں
 وہ زبانِ خنجر صبر ہوں کہ دہان میں جس کے سخن نہیں
 وہ دہان زخم مال ہوں کہ دہن میں جس کے زبان نہیں
 انکو قدر اپنے نہ جان دو اسی جان ہو تو جان ہے
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا کہ میں اسی میں نہیں

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کر دو تم
 ایک امرشیں خدا کا پایہ ذرا تو خوفِ خدا کر دو تم
 زمانہ الٹا ہو گیا کر دو تم بد احوال ہو ادا کر دو تم
 وفا کرین ہم جفا کر دو تم دعا کرین ہم دعا کر دو تم
 ہمیں نے پہلے گلا گٹا یا چین نے قاتل قہیں بنایا
 چین نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کر دو تم
 ابھی کفن مروے پھاڑ ڈالین ابھی مزاروں سے نکالین
 ابھی جو عمر کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کر دو تم
 بناؤ ہو گا اسی میں باہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم
 کرین تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہم سے شرم و جا کر دو تم
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کیا نکار دہ اٹھاؤ گونگٹ
 لپٹ بھی جاؤ گئے سے جھٹ پٹ بہت نہ غم کیا کر دو تم
 بہت نہ بہکے ہوئے رہو تم بھنے ہو اب جو تو پھر سو تم
 جو بوسہ لے لوں تو کیا کہو تم گلے لگاؤں تو کیا کر دو تم
 بجائے بجا برا گھلا تھا تھا را اس میں تصور کیا تھا
 پیسری تقدیر میں لگا کر بھپے جو رو جفا کر دو تم
 تباہ اسے قدر کیا کیا تھا یہی تیرے عاشقی کا
 غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ پھر کر دو تم

غزل ۱۰۵

آج ہم نے لب جانان دیکھا | اے خضر چشمہ جوان دیکھا

پہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا کی نگر چشم فتنائے جس دم بادشاہی کی تمنا نہ رہی نغمہ سے اوج وطن ہو کے جدا گر پڑی برق جو ہم تڑپے وزیر	دختم رحلت یاران دیکھا اپنے گھر آپ کو جہان دیکھا جب سوے گورنیاں دیکھا صدائے شام غریبان دیکھا روئے تو ابرو گریان دیکھا
---	--

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کہ تم سے ہر مجھے اٹھا رکب یہ در پڑے بھی کہیں رکتے ہیں بے رو کے جسے یار ہو یا حور ہو نزدیک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا ظلم میں آسمان طمچائے پر ہرگز نہیں ٹلنے کا قدر	پھر تو متع پاکے میں نے بھی کہا ای بار کب اشک تھمتے ہیں بھلا اسی بار بے دیدار کب بند رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یاروں کو دکھلاؤ گئے تم دھار کب ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہیرا یار کب
---	--

غزل ۱۰۷

جانیے کیا کوچہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا ہیں مجھ کو جو زباں پر اے براہین صاف ہیں احباب کے دل قدر	ایک ہی روزن نہیں دیوار میں مر گئے گھر حشر دیدار میں گر پڑے ہم ایک ہی تلوار میں بانہ دوں سبھ قریٰ نزار میں رہتا ہی وہ آئینہ بازار میں
--	--

غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں کلیں اس خستہ تن کی ڈریان ہائے فیصلہ بباری اور یہ کنج نفس کیا عجب تاثیر دکھائے اگر باد مراد	چویشوں نے کھائیں ہوئی کوہ کن کی ڈریان سوکھ کر کاٹا ہو میں بلبل کے تن کی ڈریان صور متا زبول اٹھیں اہل سخن کی ڈریان
--	---

بچ دے دے کہ خدا کا فرکو بھی دیتا ہوں بعد مرنے کے جو اسے قدر یہ بارگشاہ	جل کے گنگا دیکھتی ہیں برہمن کی بڑیاں ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی سن کی بڑیاں
---	---

غزل ۱۰۹

لیٹ گئے مرے سینہ سے مرانی کی نہ رحم آیا اسے میرے حال پر ہرگز نہ نہ کی کھائی نہ لی تھنے لن ترانی کی ہاے یار کا تیرا بھین بھینا میں کیا کہوں کہ وہ سن کو ضرور دیکھو چکا	یہ سب مانگ تھی اٹھی ہوئی جوانی کی اگرچہ بار بار مستریر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی بچھڑے نہ پہلوانی کی رکانہ حلق پہ کیا بات اسکے پانی کی صدابھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی
---	---

غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے صدوی سال سلامت ہے باسن و امان وہ بھی دن آئے جو سہا بندے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خار کھاتے رہیں کجخت جو دشمن ہوں سرور	آج شہزادے کا دیدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی باز ادا مبارک ہوئے سب خوشی سے کہیں ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ دلدادہ مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
---	---

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جنت کی لگی ٹٹو کر جو پاسے دلریا کی صبا نے اسکے کوچے سے اڑا کے وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات وہ حال یا اسے دونا ہوا عشق ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہر	تلاشی کی ارے ظالم تو کہا کی میںوں تک مری تربت ہلا کی خدا جانے چارسی خاک کیا کی ہنگامہ شوق کام اپنا کیسا کی مرض بڑھا گیا جیون جیون دوا کی کے دیتی جو شوخی نقش پا کی
---	---

کما میں کیا کروں مرضی حسد کی	کماں سے اب مرنے ہو موت
غزل ۱۱۲	
<p>دشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے فطرتِ دشت سے بیاں بیٹن بھول گئے غصہ و دوش و خرو و جھٹ و فتن بھول گئے یا کہ دھبے وہ سیاہی عہد شکن بھول گئے بھپ پستون کو لے دیکھ بھن بھول گئے سہل و یا قوت بدخشان دین بھول گئے اسکے آتے ہی گریخ و سخن بھول گئے</p>	<p>ایسے گل کھلے بدن پر کہ چمن بھول گئے داغِ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے دیکھتے ہی رخ و لہار کا جلوہ واضح یاد میں تھک جوتھے ہنسے کیے قول و قرار جلوہ فرما جو ہوا دیر میں وہ سب بخدا دیکھ کر اس کلب سہل کی لالی دل سے گو بہت درد و جدائی کے سے تھے ہنسے</p>
غزل ۱۱۳	
<p>کیا غیرت گلزار ہی صحرائے مدینہ مرجاؤ بھگا کہہ کے یہی ہاے مدینہ ہم دور نہ کچھ دور ہے اسی مدینہ موسیٰ کو دکھائیں گے تماشا سے مدینہ کیا غیرت فردوس ہی صحرائے مدینہ سو جان سے جو نہیں ملیل شیدائے مدینہ ہاتھ آئے اگر دامن صحرائے مدینہ لجاؤں نہ دیا سے تنہا سے مدینہ</p>	<p>میل سے فروں تر ہو تنہا سے مدینہ دکھلا دے مدینہ بھگے مولا سے مدینہ اے لطیف کو کس لطیف جو مولا سے مدینہ سحرِ بجلی ہی ہر اک کو چپ و بازار آہوے حرم ہی نظرِ حور سے خوش چشم نے خواہش فردوس نہ پر دایم ہی کیا گلشن ایجاد ہی دیکھن نہ سے غلہ اے لطیف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہی</p>
غزل ۱۱۴	
<p>دل تڑپتا ہی حبیبِ کبریا کے واسطے اچھوڑا سہل تو سے دھت و دھتا کیواسطے</p>	<p>اے فلک پہل مدینہ کو خدا کے واسطے لائے یہ بندہ کمان سے حق تعالیٰ کی زبان</p>

<p>بارغ میں جا کر پڑھا جب سحر اچھر پرورد بارگاہِ احمدیہ میں ہر وہ دارالشفق سُجھ لیا ہے جیسے تم کو رحمتِ عالمین بسمِ احمد کے نکرنا راز کو افشا کسین</p>	<p>کھل گئے پتھون کے منہ صلی علی کے واسطے آئینے جیسے جہان اپنی دوا کے واسطے کس قدر بیباک ہیں حامی خطا کے واسطے بند کرادی لطف منہ اپنا خدا کے واسطے</p>
--	---

غزل ۱۱۳

<p>بھروسہ ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت ہوا ہو جب سے دل نائل گل رخسار حضرت پر حصولِ مقصد کو نینِ عشقِ ذاتِ عالی ہے جگر ہو اُس کی یادِ مصحفِ عارضِ مینِ سیارہ بٹی کے ہر کا غمِ حشر و عشرت سے زیادہ ہو مدینہ کی گردانی بادشاہی سے زیادہ ہے</p>	<p>نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرف رکھنا ہی ہر داغِ جگر گلما سے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ کہنے اس محبت پر تزوہ آیتِ رحمت ہی جسکی پاک صورت پر ہزاروں میلِ بیانِ قرآن میں اک ساعت کی نفرت پر چلو ای لطف یا نہ خاک ڈالو اس ریاست پر</p>
--	--

غزل ۱۱۴

<p>کوئی اُس کو ادھر لایا تو ہوتا تو فاصد کچھ ناس سے کہہ سکا ہے دل زخمی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹا وہ رشک جو بیان کس طرح آتا تراپ اس پہنچ نہ لے کہے صبر</p>	<p>ہمارا حال دکھ لایا تو ہوتا مرا پیغام ہو پنجب لایا تو ہوتا یہ شکر یا رنجب لایا تو ہوتا قصور اپنا میں نجب لایا تو ہوتا کسی صورت سے بہلا یا تو ہوتا</p>
---	---

غزل ۱۱۵

<p>دلِ نادان مجھے بہکا رہا ہے کیا شاید کسی نے یاد مجھ کو جو آنا ہو تو جلد آؤ سبھا</p>	<p>نسون عشق مجھ پر سکھار رہا ہے کہ یہ دل میں طبعِ گھبرا رہا ہے لیون پر دم ہمارے آ رہا ہے</p>
---	--

وہ زلفین شام سے بٹھا رہا ہے ارے قاتل کو کیا دھمکا رہا ہے	ہلا دیکھیں یہ کس کے سر پہ آئے میں تیری تیغ کا دم بھر رہا ہوں
غزل ۱۱۸	
تیرا بیار بیل نیم جان ہے محب بید رو پارو باغبان ہے خدا جانے وہ ہر جا کی گمان ہے طین کیونکر مدد سارا جان ہے شہید ناز کی تربت کسان ہے	خبر لے اے میرا تو کسان ہے کبھی ستا نہیں منہ یا بیل نہیں مٹا ہین اس کا ٹھکانا اگرچہ غلبہ الفت ہے از حد بے پھرتی ہے بیل جو بیخین گل
غزل ۱۱۹	
دل کی شب ہو چکی رخصت ہوئے لگا غم باقی جب کہا وقف ہوئے لگا بوسے بیشک عزیزین سے ہو ہوئے لگا جانب ملک دم کا سفر ہوئے لگا اب جدائی سے مجھ کا اثر ہوئے لگا	کتاب روز عشر جلوہ گر ہوئے لگا خام سے مرو ہو کر شکستہ ہوئے لگا بارہنڈل سے حق آیا جبین یار پر ایک دو مہینے یہاں دم آخر تو آ پاس پہنچا شہیدی کو تیرا لکھیا
غزل ۱۲۰	
وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظر نہیں میری سائے ہوئے ہیں دعا ہے سے بچاؤ پرائے ہوئے ہیں کر بن کیا کرتیرے ستائے ہوئے ہیں کہ قہر کے دکھائے ہوئے ہیں	وہ محفل میں تشریف لائے ہوئے ہیں نہاد ہو شتاق ویدار جن کا دل دودن گئے دونوں ہمراہ جن کے بجز دیکھ دل کو نہیں چین میرے نہیں دغم دل ہو گئے اپنے پرانے
غزل ۱۲۱	

کیسا ملا تیری آشنائی میں راہ در رسم وقادہ کیا جانے کج خرامی روش ہر خوبوں کی خار و خس چوستے ہیں اُنکے قدم بے طرح زنجیر عکس زلفت پڑا شاہ ہوتے ہیں پاسے بوس گدا ناحق اُس بت کی دہنی میں تراب	عمر آئندہ ہوئی جسد الی میں مقرب ہو جو بیہوشائی میں خوشستانی ہر کج ادائی میں خوش ہر مجنون برہنہ پائی میں تیرگی چھائی روشنائی میں ہر عجب سلطنت گدائی میں لگ گیا داغ پارسائی میں
---	---

غزل ۱۲۲

ہمارائی ہر بھروسے بادۂ گلگون سے پیانہ اُسی رشک پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ بچے کیونکر بے گناہ اس پری پیکر کے یارانہ مجھے اہلے کیونکر تری محفل میں جاتانہ غزال دشت بدلے دیکھ کر مجھوں کی مہلت کو ہمارے سدا ورتھارے عشق کا چہرہ شہزادین گذر یارب گلستان میں ہوا ہر کس شرابی کا ظفر وہ زار پیرد کی جوحی سے بہتر ہے	رہے لاطون برس آباد ساقی تیرا میخانہ ادا جس کی ہر بانگی ترھی چون چال مستانہ وہ بے پروا میں سودا کی وہ سنگین دل میں دیوانہ مری صورت فقیرانہ ترا در بار شامانہ یہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آیا دویرانہ کوئی سنتا نہیں ایللی و مجھوں کا انسانہ کہ شاخیں جھومتی ہیں نالہ بلبلستانہ کسے گرد نہ زور دل سے اسے ہوستانہ
---	--

غزل ۱۲۳

جہاں آپ کو منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی ہیروت ہیں یہ سب مشوق دنیا کے وہی خشت کی باتیں ہیں وہی قضیہ اڑائی ہے ہر جان تم ہی سے پہلے پہل دل کو لگایا ہے	کئے تھے قول اور اقرار کیا جان کر پہلے اٹھاتے کون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کبھی ہر جو تھا آنکھوں پر پہلے کبھی چارہ نہیں ہم نے کسی کو عمر بھر پہلے
---	---

لیا کر نام جانے کا تو میری جان جا نیکی گناہے جان کیوں باقی لگاتے کیلے دل کو	سفر کرتے سے صاحب کے مرا ہو گا سفر پہنچے تھاری بیوفائی کی اگر جاتی جسہ پہنچے
--	--

غزل ۱۲۳

ہنگامہ قہر ہم پر آج بے قصیر پسر تی ہے نہیں تیرا قصور اس میں یہ سب ہو کیل قسمت کا منایت ہے خیال ای جان تھاری تیار کیا ترا وہ چاند سا کھڑا مری آنکھوں میں چھایا ہے تر تیا ہو رفیع الدین ترے ای جان قصور میں	کسی کا بس نہیں چلتا ہے جب تقدیر پھرتی ہے بلٹی پہلی جب قسمت نہیں تو میر پسر تی ہے مری آنکھوں میں ای ظالم تری تصور پھرتی ہے تری صورت کو ایجان ڈھونڈتی تو میر پھرتی ہے مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہے
---	--

غزل ۱۲۵

ای رشک پری دل کا جلا مانہیں اچھا خشب نونی کرتے ہیں میں وقا ہوں محبت دکھلا کے مجھے ماہ لقا چاند سا چہرہ اخیا کی محبت سے حذر چاہیے ظالم موتوں کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہے	ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا عاشق کو صنم اپنے رُلا مانہیں اچھا اس وقت مرے پاس سے جا نہیں اچھا یہ لوگ نہ بے ہیں یہ زمانا نہیں اچھا بیل یہ ترا شور محب مانہیں اچھا
--	--

غزل ۱۲۶

تلاش یار میں ہو رہتا دل نہو تا زلفت پر گریہ خدا دل اسی کے ہجر میں روتا ہوں دن رات عجیبی قیامت تک محبت نہو تا واسطی یہ سوز غم میں	یہ پھرتا ہو چھو جا محب دل تو کیوں ہوتا بلا میں مبتلا دل کہ جس نے غبتے غبتے لے لیا دل مبارک ہو تھیں صاحب مراد دل جو ہوتا میرے پہلو میں مراد دل
--	---

غزل ۱۲۷

کوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئین کے تو کیا مرنے نہ دینگے شہیدِ قسطنطنیہ مر کر بھی جان پر سب ہی پائے قسمت کی سند الی چلو سب مل کے اُن کو دیکھو آئین	محبت چارون ہو جیتے جی کی سببِ ہوا و ہوا کی دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی کھلنے پانی کچھ حسرت نہ جی کی ہر ہی حالت پر اس دم واپس کی
--	--

غزل ۱۲۸

گدگد یوں پیر میں اُس کا نہ کرتا زمین میں آقا ملکوں میں پھر تا جو ہوتین قابل دیدار آنکھیں اٹھاتا بارِ الفت کون سر بر نوتا و اسٹی گر عشق نہ پسان	میں سچ ہو کر مرنے کیا نہ کرتا نہ ملے تم تو میں کیسے کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر مجھ کو حسدِ پیدائ نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکا نہ کرتا
--	---

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیوں قدر منہ پیٹے ذرا تباؤ تو حالِ دل کا
 دندہ سے بولہ دہرے کیلو کے گا کیونکر مالِ دل کا
 نہ تیغِ ابرو کا ہم کو ڈر ہو نہ تیرے مرگان کا کچھ خطر ہے
 ہمیشہ سینہ بیان سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکالِ دل کا
 میں مان سے گستاخ ہو گا جسم تو پہے مانگوں لب کا بوسہ
 وہ مجھے بے شرم ہو گئے جسم تو پہلے چوکا سوالِ دل کا
 وہ زلفِ پیچان سے اڑ چلا تھا تو پٹ پٹ کر پھر لک کر
 یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ نہیں گیا بالِ دل کا
 ہو دل کو تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یاد اس کی

ہو اُس کو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
 تھاری زلفیں لٹک رہی ہیں جوان میں ہوتا تو گر نہ پڑتا
 تم اپنا جوڑا تو کول ڈالو اسی میں ہو احتساب دل کا
 پھر ہیں وہ ہم سے غیر بہر ہم آئے اسے قدر میں کدر
 ہوں بہان میں نہ قطع دلبر انھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

شب ہجران کی طولانی نہ پوچھو حقیقت کیا تباہوں چشمِ غم کی بھٹکتے ہی نہیں پاتے ہیں مگر سے بچا یا لاکھ پرچس ہی گیا دل برت کبہ مست از حزن سے	جو گزری ہر مرے جانی نہ پوچھو ہوا جاتا ہر دل پانی نہ پوچھو عزیزوں کی کب سالی نہ پوچھو دل نادان کی نادانی نہ پوچھو کوئی حال پریشانی نہ پوچھو
---	--

غزل ۱۳۱

روٹے ہیں ہم سے آج انھیں ہم سنائینگے شکر خدا جازے پر میرے وہ آئیں گے بالے ہمارے یوہن اگر سر اٹھائیں گے جس دن ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائینگے ہم سے خدا نخواستہ وہ گرجہ ہا ہا اے دل ہون میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے بہت پہلوئیں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر دیکھا ہو ہم نے چاہ ذوق رات خواب میں گرا نکو ان کی بھر گئی اپنا بھی دل بھلا	گر کر کے ختمین انھیں گھر لے کے آئینگے اس ابرو سے خاک میں ہم کو ملائینگے سن لینا تم کہ عرض معطل بلائینگے کیا کیا نہ پھر رقیب پر سب بخ کی کھائینگے پھر کس طرح فراق کے صدی اٹھائینگے اچھا کریں گے تجھ کو اگر وہ حسنائینگے کیونکر نہ اُس کو دیکھ کے ہم خار کھائینگے تعمیر ہو ہم کو کنوین وہ جھکائینگے اب بل کے اور سے نیا نقشہ جائینگے
--	--

<p>زلفوں کی طرح بیچ میں لائیں گے ہم کو بھی یہ خوف ہو کر ہوئے نہ عالم سیاہ آج اُس جگہ دن کے پھولوں کا زیور پہننے سے دن رات جب رقیبوں میں صحبت ہو آپ کی اخگر آئیں تو شوقِ ہر دل کے جلاسنے کا</p>	<p>یوہن بگڑ بگڑ کے اگر وہ بسائیں گے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپائیں گے یہ گل گیا کر کوئی نیا گل کھلائیں گے کاہیکو آپ ہسم کو بھلا پھر کھائیں گے کاہیکو میرے حال پر وہ رحم کھائیں گے</p>
--	--

غزل ۱۳۲

<p>و یا ربہ خدا نے کسکویں دیوں کو سے جانا کو چو آیا بلہ پر وہ گل تو گردون پر چہلی جہرت مری اس تو رفتاری سے ہر اک کو شکایت ہو طاگر خاک میں سب کو ترے کو چہ میں مانیتھے لیا تیری داد نے بوقت ہر شہر و ولایت کو بچھوڑا قتل سے نو نے کسی نہ سب کو اہو قاتل بگتھے کم ہیں رہتے ہیں ہم انہی چشم گریان سے شب چیل صنم میں یاد کر کس کسکو روتا ہوں ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مرے اس دردِ دل نے کر دیا شرمندہ حکمت سے</p>	<p>جان کو جنتِ المادی کو گمبہ کو گلستان کو فر کو مشتری کو زہرہ کو مریخ و کیوان کو رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو حلب کو روم کو رسی کو ختن کو چین و گنجان کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمند کو چین کو نیل کو چون کو عمان کو چین کو یخ کو عارض کو دہن کو اوڑنخلان کو صنوبر کو سمن کو سرود کو لالہ کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان اور لقمان کو</p>
---	--

غزل ۱۳۳

<p>صنابر ب کریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ قبلا ہویں جل جلیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو جو دشتِ نظارہ ہیں ہی آہ بھر کے گین پڑے یہ جو کتے کتب میں ہیں فضا سے غلط ہو محض اسی نقط</p>	<p>اگر اگر است بر یکم تو بھی کے تو کین سبلا اندوہ لہ ترانی او مری کی سن اپنی ہی کہتے ہی چلا اگر تری تجلی نور نے ہیں شل طور و یا حبلا جدہرا کھٹا ٹھا کے نظر کر دل نظر آویں بھکودہ پہلا</p>
--	---

نفاذ اور تکیا کھن دجہان میں کئی بھی فرق ہے جو خدا کے نور سے پر ہو کر محال دہر میں ہو خلا

غزل ۱۳۳

دل تڑپتا ہر صبح دشتام پڑا گوئیو سے تو نام عاشق کا جان سے ہو گا یہ بدن حسالی متابل بندگی نیست نہیں یار ایسا نہ پاؤں بکا فتدوی	یا الہی یہ کس سے کام پڑا اب تو منہ میں بیست کے نام پڑا جسم رہ جائے گا قسم پڑا کب ملے آگے یہ عسلا م پڑا دیکھ لیتا اگر اس کو کام پڑا
--	--

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کس نے کیا یار کیا ہم جو رہتے تھے سدا گوشہ تہائی میں آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدتے کل کنے لے آگ میں ڈالا تھا خیال اللہ کو کون منصور تھا وہ جس نے انا الحق بولا	اب مجھے پیار کیا کس نے کیا یار کیا سربازا ر کیا کس نے کیسا یار کیا عشق لہا ر کیا کس نے کیا یار کیا تار گلزار کیا کس نے کیا یار کیا برسبر داک کیا کس نے کیا یار کیا
--	--

غزل ۱۳۶

قد ترا سرور دان تھا مجھے معلوم تھا وہو پین غم کی حبش جی کو جلایا فہوس خاک تیرے قدم پاگ کی او ماہ جبین شب بچرت کے اندھیرے سے تہنگ آیا تھا یار نے ابرو سے رخگان سے مجھے صید کیا سب جگہ ڈھونڈ بھرا آسٹونہ پایا پرگز تین نے بھاتا تھا اُس یار کا جو نام و نشان	گلشن دل میں حیاں تھا مجھے معلوم تھا ہو کے سایہ میں مان تھا مجھے معلوم تھا سرمہ دیدہ جان تھا مجھے معلوم تھا مخ ترا نور نشان تھا مجھے معلوم تھا اُس کئے تیر دکان تھا مجھے معلوم تھا دل کے گوشہ میں بکھن تھا مجھے معلوم تھا وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم تھا
--	---

دل بیدل نے کہا تھا سوہاگ سراج کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

<p>عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا تجھے جس بزم میں زہار نہ دیکھا نہ سنا ہر ہون میں نے کبھی رو کلام واعظ عشق کی راہ میں نقش قدم دشواریں چشم دار ہتی ہیں اور گوش برآواز قدم</p>	<p>اس سے بچتا کوئی بیار نہ دیکھا نہ سنا ناچ اور راگ وہاں یار نہ دیکھا نہ سنا اسکے جز مصحف خسار نہ دیکھا نہ سنا گاہ بچنے دم دستار نہ دیکھا نہ سنا عاشقوں کو کبھی سیکار نہ دیکھا نہ سنا</p>
---	---

غزل ۱۳۸

<p>اے سجادہ نشین تھیں ہوا میرے بعد کیا عجب ہو جو اٹھے مرقدِ سیلی سے صدا تیرا دیکھو میرا ہر حسرت کو اسے دشتِ جنوں وہ ہوا خواہ جن ہوں کہ جن میں ہر صبح منہ پر رکھ دامن گل رو دینگے مرغانِ جن اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے لاشس بچ کر شہ کاکل کی کوئی ہلکا دو جا کے کندیلے کوئی خان کی زبانی اتنی</p>	<p>نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد شاید آجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد بہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد کون کھ لپکا مرے بند قبا میرے بعد یاد آو گی تجھے میری دفن میرے بعد تا نہوے کوئی مجھوس بلا میرے بعد اب نہیں آتے ہو پھر آؤ گے کیا میرے بعد</p>
--	---

غزل ۱۳۹

<p>جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوئے جانان چھوڑ کر کا دل غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا وصل جانان کس کی قسمت میں ہویش ہو دلا</p>	<p>بلبل نالان کہاں جانے گلستان چھوڑ کر خار تانے ہیں کہیں صحرایہ کا واماں چھوڑ کر جاتی ہر اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر</p>
---	--

<p>کب وہ انسان ہو جو مانگے حور انسان چھوڑ کر چل بسے ہن جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہن جس طرح سے شیر میدان چھوڑ کر مسجد دن میں بیٹھے اپنی اپنی دوکان چھوڑ کر</p>	<p>و انہی وصل جنت میں بھی مجھ کو یا رکھا + شکر لکھی پکرتی ہن ارواح سنگ شست سے ہا ہا کیونکر کروں میں ترک یہ دینا ہو وہ کوئے قاتل کو چلے وحشت میں یوں صحرایم ہر کیا کیا ناسخ و مبدل جو سارے نے فروش</p>
---	---

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق
 یہ قلق ہے کیسا کہ ہو ستم گئی جان پر نہ گیا مستحق
 کسی کے غرام کی یاد میں نہ خاک بھی یہ رہا قلق
 کہ زمین کو زلزلے آئے ہو جوتا دے مجھ کو زرا قلق
 جو ہم ہو حالت جان کی غرض اب تو جان پر آہنی +
 یہ خطاب مرگ ہے یا طیش خدا کا قرہ ہے یا قلق
 یہ کمان کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
 کوئی کیا ہے جو ہوا ایک ساشب و روز صبح و سہا قلق
 نہیں چاہ میری اگر انھیں نہیں راہ دل میں تو کیلے
 مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق
 حکم بجا رہے ہاتھ سے شب و روز ہون میں عذاب ہن
 ہے ہمیشہ ایک نئی طیش ہے مدام ایک نیا قلق
 کما جان لب لب ہون جو آئے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا
 ترے جینے کی مجھے کیا خوشی توے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ بیان نازع مرغ چمن نے اسے عذاب کیسا آج ہر دھوم اسیرانِ قفس آتے ہیں بخت بیدار اگر خواب میں جھک پاشے	اسی خدا کی کسی بندے کو تو آزار نہو نسانس لینے میں کوئی شخص گنہگار نہو مجھے ڈر ہے کہ خدا مجھ سے وہ دلازار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تائب قیامت بھی بیدار نہو
--	---

غزل ۱۴۲

ڈرتا ہوں جدا مجھے وہ دلازار نہو جاے و قنایو ہرگز دمری لاش کو یار و ساتی تو اسی جان کے مست کچھ مدحوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پری رو اسی موج مجھے خوف نہیں کیا دل وحشی	یہ زلف کی میری کہیں دشوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرا یا ر نہو جاے ایسا تو نشانی کہیں سرشار نہو جاے ایسا نہ کہیں تو سر بازار نہو جاے الفت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاے
--	--

غزل ۱۴۳

عشق ہر دام بلا زلف پریشان دے بھرمین دمار کے پھرنا ہر جگہ وہ دشت تیغ ابرو نے تری جھک کیسے ہر گھائل سیخ چہرے پہ جو کھاپان وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہر جگہ یہ سراپا فانی	راہ بھولا ہر یہ دل خضر بیابان دے پا پر پہنہ ہر مرا خاں سبیلان دے نیم نسل در ہون نجر مرگالان دے خون کرنے کو مرے خاک شیلان دے ہاتھ کھینچ میں نہیں چاک گریبان دے
--	---

غزل ۱۴۴

بتا دین ہم تھاے عارض و کامل کو کیا کچھ یہ کیا تشبیہ بیہودہ کیوں موزی سے نسبت دین نباتات دین سے اس کو کیا نسبت سدا ذالہ	اسے تو ساںپ کچھ اور اسے من ساںپ کا کچھ سمن عارض کو اور کامل کو سنبل کی جہان کچھ ہوا عارض کو اور کامل کو ہم کالی بلا کچھ
--	---

<p>غلا ہر ہو گئی تشبیہ بھی ایک طائر سے گھٹا اور برق کیا ہی کیوں گھٹا اگر اسکو نسبت دین جو کیے یہ فقط مقصد و تخی حضور و سکندر کی جو اس تشبیہ سے بھی دل خواں و دونوں پرانا جو تشبیہ پسند خاطر و الاغلو پھر حقیر ان ساری تشبیہوں کو رد کیے یہ کہتا ہوں</p>	<p>اسے برق اور اسے سادہ کی ہم کالی مٹانے اسے ظلمات اس کو چشتہ آب بستانے یہ بیضا اسے اور اس کو موسیٰ کا عصا بنانے اسے قندیل کعباس کو کعبہ کی روانے اسے وقت ناز صبح اور اسکو عشا بنانے سویا اس کو بنے اور اسے فوج و حنا بنانے</p>
---	---

غزل ۱۲۵

یہی کہتی تھی لی پر دہشتیں نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
 غم نہیں سوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز و ادا کی قسم
 اگر کا پایا جو ملی نے مجھ کوں کا جی کہا کیوں ہو خفا سے سر و سہی
 کہ زمین نے کسی سنگ بات بھی کی مجھے سیری ہی شرم و حیا کی قسم
 مرے گریہ سے جانے ہر صبر و سکون مے شکون سے بچکے ہو نظر کا خون
 ارے چین نہیں مجھے پیلے کھون مجھے اس تری مرد و وفا کی قسم
 شب چہرین شکون کا خون بہائے دیکھ کے رنگ شفق کا اڑا
 نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ حنا کی قسم
 ترے کشتہ غم کا ہر حال تیر ہی کہتو جو جانا ہو تیرا آدمہ
 مجھے قاصد و ج نیم و شب ہر کی سیری بچا کی قسم
 کبھی کتا تھا فیس غزالوں سے جا کو ناز و ادھر سے کدھر کو گیا
 کبھی کتا تھا تو ہی بتا دے صبا مجھے لیلیٰ کی زلف و دنا کی قسم
 کبھی ساغر و صل زمین نے پایا کبھی چاک جگر کو زمین نے سیا
 غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو ر و جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولوں کی بو نہ تو بیٹھا ہوں من کبھی برب جو
نہ تو بے کلی دل کی گئی کبھی کبھی پیدے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۳۶

مزا وصال صنم کا اٹھا بیگ پھر کب کیسی زلف کی جانب جو کھینچ رہا ہوں دل الو غیر ہو کیوں جوش پر عریدہ تر بتوں کے کچھ سے برخدا کھل اچھو دل انہل سے یان خط قسمت کی جانفش قدم وہ دم حسینہ کا بھڑا ہر چوٹی مری زینہ دکھایا زینت میں جسے نہ نہ امانت کو	ڈرا جو جسے وہ دل لگا بیگ پھر کیا بلائے تازہ مرے سر بلائے کچھ کر کیا کیسے عشق کا طوفان اٹھائے گا پھر کیا برہان جو بیٹھا ہر صدر اٹھا بیگ پھر کیا تھے ہوئے کو مقدر مٹائے گا پھر کیا جو خود مرے گا کسی کو جلا بیگ پھر کیا پس وصال وہ تربت پر آ بیگ پھر کیا
--	--

غزل ۱۳۷

یہی دل کو تعلق رہا زیر زمین نہ ہوے پہی رخ و الم سے چھٹے
جنہیں چھوڑتے تھے اگر دم نہ کبھی تا حشر غضب ہو وہ ہم سے چھٹے
کوسے پہی ہزار طرح کے بشر پہ نہ دل غم زلف مسنم سے چھٹے
چھٹ جلتے جواہری بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیوں رہیں مرنے کی خوشی کہ لحد میں فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایزد سے چھٹے ہر وقت کے رخ و الم سے چھٹے
صیاد کے جب پھندے میں پھنسے مرنے کا بھانا ہم نے کیا
بہم یہ بچھڑکنے کی ہر جگہ ہم دام میں اگر دم سے چھٹے
صحبت میں تن و جان کی اسے دل دینا کے مرنے سب مال تھے
کیا تفرقہ والا اجل نے بہم دم ہے چٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت مثل ہو کوئی نہیں شکل رہائی کی ++
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ گرفتار عدم سے چھٹے

غزل ۱۴۸

زلف میں پھنکے نہ مرغ دل مضطرب چھوٹے	کس طرح بال کے پھندے سے کہو تر چھوٹے
جان مضطرب کو بن اس سرور کے کیونکر ہو قرار	ہو بڑا قہر جو قہری سے صنوبر چھوٹے
آبرو اپنی گئی داغ حسینوں کو لگا	عشق بازی میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے
مرغ دل خیر مڑگان سے رہا ہو کیونکر	کس طرح باز کے پھگل سے کہو تر چھوٹے
فرق ہو بھر نظر میں امانت دن رات	طبع سے گوہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ۱۴۹

شبِ فرقت میں نالوں نے جان سرراٹھایا ہی	زمین کو زلزلہ ہو آسمان چپک رہا ہی
حساب آب و دہانہ حشر میں ہو گا تو کدہ و نگا	پیارے عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہی
شفق پہولی ہو دیکھو شام کو شہر بدخشان میں	لب رنگین یہ سیل کے کٹنے پان کھایا ہی
مری تربت پتانا چاندنی میں کیوں ہو نکیر و	یکس نے چادر مہتاب میں دھبا لگایا ہی
نہیں جو وہ ہم حکیمان آتی ہیں فرقت میں	کسی محبوب کو تو اس امانت یاد کیا ہی

غزل ۱۵۰

دل مرا سیر میں سے نہوا سدا و کبھی	لیکھا باغ میں جو لے سے نہ جلا و کبھی
زندہ جب تک ہیں ہم اسی جان جفا میں کر لو	یوں سہیگا نہ تمہاری کوئی بیدا و کبھی
ستم ایجا و تجھے ہم نے بنایا جانی	اس طرح دل سے ستم ہونے تھے ایجا و کبھی
ہو گا تب جہل میں بیل کا چنسا نامعلوم	آہنگا موت کے پھندے میں جو صیا و کبھی
بلیو کس کو دکھائی ہو حسیروچ پرواز	ہم بھی اس باغ میں تھے قید سے آزاد و کبھی
ہیں قیامت بت بے شرم و جا کی باتیں	کبھی کتا ہو امانت مجھے ہستاد و کبھی

غزل ۱۵۱

دل نادان تجھے آزار ہوا خواب ہوا ایک کافر کی محبت نے بھلا یا سب کو یہ سزا بڑی دل نادان کی مٹا نکست بار منت کا مہرے کون اٹھاتا سر پہ ہا صحا مجھے تجھے کوئی سروکار نہیں مرد کے جھگڑے سے مجھے بھی فراغت پائی خود مشکوٰۃ میں لہین دیکھ میرے حلیل	دام کیسویں گرفتار ہوا خواب ہوا دے لے تسبیح کے زنا رہا خواب ہوا زنگین چشم کا بیار ہوا خواب ہوا وہ نہ اپنا کبھی غوار ہوا خواب ہوا میں جو رسوا سر بار ہوا خواب ہوا اس کہنے سے بھی انکار ہوا خواب ہوا رہنا حیرت رکرا رہا خواب ہوا
---	---

غزل ۱۵۲

ترا جس پہ جون رہے رہے نہ رہے یہ چار دن کی جوانی بہت قیمت ہے تو قتل و نظر ہے تو پھیر سے فخر یہی ہر شک فشانہ تو صبر ہے کیسا تجھی کو اٹھ لگی دھڑکی شست رویت	یہ تو بہار گلشن رہے رہے نہ ہے ترا یہ رنگِ روغن رہے رہے نہ ہے جھکی ہوئی مری گر کن لہے رہے نہ ہے بچم سیل سے خون ہے رہے نہ ہے کیسا کیا کوئی دشمن لہے رہے نہ ہے
--	---

غزل ۱۵۳

رخ روشن تر از قرآن ہے اللہ اللہ شیخ کو کعبہ بھلا یا ہر برہمن کو دیر وصل دلبر میں بھی آرام نہوے حاصل ترجمی جہنم سے وہ چھو دیکھتے ہیں آج والا عشق نے اس کے قصہ عجیب میں نہیں کی تاثیر محمی حلیل ایسی کمان تیر سخن میں لذت	ای صنم تیرا یہ ایمان ہو اللہ اللہ وہ تری زلف پریشان ہو اللہ اللہ عاشقی کی ہی چپان ہو اللہ اللہ قتل کا کس کے یہ سامان ہو اللہ اللہ جسے دیکھا وہ پریشان ہو اللہ اللہ شاہ خدام کا یہ فیضان ہو اللہ اللہ
--	---

غزل ۱۵۴

<p>گئی ایک ایک جوتہ ایلٹ نہیں دیکھ میری قرار ہو یہ رعایا ہند تہا ہونی کو کیسی سیر ہلا ہونی کیسی نے ظلم بھی جو سنا دیا بچا نسی لنگون کو مینہ نہ تھا شردہ لی یہ تھا جن کو کس طرح کا تھا ان جن بیان تنگ حال جو سب کا ہی یہ کر شرف رت رت رت شب درو زہم و زمین جوتے کو غار غم کو وہ کیا سے یہ بھی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسی کو الم نہ تھا بھی جا وہ نام سخت ہو کو کسی گردش بخت ہو کیا جو غم ظفر تجھے حشر کا جو خدا نے چھپا تو بر ملا</p>	<p>کرون اس تم کا میں کیا بیان مرا غم سے سینہ نکلا جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل رہی وہ کلمہ گوین کی ہر سکتا بھی دل میں انکے خباہت ہو جو خطاب تھا وہ مشاویہ فقط اتو اجڑا دیا رہی جو بہار تھی سو خزاں ہوئی جو خزاں تھی اب وہ بہار ہی لی فوق و پیری جو قید میں کہا گل کے برے یہ ہار ہی چلی غم کی باز صبا یہ کیا نہ وہ رنگ ہی نہ بہار ہی نہ وہ تلخ ہو نہ وہ سخت ہو نہ وہ شاہ ہو نہ دیار ہی ہیں جو وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کار ہی</p>
---	--

غزل ۱۵۵

<p>فرقت میں ہم کیا کیے ناے تمام رات یا دو گیس کا کیا یہ کہنا غضبنا زلفین میں نہ چہرہ ہر سے اکدم ہوتی ہو کس طرح بسا وقت کیا کہیں کس وقت آنے کیجئے مطلب کی گفتگو ہم چھپنے سے باز نہ آئیں گے ہم</p>	<p>تجھتے ہے کلجے میں بجائے تمام رات کہنخت آج اور ستارے تمام رات اس چاند میں پڑے رہے ہائے تمام رات زاری تمام روز جو ناے تمام رات بہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات جو غیرے حل میں آئے ستارے تمام رات</p>
--	--

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہیں واللہ اسی کو دل کے ہم کا سنا نے میں
ڈھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور تھانے میں
دھوکا ہم نہیں کھانے کے تو لاکھ چھپا دے اپنے تمہیں

تیری ہی ہر جلوہ گری سب بستی اور ویرا نے میں
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی گر جھوٹ کون تو کا فر ہوں
 دیکھ رہا رہوں شکل کسی کی اپنے اور بیگانے میں
 عشق و محبت جیسا یارو شمع سے ہر پردا نے کو
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہ نہیں جل جانے میں
 زنا رخیل اکاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شے ہے
 یہ چین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یار نے میں

غزل ۱۵۷

میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز جان روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی ہو اسے وعدہ خلاف دلبروں میں یوسفامیری و منا کی دھوم ہو کیا بھل ہوں اب علل یقیناری کیا کروں	میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھ سے کیا کیا جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کھا کیا بالہوس سے کیوں کھاتا راز جواش کیا دھردیا ہاتھ اسے دلبر تو بھی دل دھڑکا کیا
---	--

غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاد رہتے آئے بھی منکر ستم نہ ہوتا
 جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو عینم نہ ہوتا
 وصال کو ہم ترس ہے تھے جواب ہوا تو مزا نہ پایا
 درد کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اس کو سچ دالم نہ ہوتا
 مگر قیہوں نے سلوٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو بے سروت
 نظر سے ظاہر جیا نوتی حیا سے گردن میں خشم نہ ہوتا
 وہاں ترقی جال کو ہو بیان محبت ہے روزافزون

شریک زیا تھا ابوس بھی جو یہ فانی میں کم نہ ہوتا
ہو اسلمان میں اور دوسے ندوس دعا کوشن کے موسن
نہی تھی دوزخ بلا سے بیتی عذاب ہر صنم نہ ہوتا

غزل ۱۵۹

کھا گیا جی عنسم نہان افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش ہوا کل دوزخ جہنم کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہی پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی موسن	کل گئی غم کے مارے جان فہوس جی گیا یوں ہی راجان افسوس انگلی بلخ میں خندان افسوس راز رہتا نہیں نہان افسوس مر گیا کیا ہی لاجان افسوس
--	---

غزل ۱۶۰

سرسر گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیوں ہو گرم جولان مرے دفن یہ تم آتے کیوں ہو جنے منظور وفا ہی ہو جفا بھی افسوس توڑنا جان کا ہو جائے گا دشوار آخر کل گیا عشق صنم طرز سخن سے موسن	خاک میں نام کو دشمن کے ہاتھ کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہو تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و میری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو جٹ بات بناتے کیوں ہو
---	---

غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تم سے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی بیخ و بذر نہا کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو لطف مجھ پہ تھا بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہو یاد و زارا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی بیٹھے سب میں جو رو برد تو اشاروں میں ہی گفتگو
 وہ بیان شوق کا ہر ملا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 ہوے اتفاق سے کرجم تو در فاجتائے کو دم بدم
 گلہ ملاست اقربا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ بھی کبھی ہم سے تم سے بھی ماہ بھی
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ بگڑا دھواں کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
 وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کئے تھے با وفا
 میں دی ہوں مومن بتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی	خبر ہوا لاں پہ اس بیوفا کے آنے کی
چلی جو جان نہیں تو کوئی سکھ لوراء	تم اپنے پاس تک اس تبار کے آنے کی
خیال زلف میں خود رفتی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
کردن میں وعدہ خلائی کا شکوہ کس سے	اجل بھی رہی ظالم سا کے آنے کی
مجھے یہ ڈر ہے کہ مومن کہیں نہ کہتا ہو	میری نسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہونگے	فلس ماہی کے گل قمع شبتان ہون گے
ناوک انداز جدِ عریدہ جانان ہون گے	نیم بسمل کنی ہونگے کئی بے جان ہون گے
صبر بار باری وحشت کا پڑ چکا کہ نہیں	چارہ فرا بھی کبھی قیدی زندان ہون گے

داغ دل کلین گے تربت سے مری جون لال پھر بار آئی وہی دشت لاری ہوگی مہر ساری تو کٹی عشق بستان میں مومن	یہ وہ انگریزین جو خاک میں نہان ہو گئے پھر وہی پانوں وہی خار منیلان ہو گئے آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہو گئے
---	--

غزل ۱۶۴

کشتہ حسرت دیدار چن یا رب کس کے کس پر پردے شکر سے ملا دل افسوس لذت مرگ سے حیران میں دعا ہے کہ خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور کھڑے یا مومن سے بھی چن معی طبع روان	نخل تابوت میں جو بھول گئے کس کے کس پر دیوانہ ہوا جوش کے چل بس کے یہ مزا جو نصیبوں میں کسی جمیس کے جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے واہ! کھار تران اذغہ یا بس کے
---	---

غزل ۱۶۵

یعقوب سال جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہے ہم ایسے خاکساروں کی کب جھک چاہ ہے وہی عبت عبت ہے مہیائی کا بچہ ہو جائیگے گناہ مہر غفوشہ میں کیون ہے تصور بگڑتے ہوا حضور اس جا جو تھے زنج کیا مجھ کو بے تصور گیسو کو رخ پر دیکھے کہتی ہے ساری خلق آنکھیں دکھا کے طائر دل کرے شکار قاتل نہیں ضرورت شمشیر آبدار کیونکہ آہ آہ کرے حسرت مزین	کس پوست غریزی اس دل کو چاہ ہے چاروب کش گلی کا تری بار شاہ ہے اتوہ یعنی عشق کی حالت تباہ ہے مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہے بوسہ کا مانگتا نہیں کوئی گناہ ہے یہ قتلگاہ میرے لیے حیدر گاہ ہے یہ گنج حسن ہے تو وہ مار سیاہ ہے کیا صید گاہ یار کی تیر بنگاہ ہے کافی ہمارے واسطے تیغ بنگاہ ہے نجم سے فراق یا حسرت کی چاہ ہے
---	---

غزل ۱۶۶

<p>بہار آئی جن میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال تھا ست جہان میں تپلا ہون نہیں غم کا نہیں بھولا مجھے شرم کے اسکا وصل میں کنا مزاج اس کا نہ کیونکر نالہ بلیں سے برہم ہو اسیر دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق</p>	<p>چلی پھر انہی دشت کی ہوا بھر طغ و دل چمکا گمان سر و گلستان پر چڑھو کھنسل ماتم کا آتا رہے قبر میں ہم کو جو کھولے بند محرم کا نراکت سے ڈو پٹہ بار جو جس گل کو قبیم کا پڑا پھند لگے میں حلقہ گیسو سے پڑ غم کا</p>
---	--

غزل ۱۶۷

<p>کب مرے دل کو خیال رخ جانان نہ ہوا کو نسا دل جو نہیں جس میں محبت تیری دشمنی کس نے نہ کی مجھ سے تری الفت میں کیون ہٹا جاتا ہر قاتل مجھے بسل کر کے بوئے لب مجھے اُس نے کبھی عاشق نہ دیا</p>	<p>جلوہ گر کب مرے گھر میں نہ تا بان نہ ہوا کون کا فر تری الفت میں سلمان نہ ہوا ای پری کون مری جان کا خواہاں نہ ہوا لطف کیا خون سے جو دہن ترا فشان نہ ہوا شکر کرتا ہوں کہ شہر مندہ احسان نہ ہوا</p>
---	--

غزل ۱۶۸

<p>دل پرہ تشنیوں سے نکا نا نہیں اچھا رخ یا نہ ساز فلون میں چھپا نہیں اچھا بروے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگے دل میں مگر ضبط ہے لازم سو کے ہن شہیل کے جاگے ہوئے عاشق</p>	<p>کوچے میں پری رو بون کے جانا نہیں اچھا اچھا جان یہاں نہ میر چا نا نہیں اچھا حتالی فقط آواز سننا نہیں اچھا اے شمع یہ اشکون کا بہا نا نہیں اچھا اے مرغ شہر شور مچا نا نہیں اچھا</p>
--	---

غزل ۱۶۹

<p>کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیا دیا تیری صدا نے چین نہ اے دلربا دیا رویا کبھی جو یا دین اُس پر حسن کے</p>	<p>دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا سوئے ہوؤں کو خواب اجل سے جگا دیا آنکھوں سے میں نے اشک کا دریا بیا دیا</p>
---	---

بیگانہ کی خبر نہ بیگانہ کا ہوش سمجھا نہ کچھ کہ قمر چاہ و قمر کا عشق پھولے نہیں سمانے ہو کل رات سے جو تم	سب کو تھا کسے عشق میں دل سے بھلا دیا والستہ میں نے دل کو کوئین میں گرا دیا عاشق بنا کو تو تھیں اُس گل نے کیا دیا
---	--

غزل ۱۷۱

کسی کی زلف میں گر بھول کر بھی دل اٹکا مقام اس و اماں جانیو نہ منزل عشق سوائے جسم محبت تصور ہو نہ گناہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے ہٹے نہ مسرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا بھرا تھا یا وہ جسم کا گمراہی گھڑی ہو بیان خوف دم بدم کھکا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھمک کے ہٹ گئے یکبار جو سننا کھکا اڑے رہو کہ اسی میں ہو نام جیوٹ کا
---	---

غزل ۱۷۲

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش حالوں کا قلق سے دم بیان کھجا ہوا آشفہ حالوں کا ترا مجنوں کی جانب مڑتا ہو گا امیسیلی کمان اترے کمان مسکن کیا مطلق نہیں کھلتا گلان ہو گوش گل ناحی چمن میں گل مجانی ہے جل کر کے داغ سے ہر دم دھماں پیرہا تھا ہی	لی پھر اک سینے میں جوا پھر خوف نالوں کا اُدھر پھندا پڑا ہو پاؤں میں نون کے بالوں کا یغل زنجیر کا جس دشت میں ہو شور نالوں کا بتایاں کس سے پچھیں ہم دم کے جانو نالوں کا نہیں بیان تھے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لیگا عشق گونگر داسے بالوں کا
--	--

غزل ۱۷۳

چھجے کرتے ہیں مرغان خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو فغان کرتی ہے دور و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سوزش داغ جنوںِ فحشت میں کیونکر کم ہوا	وہ میں لانا ہو بلبل کو گلستان کیا کیا ڈھونڈتا ہو مجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیسار کر ادا دل نادان کیا کیا آگ جڑ کا تے ہیں یا غولِ سیاہ کیا کیا
--	---

خاک میں لٹکائے چرخ ترے ہاتھوں نے بعد مردن بھی نہ بھولوں کا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھائے کہیں اللہ مجھے اسے عاشق	دل انگین میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا یاد آجیگا مجھے خاۃ زندان کیسا کیسا یاد آتا ہے مزارِ شہدہ ویشان کیا کیا
---	--

غزل ۱۴۳

موت اُس کی ہر جو شخص ہر پیارِ محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غسل وحشت ہو کہ سودا ہو و قاترک شو کی مشقوں کو کیا کام بھلا مرد و قاسے یارِ بے خزان آئے کبھی باغِ جان میں رخِ زرد و تنِ زار ہر چشمِ لبِ خشک ہمت نہ کبھی لاریو عاشق یہ رہے یاد	عسلی سے بھی جاتا نہیں آزارِ محبت تو قتل ہوا آج گنہگارِ محبت ہوں خادمِ دیرینہ سرکارِ محبت نادان ہر جوان سے ہو طلبگارِ محبت سب سبز ہمیشہ رہے گلزارِ محبت کیونکر نہ کہیں سب مجھے پیارِ محبت ہر مرد و ہی جس سے لٹے بارِ محبت
---	--

غزل ۱۴۴

روا نہیں یہ جفا میں خدا ہے دُرِ صیاد سناؤں گرنے دردِ دل و جگرِ صیاد بیان میں کس سے کروں حال کون منتا ہر اسی کچھ نفس ہوں میں ابتواعت سے ہفت برا ہوتا کسی کا اے ظالم سناؤں کس کو پسینے کا کس کے دل کس کا چھٹا ہر جیب سے چن کچھ نہ پوچھ حالِ مرا چمن میں رہنے دے بلب کے آشیلے کو اسیرِ دامِ بلا کر کے جھکے اسے عاشق	عجب نہ باندھ مرے قتل پر کمرِ صیاد یقین ہر شام سے تو روئے تاسخِ صیاد کسے دکھاؤں میں بیتابیِ جگرِ صیاد کبھی مرا بھی گلستان میں تھا گزرِ صیاد نہ ذبح کرنے لٹھ و رگزرِ صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثرِ صیاد کرنے ہر زرد و ہن خشکِ حشیمِ صیاد آجاؤ ناہنیں اچھا کسی کا گھرِ صیاد ہوا ہر آج خوشی دل میں کس قدرِ صیاد
--	--

۱۴۴

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان شادون کا کوئے قاتل میں دل بچکا نہ اب کسی صورت نہیں معلوم اب ہیں صبا و رہ گئے ہم تو دشتِ غمیت میں آج وہ شوخ کہ گیا عاشق	سج علم ہے عیاں خدا حافظ آج ہر امتحان خدا حافظ اشکِ خون ہیں روانِ خدا حافظ لے کے جائے کہاں خدا حافظ جاؤاے ہمدردانِ خدا حافظ تو ہر اب نیم جان خدا حافظ
--	---

غزل ۱۷۶

زلفوں میں جا چنسا ہوئی ثابتِ خطائے دل فرقت میں یار کی ہر یہ ہر دم دعا ہے دل پیارے یہ ہے بتا کہ وہ جاؤ ہو کون سا مشہور ہے جان میں کہ دل کو ہر دل سے راہ مجنون بنے اسیر رہے در بدر پھر سے بالکل وقار نہ ہو محبت نہ دلبری دیکھو سچ کے رکھو قدم کوئے یار میں اک دن وصال یار نہ عاشق ہو انصیب	چھوٹے نہ دام سے ہی اب ہر سزا ہے دل خاق کرے کسی کا کسی پر نہ آئے دل قالب میں آپ لاتے ہیں جس سے پر لائے دل پھر کیوں تمہارا دل نہوا آشنا لائے دل اُس کی سزا ہی ہے جو تھے لگائے دل پھر کس امید پر کوئی تھے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سواے دل کیونکر نہ صد نہ شبِ فرقت آٹھائے دل
---	--

غزل ۱۷۷

کسے دیکھیں ہیں زمانے میں یہ پیاری آنکھیں جس پہ کی ایک نظر جان سے مارا اُس کو دیکھیے کب نظر سہرا تا ہر وہ خورشیدِ جال نامہ بردیکھیے آتا ہر کب اُس گلزار کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمہاری آنکھیں کیوں نہ کیے تری آنکھوں کو شکاری آنکھیں راہِ تکتی ہیں کئی دن سے ہمساری آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہمساری آنکھیں
--	---

قابل دیدرمان دیکھیں کسے اسی عاشق | اب نہ وہ ہم ہی ہے اور نہ ہماری آنکھیں

غزل ۱۷۸

رخ دکھا تو ہمیں ترساؤ نہیں جان بلب دیکھ کے آہیں نہ کرو آتش دل ابھی سحر خیزی کچھ نہیں تم کو محبت میری تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو میں ہوں یا تم بیان اور چہ کون کیون دکھاتے ہو مرا زخم جسگر تھامتد رین جو ہونا وہ ہوا اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق	عارض حسن پہ اتراؤ نہیں تم کلجے سیر اس لگاؤ نہیں اس دہی آگ کو بجھنا کاؤ نہیں جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں گالیب ان غیر سے دلو او نہیں اؤ آغوش میں مشرماؤ نہیں جس میں بخیہ ہو یہ وہ گھاؤ نہیں دل کو کھویا ہے تو بچھتاؤ نہیں مرص عشق سے مہسراؤ نہیں
---	---

غزل ۱۷۹

بھلا ہو شیراے ساقی رہے آباد میخانہ کون کیا تجھ سے اسے زاہد مر مشرب یوزدانہ میرا بھی قصہ ہو صحرانوردی کا مبارکہ ہو سوال ہوئے لب پر نکھو کر منہ پھرا میں وہ پسند آئے دیکھن عاشق مزاج کو یہ سہے عاشق	نئے گل رنگ سے بھروسے فقیر دکھا بھی پیانا کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تہخانہ کوئی کہدے یہ مجھوں سے کہ اور آتا ہو دیوانہ مری حادث فقیرانہ مزاج اٹھا امیرانہ کلام اپنا ہو زندان غزل اپنی ہو مستانہ
---	---

غزل ۱۸۰

کروں تو لغت کیا زلف رسا کی سنبھالا ہوش جب اس سنگدل نے جہانک جی میں آئے ظلم کبھے	یہ ہوا زنی ہوئی ناگن بلا کی مجھی پر مشق کی پیسلے جفا کی نہو نکا میں کبھی صاحب سے شاکی
---	---

گئے سب چھوڑ کر دل سوز مجھ کو یہی جاری ہے فرقت میں زبان پر مرا جانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط اک شمع تربت پر حبلا کی کوئی صورت دکھا دے دلربا کی ہو نہت رو منہ رخ سدا الوار کی
---	---

غزل ۱۸۱

تربت رہا ہوں تین جلی فرقت میں اس کو مطلق خبر نہیں ہے
یہ کیسے نالے ہیں میرے یارب کہ جن میں کچھ بھی اثر نہیں ہے
نقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جلال اپنا دکھا دو صاحب
خوف کو دل میں جا دو صاحب بیان کوئی بد نظر نہیں ہے
کروں زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا
یہ اڑ کے تم تک وہیں پہنچا مگر ہے محسوس پر نہیں ہے
دیکھوں میں کیا ان کو حال فرقت ہے مجھ کو درد حسرت
بڑی تو اس میں یہ اب ہے وقت کہ کوئی یاں نامہ پر نہیں ہے
میں کس سے پوچھوں چشم گریان رو عدم کے پتے کو اس آن
سناے اندوہ دیاس و حیران کوئی مرا ہم سمنہ نہیں ہے
بھرا ہوا شون سے کوئے قاتل تربت ہے ہین ہزاروں سہل
عجب تماشا ہے دیکھ اے دل کسی کے تن پر بھی سر نہیں ہے

غزل ۱۸۲

نہیں روکے رکتی ہے طبیعت آہی جاتی ہے اڑاؤں و عیام کیونکر دھستہ ہیں مگر بیان کی کنارے چوں رنگ خار گو میں نا تو ان لیکن حسینوں سے نہیں خالی ارے صاحب دنیا ہی	حسین جیب سانسے آتے ہیں الفت آہی جاتی ہے بہار گل میں زور وں طبیعت آہی جاتی ہے مجھے اس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہے نظر بایں اکہ دکھ کمپ صورت آہی جاتی ہے
--	---

خیال تاسستہ سوزون ہر جبے دلکوا و عاشق
نئی ہر روز اک بھر قیامت آہی جاتی ہے

غزل ۱۸۳

نیمہ آنکھوں میں بھری ہو کمان رات بھر ہے
تاوک میں راستی ہو کجی ہو کسان میں
ہر دم جلیے نہ مجھ شب وصال
ہر دم گلے سے اپنے لگاؤں نہ کیوں نہیں
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائے گی ایک دن
کس کے نصیب تھے جگائے گدھر ہے
یہ بھی اگر بھریں ہوں تو سیدھی نظر ہے
جب یہ نگاہ آپ کی آنکھوں پر ہے
یہ بات تو ہیں وہی جو ترے سینہ پر ہے
مظہر کی آواز نہیں جو بے اثر ہے

غزل ۱۸۴

باہر نہیں ہوں حکم سے اسے جان آپ کے
زلفوں کی آثر میں یہ بوسے قبول نہ تھے
اللہ رے ناز دیکھی جو پر چھائیں زلف کی
صورت دکھا کے فرج کیا جان پڑ گئی
مظہر بغل میں رہتی ہیں پر بیان تمام رات
دل سے شمار جان سے قربان آپ کے
نکلے اندھیری رات میں ارمان آپ کے
ناگن سچ کے آثر گئے اوسان آپ کے
جدے کے سر پہ آنکھوں چھان آپ کے
رہتا ہے روز و گھر میں پرستان آپ کے

غزل ۱۸۵

صنم دل لے لے کر تڑپا یا نہ کیجے
پڑیگا صبر دل تجھ پر مری جان
نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہے
ہزاروں مرغ جان ہو تو میں کیل
اسیر و ام الفت کر کے اسے جان
نظر جسکی پڑے گی ہو گا گھائل
میں عاشق ہوں تیرا دل سے یہ جان
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
وگر نہ مجھ کو کھلایا نہ کیجے
جو کتنا ہے بیان آیا نہ کیجے
جمن میں میر کو جایا نہ کیجے
دل مضطر کو تڑپا یا نہ کیجے
خدا را بام پر آیا نہ کیجے
مجھے لہر ترسایا نہ کیجے

کہا مانو دگر نہ ہو گے بد نام حسینوں پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگ جائیگی تم کو مری جان جو مانگے کوئی تم سے ایک دوسر حقیقۃ اللہ دل دیکر بتوں سے	بہت اس کو پہچین جائیگا کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے در پہ یوں آیا نہ کیجے اُسے شہ ترسا یا نہ کیجے کبھی نیچے سے بچتا یا نہ کیجے
--	--

غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹے دلدار گردن جو عاشق بین نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلفت کی چھانی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پتے ہیں حقیقۃ اللہ اگر ہو عشق صادق	کہ حاضر و غور ہو یا ر گردن کٹاتے ہیں سیر بازار گردن جھکاتا ہوں ابھی سو بار گردن نہیں چھٹنے کی ہو زہار گردن مر بستلی صبر اسی دار گردن تو سر کا نا نہ ہم زہار گردن
---	---

غزل ۱۸۷

کسی کے عشق میں بیتاب دل ہو نہیں ہو ایک دم بیاں چین پیار سے اٹھائے ہجر کے صدمے یکب تک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستان محبت میں پریشان ادھی سمجھے گار مر عشق جانان	مثال ماہی بے آب دل ہے دہانین کب سے یہ بچا بے ل ہے مری جان اب بہت بیتابیل ہے اسی باعث سے یہ بیتابیل ہے جدا فی نے کیا ہر با بیل ہے حقیقۃ اللہ جو ارباب بے ل ہے
---	---

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شاید مراد دل	کرشمہ وہ سار ہتا ہی سدا دل
--------------------------	----------------------------

<p>اسیر دام الفت ہو گیا دل میں خود حیرت میں ہوں بیٹھے بھلے چلے کس طرح اس پر زور اپنا گردن کیا ہاے سوئے کوئے جانان ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریر و تیاں ہو عجز سے تیرے مری جان اگر تو مانتا کنت ہمارا کسی گفت ہم کی فرقت میں لب پر جان کے خور و یون پر ہمارا نہیں ہوتا اثر کچھ اس پہ جانان سلام اس وقت کرتا میں تجھے مگر حافظ اللہ خان ساہی سہی سے کہتے</p>	<p>بچا یا تھا بہت پر جا بھٹنا دل کہ کس نے چل لیا میرا بھلا دل جو ہو مشورہ عالم جو وفا دل لیے جاتا ہی دیکھو کھینچتا دل نہ جانیں کس طرح سے لگیا دل مثال مرغ بسمل یاں مراد دل تو کیوں ملتی یہ تھکواں سزا دل ہن نالے ہر گھڑی شل عزا دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہو خفت تھپے سے سزا دل کسی پر خبر آتا نہ صفا دل کر بجا غم سوئے کر بلا دل</p>
--	--

غزل ۱۸۹

<p>اسیر زلف جاتاں دل ہوا ہو نہیں مہشوق کی فرقت سے بڑھ کر شب تار لحد کا غم کیسا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے تری فرقت میں نالوں نے چلے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نہیں ہو توف کچھ ٹھہر مری جان پریشان رہتے ہو ہر وقت پیارے</p>	<p>حافظ اللہ خان حافظ خدا ہے ہم سارے واسطے کوئی بلا ہے کہ دل غم دل چار پر ضیا ہے وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہے آٹھ ایسے آسمان سر پر لیا ہے جو غم سے بیوسنا پر آگیا ہے حسینوں پر ہر اک ہوتا خدا ہے وہاں دل مرا شاہ پر پڑا ہے</p>
---	--

کہ دم قدر اس کی سیرے پیارے	کہ دل سے تپہ دل میل خدا ہی
حنیف اللہ خان مجھ کو سبارک	کہ آیا آج تیسرا دلربا ہی

غزل ۱۵۰

نہیں آسان کسی سے دل لگانا	کہ تخت دل سدا پڑتا ہے کھانا
بہت مشکل ہے جو دل عشق بازی	ہزاروں بچ پڑتے ہیں اٹھانا
ملین ہم کس طرح اُس ماہ رو سے	کہ ہے دشمن ہم اس سب مانا
خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم	نہیں لازم وہاں ہر روز جانا
تھارے ہجر میں ذبت یہ پہونچی	کہ ہنستا ہے بہن سارا زانا
خدا کے واسطے اگر مری جان	لگا جا با تم سے اپنے ٹھکانا
منع کرتا ہوں دل کو دان بجا تو	نہیں کرکتا ہے لیکن یہ دوانا
بھروسہ کیا ہو اُس کی زندگی کا	چھٹا ہو جسکا کب سے آب ودانا
کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر	نہیں لازم تمہیں کرنا ہسانا
مرجان عاشق صادق سے اپنے	نہیں لازم تمہیں منہ کا چھپانا
حنیف اللہ خان اُس ماہ رو سے	سبارک ہو تمہیں دل کا لگانا

غزل ۱۹۱

بے طرح حال ہو پیار سے ترے دیوانے کا	جلد اب آکھ نہیں وقت ہو شرم لے کا
ہو گیا ہوں مرض عشق سے لاغراب	ہر یقین سب کو مری روح نکھانے کا
دل کو دے چھے تمہیں پہلے ارادہ کر لے	خون دل پینے کا اور تخت جگر کھانے کا
دل میں رو رو گئے کما کرتی تھی لیلی اپنے	حال کیا جانے ہوا ہو مرے دیوانے کا
مرغ بس کی طرح دل ہو تڑپتا سیرا	سن لیا حال ہے جب سے کترے جلنے کا
کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید	ورنہ کیا کام تھا تشریف ابو حلاص نے کا

اس طرح پیار سے بھلا کے قرین آپ اپنے
شع رویوں سے نہیں دل کا لگانا اچھا
ماجر اکون سنیگا ترے دیوانے کا
حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پروانے کا

اغزل ۱۹۲

دل ناوان جو تو بدنام ہوا خوب ہوا
بار بار میں نے کہا تو نے نہ مانا کہنا
مرضا تو تو محبت میں و لیکن اے دل
لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پسینا
عشق میں اس بت کافر کے پھنسا کر دلو
بچ و غم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا
اب زمانے میں تو بدنام ہوا خوب ہوا
راضی تھے نہ وہ گلف نام ہوا خوب ہوا
دل لگانے کا یہ انجسام ہوا خوب ہوا
حفظ تو تارک اسلام ہوا خوب ہوا

اغزل ۱۹۳

ہنسکے دل چسین لیا تو نے ہارا جب ہے
غیر حالت ہر مری کچ نفیسین صیاد
حال کیا اپنا کون تیری محبت میں منم
مضطرب حال مسرا سمہ پریشان غلط
ہائے کس درد مصیبت سے تجھے بالاتما
ایک دل سیکردن ملا حفظ اللہ خان
چسین ہر عاشق مضطر کو کہاں اب ہے
چھوٹ گیا کو چھوٹ دلدار ہارا جب ہے
کسی قابل تر ہا چھوٹ گیا میں ہے
نام کیا کیا ہوئے مشہور میرے ہے
دشمن جان ہوا میرا دل ناوان ہے
دل نذر کسکو کروں کون ہیڑ کر ہے

اغزل ۱۹۴

نفس لیل کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل
نفس کی آمد و شد ہر جنبش نفس میں باقی
در زندان ملک آنے کی بھی طاقت نہیں تین ہیں
ترا بیمار وقت ترسے یہ رورو کے کہتا ہے
مرا باغ تماشا چہرہ رنگین خوبان ہے
وہ اگلے چھپے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل
ترے پیار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل
ہمارے پانوں کی بیکھر کٹانے سے کیا حاصل
جہاں سے اٹھ گئے جب ہم پھر آئیے کیا حاصل
مجھے ہر تماشا باغ میں جلنے سے کیا حاصل

غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک بھی تو خاک پائے یا رہوں میں
فنون عشق میں کیا ہے روزگار ہوں میں
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں میں
کہ اس چین میں گل آخر ہر بار ہوں میں
جفا شعار ہیں وہ اور وفا شعار ہوں میں
یہ جاننا مجھے غافل کہ ہوشیار ہوں میں

نہ گرد و کعبہ نہ تجھ سے کاغذ ہوں میں
نہ کوہکن سے ہو نسبت مجھے نہ مجنوں سے
بھلا و لطافت جو کرتے تھے یہ بتان نہ کریں
سگفتہ رہنے دے کدم تو جھکوا باخسندان
جنوں کے ظلم سے ہرگز نہ منہ کو مڑوں گا
کئے ہر یاد آئی میں جسے رستہ مری

غزل ۱۹۶

کسی کی کونہیں چلتی ہے جب تقدیر بھرتی ہے
جو نظروں کے تلے ہر ایک کی تصویر بھرتی ہے
بگولے کی طرح سے ڈھونڈتی زنجیر بھرتی ہے
ہماری آنکھ کب قاتل نہ شمشیر بھرتی ہے
کہ مدت سے ہماری خاک دامگیر بھرتی ہے
زبان پر اپنے اہلک لذت تقریر بھرتی ہے
زیلخا ہر گلی کو سچے میں بے توقیر بھرتی ہے
خدا جانے کمان یہ آہ بے تاثیر بھرتی ہے
طبیعت جس سے اپنی ادب لپیٹ بھرتی ہے
بغل میں اپنے محزون کی لیے تصویر بھرتی ہے

سکھایا رہم سے آج بے تقصیر بھرتی ہے
مرقع ہو میری آنکھوں میں کیا یارانِ رفتہ کا
ترا دیوانہ جب سے اٹھ گیا مھو اسے وحشت سے
تری تلوار کا منہ جسے پھر جلے تو پھر جانے
کبھی تو کھینچ لائیں گی اسے گور غریبان تک
بیان کس منہ سے جو ہے یار کی شیریں بیانی کا
مقام عشق میں شاہ و گد اکا ایک رتبہ ہے
دربابِ افراتک ایک دن جلتے نہیں دیکھا
خدا شاہد ہو اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی
ہم اس لیلیٰ کے دیوانے ہیں اسے غافل جو صحر میں

غزل ۱۹۷

وانستہ کس بلایا میں گرفتار ہم ہوئے
ہرگز نہ آستنا نے گل و خار ہم ہوئے

پا بستہ گیسوے سینہ یار ہم ہوئے
بیگانہ و اراس چنستان میں کی بسر

آتے ہی اس گلی میں ہوا اور دول فزون چھوٹے تمام عسر نہ زنجیر زلف سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ٹھنک تھے پوچھ گیا کون مجرم الفت کو حشر میں فراد و قیس و دماحق و غافل علی الخصوص	دار الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوئے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوئے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوئے اچھا ہوا جو تیرے گنگھار ہم ہوئے کامل یہ فن عشق میں دوچار ہم ہوئے
---	--

غزل ۱۹۸

چنے رفیق مگر رہ گیا نشان باقی خاک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے شربت جو غلام چاہے عاشق پہ کیجیے صاحب دہر دست لب زلفیں یا رچھڑوں گا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	ہر داغ فرقت یاران رستگان باقی یہ مجتہدین ہیں نہ یاران رستگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پر مسرین باقی مرے دہن میں ہر حبیب تک مری زبان باقی نہ کاروان ہر ناب گرد کاروان باقی
--	---

غزل ۱۹۹

گنہ گار ہو جو سر پہ سجاری آئی تو بہ آئی تو بہ ترا و مکر و فریب کاری غرور و کل و دغا شکاری دک کی غریبوں کی پاسداری نہ کی تیرو کی غلٹکاری خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان پر کی سیانہ آئی دام غفلت ہی یہ طاری کر کی نہاد جناب ہلاری ترا تو بے فیض مدام جاری ہر کھٹا فرحت یہ آئی	ہر اپنے فعلوں سے شرمساری آئی تو بہ آئی تو بہ کئی نہیں سب میں عرساری آئی تو بہ آئی تو بہ سنی بخل کی آہ و زاری آئی تو بہ آئی تو بہ مستلم ہوا کتے کتے ماری آئی تو بہ آئی تو بہ تجلی سے ہر چشم رستگاری آئی تو بہ آئی تو بہ ترے کرم کی ہر استغاری آئی تو بہ آئی تو بہ
---	---

غزل ۲۰۰

نور انوسوچ ای قافل کیا دم کا ٹھکانا ہر مسافر تو ہر اور دنیا سرائے بھول است قافل	اکل جب یہ گیاتن سے تو سب اپنا بھانا ہر سفر تک دم آخر تجھے درپیش آنا ہر
--	---

<p>نکاح کے سنگ کچھ ہرگز یہاں سبب چھوڑ جانا ہی بخوبی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانا ہی محبت و نیاکے دھند نہیں ہوا گل کیوں دوانا ہی</p>	<p>نکاح تا ہی محبت و دوست پہ اپنے دل کو تو سنم نہ بھائی بس نہ کوئی نہ کوئی آہشنا اپنا نگارہ یا دین اس کی اگر نہی شفا چاہے</p>
--	---

غزل ۲۰۱

<p>مرغ بسیل کی طرح لاشہ بھر کتا جائیگا خون ان آنکھوں سے قدموں پر ٹپکتا جائیگا حقہ تابوت مثل گل مسکتا جائیگا اک زمانہ دیدہ حسرت سے ٹکتا جائیگا اوجھم جو دیکھلیگا سسہ ٹپکتا جائیگا قبر تک لاشہ بھی میسراہ ٹکتا جائیگا آخر قبال اس گل کا جسک جائیگا</p>	<p>غار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا سر مرہب کاٹ کر شہر فرادینے لپ جان جانی کی عشق عارض کلنگ میں مین کھشتہ جون گیسری عش پر تودو چکے افشان بام پر بھلاست جائیگا مر گیا ہون میں کیسی حسرت دیدار میں اچھڑا تم سہلی جب ملک فلم ہم ہند</p>
--	--

غزل ۲۰۲

<p>یا مرا تاج گدا یا نہ بنایا ہوتا کاش خاک در جاتا نہ بنایا ہوتا کیوں خرد مسند بنایا نہ بنایا ہوتا عمر کا سنگ نہ پیا نہ بتایا ہوتا رشک جنت مرا کا شانہ بنایا ہوتا ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا</p>	<p>یا مجھے فسہ شاہ نہ بنایا ہوتا خاکساری کیلئے گرچہ بنایا تھا مجھے اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا نشہ عشق کا گرفت دیا تھا مجھ کو او پری حور لقانور قدم سے اپنے روز ہموارہ دینا میں خرابی ہو طعنہ</p>
--	--

غزل ۲۰۳

<p>بس اک نگاہ پہ محمدؐ پر فیصلہ دل کا تو خاک بھلیگا پسری میں جو صلہ دل کا</p>	<p>اواسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا رہا شباب میں باقی جو ولہ دل کا</p>
--	---

جہان میں جو کہ ہر مشہور قاتل عالم وہ زندہ ہوں کہ مجھے ہتکڑی سے جیت ہی وہ ظلم کرنے ہیں مجھ پر تو لوگ کہتے ہیں پھر آج کو جہاں کل سے کوئی پوچھنے ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کمان بہار آنے ہی کچھ نفس نصیب ہوا خدا کے سامنے آج اپنا قتل انصاف	پڑا ہوا اس سے اب اگر مقابلہ دل کا ملا ہر کیسے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈالے سالہ دل کا سنا ہر لہٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ دلولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا توں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا
--	--

غزل ۱۰۴

یار تھا گلزار تھا محنتی فضا تھی میں نہ تھا مخلص دلدارین غیروں کی جا تھی میں نہ تھا ہاتھ کیوں بانہ سے مرے چھلا اگر چوری کیسا یخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف ہاے ساقی یہ جو سامان اور عاشق دان نہ میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرما دو تیس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حسن شباب اسے ظفر یہ دل پیرے داغ کیسا رہ گیا	لالی پاؤں جانان کیا خاتھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی باد صبا تھی میں نہ تھا پسرا پا شوخی و زو حسن تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا یار تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا آئین دونوں کے حصہ تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شان خدی تھی میں نہ تھا خانہ باغ یا زمین خلق خدا تھی میں نہ تھا
--	--

غزل ۱۰۵

جیتے جھٹلے مفت میں سودا نیا ہوا کعبہ کا ہر خیال نہ خواہن ہر دیر کی رویا شب فراق میں نیسان کی طرح تین افسوس زلفی میں نہ آیا کہیں لہر	دل قبلا سے الفت زلفت دوتا ہوا دل ہر تھاری چال سے ایسا ہوا ہر قطرہ آنسو کا دوسرے بس ہوا مرقد پر میرے آگے وہ سر پر کھڑا ہوا
--	--

انجم چین بندش اشعار کی سبب یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

غزل ۲۰۶

<p>ہو گیا دل جب سے نائل زلفت پیمان کی طرف قصد بھی جائے گا کرتا ہوں کسی جانب اگر بعد خون ہو گیا خالی بیا بان یک قلم دیکھ لے کر کوئی میر سے یار کے رخ کی چمک پھر ہوا جوش جنون دل شرمین لگتا نہیں یک قلم عالم جو تم نے ترک دنیا کو کیا</p>	<p>آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبستان کی طرف دل لیے جاتا ہوں تجھ کو کوسے جانان کی طرف پھر نہ آنکھ کوئی اس دشت ویران کی طرف عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماورائے بان کی طرف دھیان پھر جانے لگا کہ وہ بیا بان کی طرف دھیان شاید آگیا کچھ دین و ایمان کی طرف</p>
--	---

غزل ۲۰۷

ہمارے استادوشی شکر پر شاد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی پر

<p>نہ ہو شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اوچے مکان کا تری بارگاہ میں اسے خدا نہیں خل کچھ بھی گمان کا مری بات باندہ گروہ میں تو ہر خطروان تری جان کا کہ تو افلاک بھی توڑ دے وہ ہر تیلانی گمان کا اسے نامہ بر اسے یاد رکھ یہ نشان ہر آنکس کا اہی ہاتھ پائی نہ کہیے کہیں بالائے نہ کان کا ہر ہلال ایک تو شفق نہیں رنگ لب پہچان کا کہیں جل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھ اسارے جہان کا اگر صبح کیا ہی جوان خالص غم ہو ایسے جوان کا</p>	<p>نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلہ ہر نشان کا تجھے دیکھ لے جو کہیں ذرا ہو یہ آدمی کی مجال کیا تو کہاں ہو اسے دل شیفہ نہوا بروں پر غمت نہ قد خیمہ نہ پہ جاسیے یہ بلا کی آہ ہر اندر نہ ٹھیکہ آگے کو تو ذرا نہ اٹھکا آگے قدم ترا شب محل میں پہن ایسے ہی وہ ہزاروں بلے تیرے مہ چار وہ تار ہر نہیں چہرہ زلفون میں آگیا کہیں جل کے دھوئی رہا ہے جسے عاشقی کے آئینے مہ کرنے کی جو خبر سنی تو یہ آئے کتنے جنازی پر</p>
--	---

غزل ۲۰۸

مری آہوں کا دھوان ہونے دو ہونے دو شور و غمان ہونے دو وا غلط جبہ دوستار کی خیر جو سے نکلیں گے انشا اللہ ہم سو دن کا گلا گھونٹیں گے حسان جباتی ہر حسد کو مانو ساقی صبح کو سنگھار و شراب	دل کی گنگناک تو عیان ہو سنے دو راز پوشیدہ عیان ہونے دو اب کی مجھ کو خفتان ہونے دو غیر سے آن کو جوان ہونے دو صبح کو آج اذان ہونے دو وصل تو ای مری جان ہونے دو ہر جو ماور مغناں ہونے دو
---	---

غزل ۲۰۹

پس مرگ میر سزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا جس گڑھی تو یہ اس سے کتنا کادری دم غسل سے مرے پیشتر تے ہمہ یوں نے یہ ہو چکر مری نکمہ چسکی تھی ایک پہل مے ملنے جا ہا کہ اس کے پہل مین سندان ویا میں نے جان دی مگر آتو نے نہ تکی	آئے تھ داسن باد نے سر شام ہی سے بجا دیا وہ جو تیرا ماشن نار تھا خاک اسکو دیا دیا کسین جانے اہکان نکل بل مری لاش پر سے ٹلا دیا دل بیکار سنا و میان میں چلی لے کے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا تے چکین پر آڑ دیا
--	--

غزل ۲۱۰

عمر سب مفت میں کھو یا کیے نادان ہے یون تو نہ دیکھے کی ہوتی ہر محبت سب کو ہمتو جاتے ہیں منم ملک عدم دیکھیں گے بعد مرنے کے مری قبسہ پر پتھر رکھیں گے نزع کے وقت ملاقات خود نے پائی اب کسی گل میں نہیں بوسہ محبت باقی حقتالی سے دعا ہے یہ غلی کو ہر کی	دل میں پایا جب اسکے بے حیران ہے حبیب میں جانوں کہ مرے بعد مراد میں ہے کسکو نو سپین ترا اسدی نگہ بان ہے کشتہ ابرو سے خمدار کی پہچان ہے دلکے دل ہی میں مریجان سلبہ دل ہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان ہے تندرستی ہے ایمان رہے جان ہے
---	---

غزل ۲۱۱

مے جام الفت یا رہے جو بلا دیکھی بار ہو
جو صبا کرے توادھر گزرتو یا اس سے کٹنا ہی نہیں
مری جان جائے دیار ہو کرا تنہا کہتے ہیں اوصاف
ترے بھر میں جو سے تم نہیں سکا شکوہ کرینگے ہم
مجھے خوف حشر خلیل کیا کہ ہر شاہ خادم پیشوا
مری آنکھوں میں وہی تاب تلک بخدا ایسا کٹنا ہی نہیں
غم بھر تیرے نے اوصاف کیا کیسا زار و تزار ہو
نہ پھرینگے عشق سے تیرے ہم مراد تو تجھ پہ تیار ہو
چاہو سر کو تن سے کر و ظلم بخدا نہیں مجھے عار ہو
کوئی مانے یا کہ نہ مانے بان مراد تو اپنے تیار ہو

غزل ۲۱۲

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں نبستا
پاس پاس کے میں جاؤں تو کٹھن ہو اگر اس کو
دن رات گزرتے ہیں تصور میں اسی کے
وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میرے
کٹنا ہو جو اک آن بچھڑوں گا میں تجھ کو
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہد مجھ کو چپکے
بیکل کوئی کرتا ہی تراب اپنے کو ایسا
بگڑا ہو وہ ایسا کہ بنائے نہیں نبستا
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں نبستا
یا داس کی بھلاؤں تو بھلائے نہیں نبستا
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں نبستا
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں نبستا
گر خطا میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں نبستا
دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں نبستا

غزل ۲۱۳

گلے میں ڈال کے ملاہن کے کان میں بالا
غرام ناراض ہو وہ بالا پن قیامت ہو
پری چہرہ بت ملازہ خوش اسلوب خوش انداز
ہوا جو زلفت پر منتوں وہ سودا لی ہو اور بھون
نہ پوچھو یا روا سکا گھر کہاں رہتا ہو وہ دلبر
وہ چشم سر گین پاری غضب کرتی ہو خوشخواری
لے جا تا ہو دل میں لے لے لے لے لے لے لے
دکھاتا اس کا قیامت ہو عجائب عالم بالا
بن نازک سراپا ناز کیا سانچے میں ہو وصال
نہیں اس سانپ کا فسوں غصہ تنگ ہو کلا
جہاں بستے ہوں جاوے گرد ہی ہو ملک بنگلا
تراب اُس سے نکریا ہی مجھے کل قتل کر ڈالا

غزل ۲۱۳

ترے فرقت زدہ کا ہاے کس حسرت دم ٹوٹا
تو کھانا پیسہ اپنی نہ قبروں سے ملو کھا پھر
آخر نصیبوں سے ہونا خوش حسینوں سے
کیا جس طرح سے غارت مراد دل آئے چوتے
مگر ناخدا سے یار و تراب ایسے کی دشمنی

ہمارے وہ ٹپک کے سر جو ہیں تیرا قدم چھوٹا
کسی سے یوں بھی کرتا ہر کوئی قول قوم چھوٹا
نصیب ہٹکا کو پھونکا کہ جس سے وہ منہ چھوٹا
نہو گایوں کسی کا فرے کوئی بیت الموم ٹوٹا
بدول ٹوٹا نہیں ہاتھوں کے جام جم ٹوٹا

غزل ۲۱۵

نہایت پر قانع صم سے دل مرا ڈھٹا
لگا وٹ سے پھر اُس کی ٹپکن دلی نہ جاوے گی
ہمارے شیشہ دل کو سنبھل کے ہاتھ میں بچو
بہت پری میں دانائی کا تھا جھکو گھنٹہ اور دل
تراب اسکو شیت جان جو رسوا ہوا جگ میں

نہیں اب کچھ امید اس سے کہ بالکل آسرا ڈھٹا
نہیں جوڑے سے ملتا ہر جان شیشہ ذرا ڈھٹا
نرا کھتا اس میں ہر آنی نظر سے جب گرا ڈھٹا
جنون میں ہاتھ سے لڑکوں کے لے لے لے لے لے لے لے
محبت میں ہوا فانی ترا چون دھرا ڈھٹا

غزل ۲۱۶

چھپرست بلبل کو اسے صیاد ہنگام بہار
گل کھلے ہیں کیوں نہ مٹے رخ چین کو سیکل
کیوں مڑے میں بلبل گل کے خصل لڑائے ہو تو
لڑکپن سے تاجوانی یوں رہا اس کا حال
کس طرح وہ رنگ دبو پر گل کے اٹل چو تراب

صبر کر چندے گزر جانے دے ایام بہار
پھول جاتے تھے خوشی سے ٹٹکے جو نام بہار
دور کر صیاد و دام اپنا بایام بہار
جس طرح گل جو دم آغاز و انجام بہار
جو گئے صبح خزان دیکھے گے مشام بہار

غزل ۲۱۷

ادھر دے ظالم و سرکش بے تلواریٹھے ہیں
مگر پھر آئے میرے قتل پر باتھی جو بسم اللہ

ادھر ہم سر جھکائے ناتوان بیمار بیٹھے ہیں
کبھی دینے پہ ہم بھی مستد تیار بیٹھے ہیں

کہ چاروں سمت اسکے طالب دیدار بیٹھے ہیں جہن میں اس لیے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہیں کہ کتنے یان برہمن توڑ کے زنا رہ بیٹھے ہیں	کہ مر چو رہے وہ متوجہ کہ مر کھین ملا رہے وہ سنا ہر ہم نوائے بلیں بیان شکاں وہ گل تراپ اس بہت سے کدینا بھکے یان قدم لکے
---	--

غزل ۲۱۸

بہت پچھتاے وہ قتل میں آ کے ملا یا خاک میں ہم کو جلا کے لکا تھا آن کو آنکھوں سے لگا کے دوا کے جن نہ قابل ہم دعا کے ہوئے غفلت کے ہادی خضر آ کے مگر اٹھے نہیں پروے حیا کے کسے رکھیں گے جاتی سے لگا کے کسی دن سوریش نے زہر کھا کے کر نیلے خاک وہ ہم کو جلا کے دلایا شمع کوئی بھی جلا کے مرے ہم چشمہ حیاں پہ جا کے وہ روئے تربت عاشق پہ آ کے بگاڑا تم نے اپنے سر چڑھا کے سیا بھی چلو شانہ ہلا کے اتھ سوئے بہت آرام پاس کے	ہوے ہم کامران خون میں نہلا کے گئے ٹھوکر سے فیرون کو جلا کے سر شکون نے دیا داغ جدائی جھٹ کرتے ہو تکلیف اسے سجا بڑھا ہر عشق خدا سے عشق گیسو شب وصل کٹی جاتی ہر یار ب گئے تخت جگر بھی اشک کے ساتھ ہی عشق غدا افسر اگر ہو نہ سمجھے تھے کہ مشکل شمع مشکل میں وہ افسردہ دل تھا بعد مردن ہوں کی یاد میں ہم کو غمش آیا محبت مسخ لائی بعد مردن الہی زلف ہر شان سے کیا کیا دزدہ کر کے عاشق کا مردہ کہات تل نے اکو قہر پر جلا کے
--	---

غزل ۲۱۹

بہتر یہ ہر کسی سے نہ کوئی لگائے دل	سستا ہر کون کس سے کون باجو ہے دل
------------------------------------	----------------------------------

لیو کر رہیں جو اس جو قابو سے جانے دل باتیں وہ دلفریب ادائیں وہ دلربا بیسر و بیروت و تا آشتنا جو تم شیرین کا یہ کلام ہر ہر وقت ہر گڑی	اسے کاش موصیائے کسی پر آئے دل ایسے پری جبال پر کیونکر نہ آئے دل تسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگا لئے دل جس کو خدا حسرتا ب کرے وہ لگائے دل
---	---

غزل ۲۲۰

نشان ہو دل میں اپنے ناوک خرگان جان کا نہ پوچھو ہمدرد کو کتنا شب تاریک یحیٰی کا جنون کی شکش جسے عبث ہے تھک کر نذران میں جگائے گل ہو زخم دل بجائے اجیشم تر مجھے گریہ کی فرصت دے تو اچھوشت نکلا دل میں خرابی میں پڑ گیا تو پریشان دل ترا ہو گا جنازہ جل رہا ہو نچا دو مرا اس جگہ کے کوچے میں	جادو ہو سکے کیا چارہ کرے زخمِ نپسان کا دم شمشیر تھا گردن پر ہر دم غمِ گریبان کا چھڑا دے قید سے ہو تو رستہ میں بیابان کا مثال تارِ بارش تارِ ہر اک اک گریبان کا جو عالمِ بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے ناصح دشن قصہ مرے حال پریشان کا اکسین جھونکا نہ گم جائے نسیمِ باغِ رضوان کا
---	---

غزل ۲۲۱

کوئی کبشہ مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیقِ دو ان کوئی جاتا ہو دمِ کھلے اگر مربع در محبت کا دل نہ توڑا اپنے سیج ہی چسبنا ہمارا نہیں منظور ہوا ہو حال حیا کا یہ پھر میں تیرے	کرتیرے کوچے سے نکلتے جگر نہیں آتا تو پیر وہ بھول کے رستہ او طریقیں آتا نہیں تو منہ سے نہ کوئی اگر نہیں آتا مرے جنازے پر وہ جان کر نہیں آتا کسا تو دم بھی ہو دو وہ پسہ نہیں آتا
--	--

غزل ۲۲۲

بہن پہ جان ہریان دان سوال جانے کا بھری ہن کان کے سینے میں حسرتیں ایسی	کمان جو ہم میں دم اس صدمہ کے اٹھانے کا کراہ نکلا نا نہیں دم کے بھی سامنے کا
--	--

بغیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا صکات بیدار چاک دل جگر لکڑے رقیب ہوش دل کے مزے کو کیا جانے خدا ہی ہے کہ رہے تو کعبہ جانے تک	خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور آپہ بھی نہ خیال اُسکو آڑانے کا کہ وصل نہیں رکھتا جگر جلانے کا قدم قدم پر تصور شراب خانے کا
--	--

غزل ۲۲۳

تشنہ کا سون لے شہادت پتھر سے دل کھولا الام کی درو دیار سے آتی ہے صدا سبح کہی سے تنگ لے تھے یا تنگ احباب داد بیدار کی چاہی تو کیا اور ستم	آبِ شیر سے روزہ دم بسل کھولا کس نے زخم جگر عاشق بیدل کھولا کہ نہ چلتی سے مرا ہاتھ نہ رمل کھولا خوب انصاف پہ دل جو شمال کھولا خدا مرا غیر کے آگے سرِ محفل کھولا
---	--

غزل ۲۲۴

مکنا جو آپ ذکر عاشق ناشاد کرتے ہیں عروس گل کی جھنڈی آن پر کیا محن گلشن میں آؤ آئی ہیں پر یان صاف اُنکے شیشہ دل میں نہیں عشق و عاشق اپنے اپنے شغل سے مافل کتر کر نوح کر پرتو کر یا باز مکر فرحت	جداک اللہ مجھ بولے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چین شور سہارک باد کرتے ہیں نہیں معلوم کیا عباد وہ آدم زاد کرتے ہیں وہ محن بلغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں
--	--

غزل ۲۲۵

قصہ ہجرتان جو دل میں اکون تو اکون + دیگے دل عام جو پوچھے تو کیا یوسف نے در خسار کے پورے کی ہویوں کیا قیمت سلسیل دہن پاک کی پوچھو نہ صفت	تھام لوں ضبط کروں دل کو سنھا لوں تو اکون اے زلیخا سے بازار دکھا لوں تو اکون چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں تالون تو اکون ہاتھ نہ دو لوں دھنک لوں نہا لوں تو اکون
--	---

تسخیرِ سرش و شیرینِ ہر کہ چھیکا ہو کہ تیز سرگزشتِ غم گیسو سے وہ برہم ہو گئے رازِ دل کی نہ کسی کو خبر کا نون کا نون	بیوہ ہوئے غنیمت کا مزا لہو تو کمون اپنے سر بیٹھے چھائے جو بلا لہو تو کمون فرحتِ اغیار کو جب ہزم سے ٹالو تو کمون
--	---

غزل ۳۳۶

یہ زمانہ عالمِ خواب ہے پے نشہ شلِ شراب ہے رگِ برگ گل ہے رگِ بدنِ رخِ صافِ غیرتِ یاسمن پھر سے عدم کو جو چلے ہے ہر سزا جزا کی خبر کے نہ وہ دقتِ محض نہ خوشی رہا نہ وہ لطفِ بادِ کشتی رہا ہر مختصرِ عمرِ روانِ روانِ بشر کے پیچھے ہیں سب مہمان ہر خوشتر سے بہانے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے آئے نہ آئے وہ لگاتار آئے بھی تو لجھائے وہ تھیں طرے شستری جھاڑ ہے کہ جو ہواؤں سے رہا ہے	ہو کہین ہر نقشِ باب ہے جو مکان ہے شکلِ جاب ہے جو وہ دن ہے ہر شکلیں جن تو سینا احمرِ گلاب ہے یہ ہیں سب ہیں کے ملبطے نہ غلاب ہے نہ شلاب ہے نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہے نہ شلاب ہے ہر روانِ عدم کو یہ کاروان ہے دیکھو پابِ گلاب ہے اسے پیے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہے وہ کباب ہے اسے میٹھے منہ کو چھپائے وہ جو کما تو بولے جاب ہے مگر لاشِ شتر ہے ضبط ہے کہ جس کی حد نہ حساب ہے
---	--

غزل ۳۳۷

پلاسائی مجھے ساغرِ شرابِ ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشریف لانے جو میانِ صفا تمہاری بیتِ ابرو ہو گئی ہے یادِ جسدِ ن سے ہنس کر تے ہیں خوبانِ جہان جو دیکھ کر عجب کو کہ کیونکر سر سے پانک زرد ہو جاوے مرا لاشہ نری مجھ کو آنکھوں نے کیا سہست کیا تجھ کو نورِ اسے ماہِ وقتِ نزع تو صورت دکھا جانا میرہے کا عشقِ ادا خگر تو راحت ہے	کہ جو شِ فصلِ گل ہے اور عالم ہے جو انی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہو گا اپنی زنگانی کا کسی ساعت نہ بھولا شوقِ ہکو شرفِ خولنی کا افتر ہے تیرے عاشق کے یہ رنگِ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباسِ زعفرانی کا فرد ہوتا نہیں نشہ شربِ اب ارغوانی کا رہو گا شترکِ ممنون نری اس مہربانی کا دگر دھڑھکیا لطفِ عمر جاودانی کا
--	---

اغزل ۲۲۸

<p>مگر دیتا ہے بیتابی کی جو آنسو نکلتا ہے ترے پیار کا اب کوئی دم میں دم نکلتا ہے کوئی ناشادہ سرت سے کھٹ مٹا ہے زمانہ ہو کا کب دیکھے کروٹ بدلتا ہے مگر ہاں اے خیال یا تجھ سے ہی بدلتا ہے تجھ میں پر جان جاتی ہے تجھ میں پر دم نکلتا ہے ہماری قبر سے منہ پھر کر وہ شوخ چلتا ہے</p>	<p>اکی ہر اک دل سوز غم فرقت سے جلتا ہے خدا را جلد لے اگر خبر ہے عیسیٰ دوران طین ہندی وہ خوش ہو کر نہیں ہو کیا خبر سکی وہ دن آئیں کہ وہ پہلو میں ہوں اور دل کی شے ہے نہ ہو غم غوار تنہائی نہ ہو نسس ہر ہدم ہے خدا شاہ کسی کی اور الفت ہو تو کافر ہو پس مردن بھی اُسکو ہندو زعفران ہے اور زمین</p>
--	--

اغزل ۲۲۹

تمہارے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 وہ دست مجزوب بنگیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 ہزار کوئی سیانے لائے کوئی پلانے کوئی کھلائے
 جسے کہ آسیب زلف کا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 کیا جسے تو نے مجھ بیرت دکھا کے آئینہ وار صورت
 وہ تیری صورت کو تک رہا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 تمہاری وہ بات ہو دہن میں ہزار ازاں ہر سخن میں
 چن میں یہ غنچہ کیا بلا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 کھلی ہے جیسے کہ کچھ حقیقت وہ کول کر دیکھو لبسیرت
 تماشے قدر سے کے دیکھتا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
 جو درد ہوتا تو مثل مپا تا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
 اکی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ظفر جس پر نے اپنا جال دکھلایا جس سے اس نے
وہ نقش دلوار ہو گیا ہر نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیے

غزل ۲۳۰

کسی پر وہ نشین کا ہر شوق تھا کوئی طرح اب ایسی بنا دے مجھے
کاٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا تھا اپنا جال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو ہیں سیکڑوں بڑھیں دیکھنا میں تو ہی پر حسب
کہ تجلی حسن کی برق غضب کین ایسا شو کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اس نے کہا کہ تو رنج و غدا ب سے چوٹ گیا
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز و عاصی مجھے
رہی اتنی بھی طاعت و تاب نہیں کہ زمین سے باٹھے یہ خاک نشین
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہیں مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے
کئی زخم تو کھائے پر آج تلک ملی لذت عشق نہ محب کو فلک
مرے زخم جگر پہ چرک کے تلک مرا عشق و وفا کا چکھائے مجھے
گئے بات کا سیری ٹھٹھا تاکہ ان کہ جب ایک سخن میں وہ مہربان
کبھی عرش برین پر بناوے مکان کبھی فرش زمین پر گراوے مجھے
نہ دوام ملائی جسم اگر رون گلشن قدس کی سیرۃ خلیل
کوئی ایسا جو کامل پاک نظر کہ جو قید سے اس کی چھڑا دے مجھے

غزل ۲۳۱

جس کو دلدار نہ کہتے تھے سو بے سزا نکلا	چارہ گر ہم جسے مجھے وہ ضنون کر نکلا
سوز و غم ہر شوق کو بھائی کیں کیس	جس سے تنہا نہ ناز کا جو ہر نکلا
خاک جو شوق شہادۂ حلقہا جہاں قاتل	سبز و تربت سے مری صورت خیر نکلا

<p>تیرا دانا ہی مرے قتل کا قصہ نکلا صورت آہ رسا سرود و صند بڑھلا</p>	<p>تو نے یہ سوغاتیں مرین پر کیا قاتل حسرت و قدین ترے سینہ گوار سے نرج</p>
<p>غزل ۲۳۲</p>	
<p>نشان لبیکن محبت کا نہ پایا بیان ہم نے کسے اچھا نہ پایا کمان یا رب ترا جلو آنہ پایا کسی زخم نے وہ رشتا نہ پایا مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا کسی نے راز غم اپنا نہ پایا کوئی یوسف مگر تجھ سا نہ پایا نشان بیان عیش و راحت کا نہ پایا</p>	<p>جان میں ہم نے اگر کیا نہ پایا برائی اپنے دل سے دور کر کے گفت کہ نہ دوست و چمن میں بھر لے کون یا ران جسد م کی ہی نالان سدا بلبل چمن میں چھپا یا ہم نے یہ سوز نہان کو ہست دیکھے اگر چہ معر و بانار یہ دنیا واقعی ماتم کردہ ہے</p>
<p>غزل ۲۳۳</p>	
<p>سائے قاتل کے خود مجھے نہ تڑپا دیکھ کر ٹھکڑا تڑپا وہ تو گھبرا جائے گا کیا اہل شیدا کو اپنے خاک بہا جائیگا وہ سب کا فری تریج پہ گرا جائیگا لاکھ گودیوں نے نہ خیر دن سے جکڑا جائیگا وہ میرا نازان باتوں سے شرما جائیگا</p>	<p>کیا تڑپا دیکھ کر میرا وہ گھبرا جائیگا کیا میں تڑپوں بھر ران قاتل کے تلے یتا کرتے ہیں تم پھر ان کے کو پے میں کوئی بسکہ شوق ویر چھٹ جائیگا سنگ مرزا عاشق کاکل کا دشت سے ٹھنڈا ہو جائیگا اگر خدا اس کو نہ بخش دے اس کے اتھ کو</p>
<p>غزل ۲۳۴</p>	
<p>لے ترا کھل لہو اہر چشم گریبان بگیا غرق ہوئے میں عطارد ہو تو گویاں بگیا</p>	<p>اشک سے بہے غبار کو سے جامان بگیا دختر گردن لہو یا میری سوج اشک سے</p>

کس قدر دینا میں دریا سے فنا پر سوچ زن بلغ جنت میں جو دیا چون خرق یاز سے اگر فدا سامان نخت ہو خدا کو ناپسند	دیکھ اے غافل کہاں تخت سلیمان بگیا غل ہزار باب جنان کا یہ کہ رضوان بگیا دیکھ کیونکر لشکر فرعون و امان بگیا
--	---

غزل ۲۳۵

کھو یا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈنا ملا مزموم ہیں دل صد چاک بن میرے او گل یتیم ابرو سے قاتل میں جو ہے برائی یوسف اپنا نہیں معلوم کہاں نہان ہو حسن کی خطے سے رنگ بنایا میرا	دل مرا اس جسد زار میں ڈھونڈنا ملا خیمہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈنا ملا کاش ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈنا ملا جس قدر کوچہ و بازار میں ڈھونڈنا ملا اب وہ آئینہ جو زنگار میں ڈھونڈنا ملا
---	--

غزل ۲۳۶

فسر یاد میں آیا تھب دلدار بھکر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری دل سے دلکا تا ہر روز سے رنگ کا انداز سنبھل گئے عالم ہستی میں مندا فہمی واقعہ ہر مے سوز نشان سے جو وہ کافر تعمیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز	مارا ہو مجھے تو نے گنہگار بھکر بالین پر طیب آنے ہیں بیمار بھکر عاشق مجھے اپنا وہ ستار بھکر ہم آئے صدمے تھے جو ہر بھکر کرتا ہوں قسیم مرے اشعار بھکر دنیائے فدا کیجیے ہر کار بھکر
---	--

غزل ۲۳۷

بیکر اختیار کو آتا ہر ادھر سوسو بار جو کہاں گل کا نشان فصل خزان میں چھڑا سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا گیا کہ ادھر اب ہو گلزار و شوار	داغ غم و تیا ہر وہ رشک قمر سوار جا کے لیتی جو گلستان کی خیمہ سوار جھکتی تسلیم کہ ہر شاخ شجر سوار جایا کرتا تھا میں ہر روز جدھر سوار
--	--

رود زندان میں لیتا ہوں خبر سو سو بار	اگستہ شوق پر تیرا مجھے اسے فصل بہار
غزل ۲۳۸	
ہیں دو خورشید منور تر سے جاناں عارض گل میں گویا تر سے اے رشک گلستان عارض پر چھتے ہیں تر سے یا قوت رقم خان عارض تھے تو گھٹے میں چھپائے ہیں مرچان عارض لالہ گل کے ہیں گویا دو خیابان عارض	ایسے رکھتے تھے نہ روشن مکنعان عارض سنبھو خجھر چو ریحان تو ہر کاکل سنبھ دیکھ کر اے بت کافر یہ خط تو آغنا ز غیر کو بوسہ دواور ہاے تم میں مجھے چمن حسن پر وہ غیرت شمشاد سرا
غزل ۲۳۹	
ہر روز وہ لب جو لب پر مے لے لے دل یارب مگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگا لے دل درد بتان شوخ ہو یارب بلا سے دل ہر خضر اشتیاق میرا رہنا سے دل	ڈالا ہر کس بلا میں مجھے واسے واسطی جی جائے جان جائے اجل آئے موہ آئے اُس بت کے غم میں اب کی سلامت اگر رہا جھک کر بلا سے جان یہ دل بیستہ رہا کیونکہ عزم کو سے بتان بھکھو ہو قرا
غزل ۳۴۰	
ترے پیر کی تاب نہیں ہر صنم مجھے نالہ و آدرسا کی قسم مجھے عادت پنج و عناک کی قسم مجھے شیوہ درد و بکا کی قسم یہ جو آپ کے لب پر ہو داغ ہوا نہیں مجھ پر کچھ اسکا ہر راز کھلا بوتاؤ صنم مجھے ہر خدا تمہیں خالق ارض و سما کی قسم میں نے بوسہ جو تھے کیا ہر طلب مرچان یہ سکوت کا کیا ہر سبب مجھے دیکھے خیر جواب ہی اب تمہیں پردہ شرم دنیا کی قسم صنم آتش غم سے کباب ہوں میں کئی روز سے بخور و خواب ہوں میں	

مری لیے خبر کہ خراب ہوں میں تھیں شائع روز جزا کی قسم
 ترے دید کے شوق میں رشک قرین نے لی ہر دم کی جو راہ سفر
 مرے کیے جنازہ پر تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز و ادا کی قسم
 ہو کل کی خطایہ خفا و پری کرد رات کو بچہ یہاں جلوہ گری
 میں نہ چھوڑو گناہ تھیں آج زوری مجھے پاس دلچاظہ و نفا کی قسم

غزل ۲۴۱

<p>اشکار لعل سیر بھی بستر کوے جانان میں عجب کیا ہے مرض غم جو رہتے ہیں وہاں نامح شمیم زلف مشکین ہونہ پوچھ اسے ہم نامان گزرباد صبا کا بھی وہاں دم سے ہوتا ہے شب غمت ہے اور آنسو میں میرے چشمہ جان</p>	<p>شفا پاتا ہے ہر بیمار و مضطر کوے جانان میں سیحا کا گزر رہتا ہے اکثر کوے جانان میں کہ آتی ہے کمان سے بوسے غیر کوے جانان میں حنا رخصا کسار ان پہونے کیونکر کوے جانان میں بنا ہوں ای فدا میں بھی سکندر کوے جانان میں</p>
---	---

غزل ۲۴۲

<p>بہت مشکل ہے اب شفا مجھ کو دو گنا ہے چرخ گالیان مجھ کو چرخ فریاد اک جیت سفاک لیگیاد دل اور اس کے بدلے میں مال و دولت سے کیا عرض یارب ناتوان ہوں و یار جانان میں</p>	<p>مرض عشق ہے و فدا مجھ کو آنے تو نے کیا جد مجھ کو فوج کر کے چلا گیا مجھ کو دیکھ منہ وہ دلربا مجھ کو اس کے کوپے کا کر گدا مجھ کو جلد آزار ایل اسے صبا مجھ کو</p>
--	---

غزل ۲۴۳

<p>کیا برا عشق کا آزار لگا ہے مجھ کو نام کچھ آب و غورش سے نہ رہا ہے مجھ کو</p>	<p>کچھ سوثر نہ دعا اور نہ دوا ہے مجھ کو تاشہ خون جگر کا جو سدا ہے مجھ کو</p>
---	---

مونس جان عزیز بچ و حنا ہر مجھ کو	مشغلہ حبس میں جو آہ و بکا ہر مجھ کو
تلخ کامی میں جو شکر کا مزا ہر مجھ کو	کس سے بوسہ لب شیرین کا ملا ہر مجھ کو
بارے کچھ درو تپ غم سے شفا ہر مجھ کو	آج جو شربت دیدار ملا ہے مجھ کو
سہرہ مشکل دارین کھلا ہر مجھ کو	نظر افضال خدا پر چو رہا ہے مجھ کو

غزل ۲۲۴

تو جلیلی ہی تو مجنون بھی بنا دے مجھ کو	اسے پری حسن دل افروز دکھا دے مجھ کو
آتش بھرتیاں کاش جلا دے مجھ کو	تاب دوری نہیں صلامرے دل کو یارب
بیوفائی سے نہ اسے شیخ و خانے مجھ کو	عمر کاٹی ہی ترے بچ و محبت میں مدام
بھجنا خط بھی ہی وہ شوخ تو سا دے مجھ کو	سادہ روپوں کی نہ سادی ہو کوئی ناز سے بات
بت میکش کبھی اک جام پلا دے مجھ کو	یوسف زلف جو لے لون میں سیہ سنی میں
غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھ کو	ایک مدت سے فدا ہوں ترا مشتاقی کلام

غزل ۲۲۵

ہو کیا میں فرج اوقا تل تری تلوار سے	زخم کھایا ہی جگر پر ابرو سے خمدار سے
کام رکھتا ہوں تبون کے سایہ دیدار سے	سایہ طوبی کی خواہش ہے نہ حوروں سے غرض
مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے	قبر پر کوندا کر گئی میری بجلی رات دن
مجھ کو ہوتا ہی جنون پیدا گل و گلزار سے	ہجر میں اس سرو قیامت کے نہ دو تکلیف میر
ہر عیش پر ہیز کرنا صحبت دلدار سے	پاک ہو نیت جو تیری اسے فدا کچھ غم نہیں

غزل ۲۲۶

جہان کو ہم سہرا سر جلوہ دلدار کہتے ہیں	جسے تم غیر سمجھتے ہو اے ہم یار کہتے ہیں
جہان تو جلوہ گر ہووے اُسے گلزار کہتے ہیں	نہو جس گل میں چری ہو اے ہم خار کہتے ہیں
سجن جو جی کو لجاوے اُسے گلزار کہتے ہیں	اداجس چال میں مٹکے اُسے رفتار کہتے ہیں

سند منصور ہی سے یہ ملی راہ محبت میں نہیں ہوا پناشیوہ شاعری کا فرد پرچہ	سردار آئے جبکہ ستر آئے سردار کتے ہیں عبث آنکھوں کو تیری نگر میں بیمار کتے ہیں کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار کتے ہیں
---	--

غزل ۲۴۷

پری ہر شکل گوری سافولی معلوم ہوتی ہے نہو ہوا اُنکے پستان کا بہار آ کی ہو جن پر شبِ فقرت فلک پرچہ ستارے یا اگر انکھارے طبیعت کا عجب ہر ڈھنگ ہو عشق کی سیلابی خطا نکاد یہ دل ہے محبت میں جو چھتا ہوں کما صیا دے انداز دیکھا جبکہ بلبل کا نہیں بیوہ لب پر خون کی لالی لگانی ہے لطافت ہند میں ہو تبتلا اگر خبر لیجے	جوانی جس کسی کی ہو بجلی معلوم ہوتی ہے پھمچکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہے یہ سقوت کستہ گردون جلی معلوم ہوتی ہے بڑی بھی ہر ادا اس کی بھلی معلوم ہوتی ہے عبارت بھی خفی لکھی جلی معلوم ہوتی ہے گھون میں رہ کے نازوں کی چلی معلوم ہوتی ہے کسی پتہ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہے ربانی اس سے مشکل یا علی معلوم ہوتی ہے
--	---

غزل ۲۴۸

بہ چھڑو میں دل دکھائے ہوئے ہیں ہوا شگ آنکھ میں ڈب ڈبائے ہوئے ہیں تبون نے جلایا ہمیں شمع صورت نہ دے اس قدر قبر تکلیف ہم کو شہیدوں کے لاشوں پہ بولایا قاتل گلِ نجف کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا و صل میں بھی نہیں جاتی اُن کی جو آجائے مشکل تو گہرا نہ رنگین	جوانی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں جگر پر ڈی چوٹ کھائے ہوئے ہیں خدا سے بس اب بولگائے ہوئے ہیں ترسے گھر میں دھان آئے ہوئے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہاں ہوئے ہیں دلِ غم زدہ کے ستارے ہوئے ہیں تو و پھر سے منہ کو چھپائے ہوئے ہیں علیٰ ہر ادا آئے ہوئے ہیں
--	--

غزل ۲۴۹

چاشنی گرم فرقت نے چکھائی آپ کی
جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی
دیتے ہیں در پرکڑے عاشق دہائی آپ کی
چاند سی صورت جو نظروں میں سمائی آپ کی
وہ طبیعت ہے پھر اک دن نیلای آپ کی
واہ و اما حب صنا کیا رنگ لائی آپ کی
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی
بعیت رازی بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی
سخت مشکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہوئی حق میں ہمارے آشنائی آپ کی
بے سبب ابھی نہیں جا مان رکھائی آپ کی
حلال پرسی چاہیے ہر اسے شہر خوبان ضرور
اٹک بھر کر بھی کبھی ہم نے نہ دیکھا عور کو
ہو گئی اختیار کی جب سے رسائی بزم میں
حبیلی مندی ہو سے دو چار خون عشاق کے
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا تزدین
شب تڑپتے لوٹے سرد خنک زری ہر جگہ
پھر گئے غیروں کی خاطر آپ اپنے قل سے

غزل ۲۵۰

شرم و بنا خون عقیقی ہر ذہیان اسد کا
سج جو پوچھو یہ پتا ہر اُسکے گھر کی راہ کا
گنبد گردون نے سیکھا ہر چسپن رو باہ کا
شور ہر چارون طرف گلشن میں بسم اللہ کا
سج تو یون ہر یو یقین کے کتیں افواہ کا
روے دلبرہ ہر گیسو ہے ہلا ماہ کا
تجھ میں عالم کربا کا مجھ میں نقشہ کاہ کا
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی تھاہ کا
کیسا اثر جاتا رہا اندھیری آہ کا
واہ کیا آسان ہو کر ناکی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہون اس بت دکواہ کا
کوئی چپ ہو کھینچتا ہر کوئی لغسہ آہ کا
جیلہ سازی کر کے مارے کیسے کیسے شیراز
کس محل خوبی کے آنے کی خبر ہر اسے صبا
یار کو دیکھا ہر اور یوسف کو سنتے ہیں فقط
دو وزن حاض ہیں متارے لکھن شاہ مانگ ہر
عشق تیرا کیوں نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے
غرق بحر عشق میں لا کون ہو سے ہیں آشنا
روز ترساتا ہر وہ قاتل مجھے ہر بات میں
آزمائش کے لیے کہتا ہر یہ ہے وہ شورش

اگر دیکھنے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ
کیجئے چکر طر ان ای جوش بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کس کو وحشی کے رسوا نہ کیا چشم ہر شارے اُس کی تو نے خاک دھوئے تھا سب جانی کا نقد اک بوسے پہ تھی اُس کی خرید تھے کین مجھ پہ جفا کین لاکھوں بجلی کب پہننے سے تیرے نہ گری ہو گیا مائل رخسارِ صم کیون نہ کیا اُسے کینے جھنے کھینچ لائی اُسے میرے گھر تک دل کے لیتے مین کیا تم نے سوچ	حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا سامنا نہ کس شہساز نہ کیا گشتہ ناز کو زندا نہ کیا تو نے دل کا مرے سودا نہ کیا مین نے پرایک کا شکوہ نہ کیا قتل کب چال سے برباد نہ کیا بغداد دل نے کچھ اچھا نہ کیا اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا کام اس آہ نے اتنا نہ کیا جوش نے اپنا پرایا نہ کیا
--	--

غزل ۲۵۲

تھا را ہمارا ہمارا تھا را تمنا ہماری تقاضا تھا را کھینچے کس سے ہو کیا ہر نقشا تھا را شہ شیراز پہ تو قبضہ تھا را مبارک رہے تم کو پیارا تھا را فضیحت ہماری خامشا تھا را غضب ہو مر سجان غصہ تھا را تھا را تھا را تھا را تھا را	محکمات نہیں ہم سے زیا تھا را لیا دل تو لو جان بھی کیوں ہے پھر یہ تصور چہرہ اثر کیوں گیا ہو نہ تیرا وہ دست قدرت مین اپنے چلے ہمتو حسرت ہی لب کر قید ہو تو قیدوں سے لڑنے کا قصہ نہ پوچھو مین اپنے ہی جذبے کا قائل تھا لیکن مجھے اور سے کیا مین عاشق ہوں پیارے
--	--

خدا ہوتے کیوں پور کی گناہ پیاسے	نہ جذبہ بہار نہ جلو اتھارا
نیم اس چمن میں گل ترکی صورت	پچھے کپڑے رکھتے ہیں پردا اتھارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان اٹھاتا ہے	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہے
کبھی تو غن روتا ہے یہ دل گہ مسکراتا ہے	کبھی صحرا میں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے
سمجھنا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتیں بناتا ہے	بہار آنے سے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہے
مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں	کہ اسے کجخت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے
خونا پست پا ایدل تو میدان محبت میں	کہ تھکے بعد مدت آج قاتل آزماتا ہے
کلام تلخ کرنے سے تجھے کیا مستانہ ظالم	مثال آبلہ خود دل ہی کیوں اُسکو دکھاتا ہے
اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہہ دینا	جگر میں درد ہے اور ضعف سے دل سناتا ہے
نہیں ممکن ہے بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا	بہت مشکل سے دل پیاسے کیسکا ہاتھ آتا ہے
اگر کہتا ہوں اُس سے دیکھ مر جاؤ گے کچھ کھا کر	تو کہتا ہے پیاسے کس کو مرنے پر ڈراتا ہے

غزل ۳۵۴

دل مرا تیرے سحر کا نشانہ ہو گیا	آفت جان میرے حق میں دل لگانہ ہو گیا
ہو گیا لاغر جو اک لیلیٰ اداسے عشق میں	بیشل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہو گیا
خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج	آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہو گیا
خواب غفلت سے ذرا دیکھ تو کب چوٹے ہیں ہم	قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا
فصل گل میں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی	قید میں صیاد جھکواک زمانہ ہو گیا
بعد مردن کون آتا ہے خبر کو اسے رسا	ختم بس کچھ لمحہ تک دوستانہ ہو گیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	---------------------------

جدہ مردہ ہو اسی جانب کو اپنا دیا داغِ حبسگر جس نے ہم کو نہیں دامن میں اس کے سرخ خجّاب اُداسی چھا رہی ہے بے کسی ہے جو خط جاتا ہو پڑھ سکتا نہیں وہ پھر آیا میرے در سے حبا کر گئے مین طوقِ دُہرے پایہ زنجیر وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان	کھنچا جاتا ہو دل تاشیر دیکھو یہی ہر وہ بت ہے پیر دیکھو ہمارا خون ہے دہشتگیر دیکھو مزارِ عاشق و گیسر دیکھو مری تقدیر کی تحریر دیکھو مری اُلٹی ہوئی قفسِ درد دیکھو اسیرِ عشق کی تو قیسر دیکھو مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو
--	--

غزل ۲۵۶

وہ میرے پلو سے کمر سوارے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو
قیامت آئی ہو یا الٹی یہ آج کیسی سحر ہوئی ہو
مرعضِ الفت کی روح تن سے روانہ پچھلے پہر ہوئی ہو
تمام آفاق میں ہو چرچا نہیں کچھ اس کی خبر ہوئی ہو
تجھے ہو معلوم خاک زاہد کہ عاشقی میں ہو کیسی لذت
یہ پلو چھ مجھ سے کہ عمر میری اسی میں ساری بسر ہوئی ہو
خدا نے ایسا جمال روشن کیا ہو اس فکر کو عنایت
جو روئے تابان سے زلف اٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہو
کبھی جو در تک میں اُنکے پہنچا تو جھکو دربان نے دی تیسکین
بلائیں گے وہ ضرور تم کو ذرا سا ٹھہر و خسر ہوئی ہو
نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ ہم سے بدلا
اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دستیا ادھر ہوئی ہو

گزر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شعر خوانی
زبان کر بند اپنی صفہ رخسوس شمع سحر ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

لے پھر تاج کو بجا دل ملا با خاک میں کیوں اس کو تو نے ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا اٹھاتا کیوں تون کے ناز جیبا اودا ناز جانان کی دھماکی ملا روز ازل عالم کو سب کچھ ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا گلی سے اٹکے گھر تک آتے آتے خوشی پر غم ہو کچھ ہو ہم نے نصیب	مرا بچپن میں سدا چلبلا دل بہشت تازوں کا پالا تھا مریا دل ارے ظالم نہ سنی میں ملا دل اگر ہوتا مرے بس میں مراد دل گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل ہمیں آفت رسیدہ اک ملا دل دارے او بیروت بیوت دل بچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل بس اب تو اک صنم کو دے دیا دل
---	---

غزل ۲۵۸

ہزار صدے سہا کر نیلے کبھی نہ آہ دہکا کر نیلے چین میں بل چمک ہے ہیں نگونہ گل ملک ہرین جو جمع ہوتے ہیں اہل نہ رہتے تھکے سر کتے ہیں سب سب سے ہی کی ہنسنے سیر عالم میں ب ارا وہ ہر قسم اسے ہو کیا خون روز عشر کہ جبکہ صفہ رخی ہو جان	وہ لاکھ ہیر خفا کر نیلے ہم اسکے بدلہ وفا کر نیلے سرور میں ہم بہکے ہیں دہاتھم سے جدا کر نیلے جو یہ شو کا تو روز عشر ہی کا چم چا کیا کر نیلے گلی میں ماس بت کی بیٹھ کر ہم ہمیشہ یوں کر نیلے میان بھی حامی ہے برابر وہاں بھی جنت عطا کر نیلے
--	---

غزل ۲۵۹

کوئی گڑھی نہ وصل کی آئی تمام رات اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے	باتوں میں ماس پر ہی نے گنوائی تمام رات پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات
---	--

پیر وں پڑے بلایں لین اور تین بھی کین خوف اُنکو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کہیں پالا پڑا ہے مجھ کو عجب بد مزاج سے مونس پھر آج پھر کی شب کا مٹی پڑی	سر کی نہ ان کے منہ سے دُلائی تمام رات گالوں پہ دھر کے سونے کلائی تمام رات جھگڑا ہے تمام دن میں لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات
---	--

غزل ۲۶۰

عشق بتان کروں کہ میں یاد خدا کروں تجربہ میں اسے سچ بھلا جی کے کیا کروں طباغے آسمان و زمین تپتی تپتی کی لاکھ جستجو ہو اوسل پر نصیب گلشن میں جا کے او بھی وحشت ہوئی نصیب	دو دن کی زندگی میں تباہ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جدا کروں قدر میں لکھا نہیں تدبیر کیا کروں اب قصد ہے کہ سیریا بان کیا کروں
--	--

غزل ۲۶۱

پھر آئی فصل گل پھر فصلِ دل رہ رہ کے پکتے ہیں کوئی جا کر کو یہ آخری پیغام اُس جہ سے نہ بوسے لینے دیتے ہیں نہ گلے پکے میرے وہ غیروں کو ادا سے قتل جب سفاک کرتا ہے رستا کی ہر تلاش یار میں یہ وحشت پیمانی	مرے داغ جگر پھر صورتِ لالہ لپکتے ہیں ارے آجا ابھی دمِ حن میں باقی جو کچھ ہے ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھ سے جھگڑتے ہیں تو اُس کی تنہا کو ہم آہ کس حسرت سے نکلتے ہیں کوشل شبیہ میرے پاؤں کے چھائے جھلکتے ہیں
--	--

غزل ۲۶۲

قیاس ہے کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں میں عالم رہے بس موسمِ گل کا زمانہ میں بنائے دیو کجہ کا سبب کیا جانے کیا ہے قدم رکھ دیکھ کر بھر محبت میں ذرا احوال	قضا کا سامنا رکھا ہوا ہر دل لگانے میں ہمیں آبادِ طبل یا چنچلے آشیائے میں نہیں ہر دخل بندوں کو خدا کے کارخانے میں خطرِ بڑوب جانے کا بھی دریا کے منانے میں
--	---

صبحا جی جا ہوتا ہے بس گر بیان چاک کرنے کو
کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیان میں

غزل ۲۶۳

تری صورت بے کافر خدا نے وہ بنائی ہے
جنون کا جوش ہوا یگلبند تجھے جدائی ہے
ہو اسے زلفِ عنبرِ فام پھر سر میں سما لیا ہے
کسی دن پان کھانے میں نہیں اُنکو جو آئی ہے
ہوا منظور پھر تاراج کرنا کشورِ دل کا
ترے کو بچے سے جیتے جی نہ اٹھو بگاڑ جاؤ بگا
ہماری قبر پر رور و گے فرماتے ہیں حسرت سے
اب کھ کر وہ سوال بوسہ کا کل پیون بوسے
وہ عیسیٰ دم جو آجاتا تو جی اٹھنا یہ پھر مردہ
کوئی کہتا ہے مجھ کو اور کوئی کہتا ہے دیوانہ
نہ کر شد اس داغِ جنون کو راجحانِ آخگر

کہ بیوتِ خدا مالِ تری ساری خدائی ہے
ہو اسے دامنِ صحر امرے سر میں سمائی ہے
قضا کا سامنا ہو موت پھر تشریف لائی ہے
دلِ مہجون اہلِ عشق پر حبسِ گرائی ہے
جو فوجِ رنج و دردِ ہجر کی بھر پر چڑھائی ہے
مجھے میری قضا جانِ جانِ یانِ کھینچ لائی ہے
یہ وہ عاشق ہے جسے جان تک ہمپر گنوائی ہے
تجھے سودا ہوا ہو یا کر تیری موت آئی ہے
یہی تھا مشورہ سب کامی جلا شِ شامائی ہے
تھامے عشق میں پیائے یہ ذلعت ہے پائی ہے
کہ یہ تیرے بڑے گائے پسینے کی کسائی ہے

غزل ۲۶۴

بہد کو رشک سے ہلا کیا
چہرے سے عاشقِ جہا کیا
عشق کیسے تیرے آہ نے مجھے
باغِ عالم میں ہوں وہ برگِ جنا
کیس ادا سے وہ بوسے جاؤ بھی
عکس پڑتا نہیں ہو آئینہ میں
سرِ نراندہ ہیں خیمت میں ہوں

ماہر نے مرے کمال کیا
قد و کما کے مجھے نہال کیا
ہر گنگارِ ہاں ہاں کیا
جس کے ہاتھ آیا پائمال کیا
میں نے لٹنے جو عرضِ حال کیا
تم کو اللہ نے بیشمال کیا
کس نے شب کا سیاں کیا

شب وصل آنکے خوف سے ہم نے	اپنا ہی مرغ دل حلال کیا
باغ عالم بن سبز رنگون نے	صورت سبزہ پائسال کیا
صدقے ہو جاؤں ایسی فرقت کے	بھری بن مرا وصال کیا
ایک دن راہ میں ملے تنہا	بوسہ مانگا نور و سوال کیا
الغرض طول جب ہوا قصہ	چار بوسوں پہ انفصال کیا
بولے پیشو مجھی کو تم اسے	دل میں گرا در کچھ خیال کیا

غزل ۲۹۵

سودا ہوا ہے پھر مژدہ چشم یار کا	تلوون کو اشتیاق ہے پھر نوب خار کا
اگر کر چھو اچھ عارض پر نور یار کا	دیکھو تو جو صلہ ذرا اشتیاق غبار کا
اک پل کی نہیں جڑے شوق دین	آنکھوں میں گھر بنا ہو ترے انتظار کا
رکھتا ہوں زیر تیغ کلا شوق فوج میں	ہر عشق جب سے ابرو سے خمدار یار کا
نشہ نہ اس کے زہر کا اتر جاتا بجشہ	مارا ہوا ہوں افنی گیسوے یار کا +
بھٹکوا کیا نفس سے نہ صبار نے رہا	افسوس ہے گزر گیا موسم بہار کا
یوسف تبون کے عشق میں بھولے خدا کی	کچھ تم کو ڈر رہا نہیں روز شمار کا

غزل ۲۹۶

یہ کچھ جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے	اٹھا کر گردشیں جب کو چہ بے پیر میں آئے
عدم سے شوق وصل کس سیم تن کا دہر میں لایا	ہوس میں زری کی ہم ذخیرہ اشکبیر میں آئے
تھمادی زلف کے سونے میں آوارہ پھر یہ برون	بہت کردیاں اٹھا کر خاندان تجیس میں آئے
لمبے معجز بیان سے اپنے گرتے لفظ تم کہہ دو	تعب کیا اگر جان پس کر تصور میں آئے
غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھ کر تیرا	گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر میں آئے
چٹھی عارض کی الفت یار نے جب سر و مہری کی	طلب کو چھوڑ کر ہم خطہ کشمیر میں آئے

دکھادہ دن بھی یارب جو کہیں سب دیکھ کر بھگو
کہ یوسف رواق حضرت شبیر میں آئے

غزل ۳۶۷

اک طرف عشق میں یارب دل نادان ہو جائے
میں تو کیا ہوں کہ بہن بھی کبھی دھوکے سے
کیسا کیسی اور اکسیر کہاں تیری بھگا
بر ملا زلفت کو چہرے پہ چوڑا لے وہ شوخ
عرض یہ ہے شہید خادم سے خلیل احمد کی
یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہو جائے
تیری صورت کو جو دیکھے تو سلمان ہو جائے
گر پڑے مور پہ دامد سلیمان ہو جائے
کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جائے
رج سب دور ہوں اور وحش کا سلمان ہو جائے

غزل ۳۶۸

جیون میں نام لے لے کے تمہارا یا رسول اللہ
یہی ہو آرزو دل میں پڑھوں تجھ نام کی تسبیح
نہیں ہو دوسرا کوئی قیامت میں شفع میرا
مرینہ میں جو ہو بچا دے خدا جھکو تو بہتر ہو
ترے کوچے مہاک کو جو چلوں سے بہار میں ہم
اندھیری گور میں رکھ کر اکیلا چھوڑ سب جاوین
مجھے یہ نام لگتا ہے پیارا یا رسول اللہ
کرن سب کام دنیا سے کنارا یا رسول اللہ
مجھے آسدن تمہارا ہی سہارا یا رسول اللہ
کہ دیکھوں جگہ کے میں روضہ تمہارا یا رسول اللہ
تو حائل ہو بھی مطلب ہمارا یا رسول اللہ
مٹے برکت تمہاری سے اندھیرا یا رسول اللہ

غزل ۳۶۹

حسینان جہان جب میر کو گھر سے نکلتے ہیں
حنا ملتا ہے تو ہاتھوں میں او ظالم خدا سے ڈر
ہو سگو غیب میں ایک دن آیا وہ قاتل
عجب قسمت ہماری ہے کہ بعد از مرگ بھی یہ بت
نہیں معلوم کیس شہ رو کے سوز فرقت میں
کسی محبوب کے جوش محبت کا تقاضا ہے
دل عشاق ہر ہر کام پر پاؤں سے ملے ہیں
ہزاروں عاشق شیدا کفن نفوس سے ہیں
اکی دیکھے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں
عرض میں فاتحہ کے قبر کو ٹھکر لے کے چلتے ہیں
ہماری آہ آتش بار سے خستہ نکلتے ہیں
نہیں جو جہ اپنی آنکھ سے افسوس نکلتے ہیں

تن نازک میں فوراً نیل پڑ جاتے ہیں بھولوں سے ارے اویو فاقہ کھر کھی نکھے برداشتیں اسکی شفیع عاصیان اپنا شفیع روز محشر ہی	جو آہستہ بھی فرش گل پہ وہ کر دے جیسے ہیں جدا ئی میں تری عاشق مثال شمع جلے ہیں نثار احمد کی گیارہ گز عدد حسرت سے جلے ہیں
--	---

غزلیات تمام شد

اشعار متفرق

لکھا کلمہ عقیدت سے جو مطلع نعمت احمد کا جس نے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار لایا نصیب کھینچ کے سبب اد کی طرف آب شمشیر سے تھوڑا نہ رکھا اسے قاتل دل لے کے ہمارا کہیں برباد کرو گے زر گس نے آنکھ پھیر لی بلبیل جدا پھری تاؤگ نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں بھم دور و الم رقت میں ہیں سیری کہانی سے وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے جلو کا سوز گریہ سے بڑھایا ماجر کیا ہے شکایت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں منہ تیرے پونجی برون سینہ سٹاک کر جگر میں آگ اسے غیسہ گر معاف یہ ہسان کر نہیں گزرے جو سارے وہ سالانہ صیبت لایین	سردیوان مرے طفر ا بنا قریبوت کا کب خوش آتی ہو کسے اے دوست گلشن کی بہار دن بھر بھرا پھر آیا تو جلا د کی طرف سوکے جاتے ہیں لب زخم مرے تر ہو کر لو دل تھیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے چلیے بس اس چمن سے کہیاں کی ہوا پھری تڑپے ہو مرغ قبلہ غما ششیانے میں یار ب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں ترقی جس طرح ماتم کو ہو دے فوج خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملک جادو دانی سے جہان میں آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہو پانی سے مزا دینے لگے کچھ سننے سے اب تم تیرے اسے اشک دیدہ دوڑ لگی بال و بر میں آگ چھپ جائیں منہ دکھائے وہ زخم جگر نہیں ہم ابھی کچھ نفیس سے مرغ نوا آواز دین
--	---

بیتابی فراق سے عالم بدل نہ جائے
 عجب عالم ہو اس گل پر بہن کی یاد میں دلکا
 آنکھ نہ کر ہوں ہر دم قدحِ روضے دوست
 سیرِ حنوت خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
 جا ہے قطرہ خون جسک شمشیرِ دشمن پر
 عزت دیوانگی بخشی مجھے تفتدیر نے
 نفس بردوش صیادِ جفا طینت کا پیرا ہر
 غور سے سمجھ تو مشکل ہو نہا ہ
 نگہ عاشقِ مشتاق پہونچ جاتی ہر
 ہر گیا عاشقِ تمھارا ہو گیا قصہ تمام
 خون جگر پہاں جو جس نے وہ موی پئے
 نے ڈھب کا کچھ پوشش و سودا ہوا ہر
 کسی صورت تو دل کو شاو کرنا
 دل میں رہتا ہر دنیا سے دلخ سے روشن چراغ
 لبِ بام آکے گر بیٹھو تا شام کو دکھلا یکن
 روح ہر دواز ہونی کام نہ آئی تجھ سے
 حجابِ ابرامع ہو گزر کیونکہ جو گلشن تک
 زلف نے تیری کیا ہے سرو سامان مجھ کو
 قاصد تو کیوں پا کے مرے بار کا مزاج
 پریشان زلف آنکھیں میخِ منہ زرد
 نکسین کیونکہ اگرچہ غلبہ الفت کی شدت ہو

نالہ فرازِ عرش سے آگے نکل نہ جائے
 کہ نالہ منہ سے نکلا زمرِ مذہبِ خدا دل کا
 وہ مجھے دکھا کرے دکھا کر دین سو سے دوست
 بے تامل منہ سے نکلا اسے لطف کہ سو سے
 تماشا ہی مجھ بھولا نیا دیوار آہن پر
 طوق نے کی بندگی چوے قدم زخمیر نے
 مقام گلشنِ ایجاد دم بھر کا سبیرا ہر
 دوستی کرنا بہت آسان ہ
 لاکھ گھونگھٹ کو کرے کوئی حصارِ عارض
 کوئی دم میں جائیگا لاشہ او مرے دیکھا
 کھائے وہی کباب کہ جو دل حبلا نہوا
 خدا جانے اب کی مجھے کیسا ہوا ہر
 ہمیں دشمن سمجھ کر یاد کرنا ہ
 گھر جو عاشق کا بیان جلتا ہے بے روغن چراغ
 کند آسا چرخین تارنگہ پرنا تو ان ہو کر
 نہ رک کا قید بھی ہو کر ترا دیوارِ عشق
 وہ شبنم ہون پہونچ سکتا نہیں پہولوں کے دہن تک
 آپ سا کر دیا کا فر نے پریشان مجھ کو
 پوچھا ہو اس غریب نے سرکار کا مزاج
 کمان تھے رات اس پیاری ادا سے
 انھیں ہو خون رسوائی ہمیں غیر کی ہشت ہر

اس زلف سیہ فام کو چھڑا نہیں کرتے
 نہ نامہ چہ نہ قاصد چہ نہ پیغام زبانی ہے
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگا یا ہم نے
 بہت روزوں کے چھپے آج آیا آپ کا نامہ
 آنکھیں نہ لڑا یا کرو مسرہار کسی سے
 تمہاری زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
 قاصد اجورہ دیتا ہوں میں جھکو جان تلک
 آیا جناح تیرا بہت انتظار میں
 کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہے
 اسے دل تو عجب نالہ و فریاد کرے ہو
 خال شکین بھی ہو اور زلف سیہ فام بھی ہو
 ستارے جب تلک چاہے زمانہ آسمان ہو کر
 چلا ہو اور دل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
 سچ میں اور سایہ ترسے کوچے کی دیواروں کا
 تلک جب تک کہ زخموں پر نہ چڑکے کوئی کیا جانے
 بسے بلبلان شعلہ دم اک نالہ اور بھی +
 لب بند ہوں تو روزن سینہ کو کیا کروں
 نہ آیا خط کوئی پرزہ ہی آتا کاش جانان کا
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر
 چراغ جلتا ہو لیکن یہ شام جلتا ہو
 قاصد شتاب جگے خبر لا تو یا رکے

نادان بہت سانپ سے کھیل نہیں کرتے
 بکا یک دل کا تلک جانا یہ آفت ناگمانی ہو
 مرض ہجر کا تعویذ مبتلا یا ہم نے
 لغافہ پردہ کے آنکھوں سے لگا یا آپ کا نامہ
 اس بات میں حل جائیگی تلوار کسی سے
 ہماری جان گئی اس کی اک ادا ٹھہری
 پونچا دے میرے نامہ کو اس صربان تلک
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں
 کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہوا ہے
 وہ بھل گیا جب کو کہ تو یاد کرے ہے
 مرغ دل کیوں نہ بچنے دانہ بھی ہو دام بھی ہو
 ستار اپنا چلیگا کبھی تو کا مران ہو کر
 زمین کو سے جان بچ دیگی آسمان ہو کر
 کام جنت میں ہو کیا ہم سے گنہگاروں کا
 کہ لذت عشق میں کیسا ہو محبت کا مزہ کیا ہو
 گم کردہ راہ باغ ہوں یاد آشیان نہیں
 نعمت تو مجھ سے نالہ آتش نشان نہیں
 اُسے نسخہ بگھتے ہم دو اسے دروہ جان کا
 ہر جا تھیں ایجان جان یاد کریں گے
 یہ دل ہمارا ہو ہر دم مدام جلتا ہو
 طاقت نہیں رہی ہو مجھے انتظار کی

ہر کے وہ ترش رو مجھے گالی ہزار دے
 باغبان کے ڈر کے اسے باغ میں جاتے نہیں
 باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
 دیا خردہ مجھے دل نے کغش سے ہوش میں آؤ
 جو آب نامہ کیا آیا تین جان میں جان آئی
 شکوہ غلام کا نہ شکایت جفا کی ہے
 پھینک دیئے ابھی ہم حیر کے پہلوا پنا
 موت بہرہ ہو کلام سخت غیرت دار کو
 ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہو راہ
 حبش آرائشیں ہیں غافل و جہم قضا آئی
 حال ابن لوح جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
 غافل و ایسی کلاسی ہو منزل ملک عدم
 نہیں درودل منہ پہ لانے کے قابل
 قتل عاشق کسی مشوق سے کچھ دور نہ تھا
 محروم کو جلاتی ہو تری ناز کی آواز
 دل دے کے اوپری تجھے دلبر بنا دیا
 واجب القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم
 تیرے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
 کیسے تھے مطمئن کہ لے آئے ہیں جان دل
 بند ہو گا زمرے پر بھی کھلا رہنے دو
 الفت کا نشہ جب کوئی مر جائے تو جائے

یہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے
 جو بنا گل ہو اسے ہم دیکھنے پانے نہیں
 ہم نے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلہ رستہ کیا
 پیام خدا بھی آیا ہو قاصد کے قدم سے لو
 کیا یان سے کہو مردانے آیا میں جان بگر
 ان کو ستم کی خو میں عادت وفا کی ہے
 تجھ پہ قابو نہیں دل پر تو ہو قابو اپنا
 انہماک زخم شمشیر زبان ہوتا نہیں
 دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہو کہاں کا
 ہے گا نخل ماتم قد فنا ہوگی یہ رعنائی
 صحبت برے بڑا جاتے ہیں یوں اشرف صاف
 رہیوں کے پاؤں کا جہنم نشان ملتا نہیں
 یہ قصہ جو ان کے سنانے کے قابل
 پر قوس حد سے آگے کبھی دستور نہ تھا
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز
 ابے ستم سے کہ ستمگر بنا دیا
 ہاں میان سج ہو کہ ابے ہی گنہگار ہیں ہم
 تھا اسی خاک پہ آخر ہمیں بسمل ہونا
 اس کی نہ تھی خبر کہ دین پھر وہ جو رہا
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش دیدار رہا
 یہ وہ دسرا ایسا ہو کہ سر جا کے تو جائے

صراطِ عشق پر از بسکہ ہر ثابت قدم میرا
دل یہ جس کے لیے پہلو میں طپان رہتا ہے
آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم
اسے چارہ گریخند سے نہ کہتے ہیں کمان ہم
اس دم جو تونے کی طلب بوسہ نہیں
صحبتِ آلودگان میں پاک دامن پاک ہیں
وزدیدہ نظر یا تو چرائے گئی دل کو
جانتا حفظِ دل میں مجھے عاشق لیکن
ہاں نہ بگڑو کر جانتے ہیں ہم
واہ داکیا نازہ پانی خیر قاتل میں ہے
سطحِ سینہ پر ترے اوست و خیر یہ کیا
یا را غیار ہو گئے اللہ
مرضِ عشق میں کوئی بھی گرفتار نہ
ہمیشہ آگ نکلتی ہے اپنے سینے سے
کیسی ہنسی کمان کی خوشی کیسا اختلاط
ہمارے گل کو مست پوچھو بڑی اسکی کمان ہے
تمست تو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہو کسند
تھے تابعِ فرمان پر یزاد و سزا دل
سج ہو کہ روز بد میں کسی کا کوئی نہیں
ہر ہی موجِ دیبا میں لاکھوں ہی ڈوبے
ہم ہیں مشتاقِ سخن اور اس میں گہلی نہیں

دمِ شمشیر قاتل پر بھی جم جاتا ہر دم میرا
یوں سننا ہے کہ اسے بھی خفقان رہتا ہے
بلکہ پہلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم
کیا جانیں سکتے ہیں تصویر میں وہاں ہم
جی چاہتا ہے لے لوں تری ضد سے نہیں
خاک سے دھبہ آئے جا در مستاب میں
یا آنکہ لگاؤٹ سے لگائے گئی دل کو
اپنی کیا بات بھی کہو دے جو تجاہل نہ کرے
اک ادا حسن کی عتاب بھی ہے
اُسکا زخون کو مزارِ خونی لذتِ دین ہے
اُبھرا ابھرا نظر آتا ہے کچھ اٹھا اٹھ
کیسا زمانے کا انقلاب ہوا
دوست تو دوست ہے دشمن کو یہ آزار نہ
اُٹھ سوت دے گذرے ہم ایسے جینے سے
ہم کو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے
نشانِ اس کی چھلا ہے یہ تجھے کی نشانی ہے
دو تین ہاتھ جبکہ لبِ بامِ راہ گیا
کھلاتے تھے ایمانِ سلیمان کبھی ہم بھی
پتھر بھی بھاگتے ہیں خزان میں شہرے دور
مگر ہم نہ ڈوبے سنبھلتے ہے ہیں
اس لیے تصویرِ جانان ہم نے کھجوانی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکنائی نہیں
 کوچ کی اپنے اس طیساری ہو
 ایں دھول سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
 سچ بتاؤ کہ دھیان کس کا ہو
 رنج کس شعلہ رو کا کھاتے ہو
 کون سے ماسر وہ مرنے ہو
 اسے بیابان سے دل کو نہ میں دل بچھا
 نہیں جنت نہ سہی خیر جہنم ہی سہی
 گزرا فلک کے پار گیا لاسکان تلک
 مر مری بسل جو کیا یاد چسمن کو
 ستا ہو کر کھاتا ہو جلاتا ہے مولاتا ہے
 کیسے نالوں سے اٹھا لون میں زمانہ سر پہ
 آنکھیں تو قتل کریں ہو نظم جلائیں کیا نوب
 نہیں غم تراہن عشق کو خورشید محشر کا
 جو احب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن ہو
 قاسم سوزن سے کیوں ہو رشتہ سوزن دراز
 کیا ترا سے غیرت لیلی میں سودا فی نہیں
 چلن لافس کے چن اندون کچھ نکست گل میں
 اسیدہ اذ کیوں نہون میں تجھ کریم سے
 جلن تک تیری محبت میں گنوا بیٹھ میں
 کیا بھروسا اسکا ہو جب یا ر ہوس میں کا

ایسے تصور جہان میں نے کچھوائی نہیں
 تیرا احسا فضا صبا باری ہو
 قسمت میں جو لکھا ہو آئی شتاب ہو
 دل میں غم میری جان کس کا ہو
 شمع کی طرح کچھلے جاتے ہو
 سچ کہو کس کو پیار کرتے ہو
 کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسمل سمجھا
 اتنا غم ڈرا ہے مجھے تو کسی قابل سمجھا
 او تیرا آہ بے ادبی یہ کہان تلک
 غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو
 خبر ہوتا نہیں عاشق سے وہ ناہرمان بھون
 فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو
 تم تو قاتل بھی ہو اے یار سیما بھی ہو
 سلامت ہو اگر سایہ ہمارے واسن ترکا
 گرہ پڑ جاتی ہو جو وقت دھاکا توڑ کر جوڑا
 بدنا ہوتا ہو قد سے ہو جو پیرا ہن دراز
 سمجھ بوسے زلف کی پیری جو بہتائی نہیں
 کہ آمد شد ہو اس کی کوچہ متقا ریل میں
 نوید کون ہو ترے فضل عیس سے
 ہاتھ جینے سے سروست اٹھا بیٹھے میں
 ماہ رمضان جسطرح نکلتے ہو پورے تیس کا

فرقت میں تری جان تلف کی نہیں جاتی
دل دے دیا ہر اک بھکا فرسے ہاتھ میں
نہ تم برہن نہ دل پہلو میں روئیں آہس کسکو
وینا میں اگر ڈھونڈیے تو کیسا نہیں ملتا
آپکے پانوں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
کئے ہیں خوب سے نظارے بلغ ہستی کے
بانت لے کوئی کسی کا درد یکن نہیں
نہ کچھ بعد فست کو چپے جانان ہم سے
ایسے رسوا ہوئے ملنے سے پر نیا دوسرے
گنہگاروں کے تن سے جس طرح سے دم نکلتا ہے
اُس کو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ
ساحل دکھائی دیتا ہے جھکے نہ تھا ہر
جان میں عرصہ عشرت سے وہ چند ہر سو اٹم کا
آو دریا بہ کر دن نالہ کروں صحرائیں
حال کیا کیے بھلا اس بلبل ناشاد کا
کین بہت آہیں مگر ان کو خبر طلق نہیں
بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے واقف
اجازت مل کی شب ہی چوچہ کینہ پرور نے
چمن سینچا میان تک باغبان نے نوں میں سے
جٹائے دیتے ہیں جن کو گواہ کرتے ہیں
تیسرے میں نہیں عاشق ہوں جاتی

ای جان جان جان تو یوں دی نہیں جاتی
اب حق میں دیکھے مرے اندکب کرے
مقام شکر ہو دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہے
پر چاہنے والا نہیں ملتا نہیں ملتا
خار و صحرے جنوں عرش کے تارے توڑے
جہان کو بس مرے پروردگار دیکھ چکے
بار غم دینا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے
یار بآباد نہور و ضہ و رضوان ہم سے
ستوحش نظر آتے ہیں سب انسان ہم سے
نکلنا یوں ہو خشک ہمارا کوئے جانان سے
ایسی رسوائی کا جینا چین درکار نہ تھا
دریا سے عشق میں مری کشتی بقاء ہے
اگر عید کا ایک دن تو عشرہ ہر محرم کا
پھلیان دشت میں پیدا ہو ہرن دیبا میں
آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جس نے فکر مٹیاد کا
نام بھی ہنسنے ڈیو یا نالہ و فسر یاد کا
نہیں ہو سستیم روزگار سے واقف
تو زاہد ذبح کر ڈالا تری اللہ اکبر نے
کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے
ہوٹے سے فلک کے ہم آہ کرتے ہیں
سے موسیٰ ہی سے یہ لمن ترانی +

اسے جان لو کہین کی تری مت نہیں جاتی
 لگا ہی تیر دل پر آہ کس کا فری مڑگان کا
 تین کس کس شہنشاہ کو بند چاک دھلاؤں
 کیا ہنسی آتی ہے جھکو حضرت انسان پر
 مانگ اے کافر کی کالی رات تھی ظلمات میں
 نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
 دیکھو تو نے ہی جان ملک الموت کس طرح
 جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
 لگ لگا سنگِ خجلت مشیتِ ناموس پر تیرے
 زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف
 میں ماد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس سے
 ارے ادب و فاجب سے طبیعت تھپہ آئی ہے
 جو اعلیٰ ہے سوادنی ہے جوادنی ہے سوادنی ہے
 دردِ دوری کا ہتلا جانے
 جو گذرتی ہے جان پر میسری
 میں وہ ہوں گننام جب دفتر میں نام آیا مرا
 اسے حفظ دل میں کر نہ بیٹھے کسی سے ہم
 جو لکھلا تو زلفِ سیہ فام میں پھنسا
 نہ تو بیٹھے بٹھائے خراب اے مومن
 ابھی سے ڈرتا ہے اتنا پری جانوں سے
 خدائی وقت میں طے پایا ہے چلین کیا کیا ہے

جان بک کر کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
 نشانِ سوخار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا
 رکھا تھا ایک دل سو جگلیا کیا خاک دھلاؤں
 فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
 حضر کو بھی ہو مسافت ایک دن دورات میں
 کشتی عمر یہ اب دیکھئے کس گھاٹ لگے
 تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا
 کہد ملک الموت جسے دار نہ آوے
 جھٹ ہم بے گنا ہوں کو نہ کہو نام ادھر و اعظ
 مرتے مرتے بھی نہ دھلا دے دیدارِ حیف
 فراق کو کوئی ہیگا جو دے سبزے فراق
 بجائے روحِ قالب میں تری الفت تالی ہے
 نہیں کچھ قدر سایہ کی لڑھاگو تو دین نہاں سے
 دل بے درد کی بلا جانے
 میں ہی جانوں ہوں یا حسد اجلے
 رہ گیا منشی قدرت بس جگہ کو چھوڑ کر
 لا بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
 چھوٹا تھا دل نفس سے سو پھر دام میں پھنسا
 طمانہ اس بیتِ خانہ خراب سے آنکھیں
 کسی پہ حفظِ ترا دل یہ آیت کا پھر کیا
 و تمہیں کچھ نہیں ہو کہیم جانوں کا حال کیا ہے

سر گئے اور نہ دیدار ہوا ہا سے نصیب
 شامل مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں جاتے ہیں
 تمہارے ہاتھ جو منہ دی سے آج لالہ سے
 یاد آتی ہے جو صبر سے کسی متوالی کی
 شکل ناگاہ جو دیکھی جیت بنگالی کی
 حسرت سے رہ گئے ہم ہر دم تلک نہ پونے
 یکس کی زلف کی ناگن نے اس دل مار ڈالا ہے
 زلف گم گشت سے کل کھڑے پہل کھائی ہے
 ساری جگت پہ یار و مین ڈولتا پھرا ہوں
 جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا +
 اچھا کیا ہے منے جو باز دھا ہے تہ سے بیر
 کیا ہیں سیر حرم سے کام جو اسے مہربان
 آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے نگین
 دن کا قریا دین اور رات نائی میں کٹی -
 بس اب آپ تشریف لے جائیے
 طبیعت کو ہو گا قلق چند روز
 جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
 کبھی مدد نہ گونے کا کبھی مر مر کی زحمت ہو
 کو کن کوہ میں اور قیس مرا محسوس ہیں
 یاد و دل کا دور ہو یاد دل کو تاب ہو
 سبق صبر و ستم یاد ہوئے جانے ہیں

سیکڑوں عاشق جاننا زینتِ شاہ خان
 غضب کرتے ہو صاحب اک پانی میں لگے ہیں
 کوئی پسے نہ پسے ہم تو پا کمال ہو سے
 ہوں مسلمان پہ بول اٹھتا ہوں جو کالی کی
 دل سے میا خستہ کلی مرے جو کالی کی
 دم ہم تلک نہ ہو نچا ہم دم تلک نہ پونے
 کہ کو سون تک مری تربت پہ پہلا کوڑیا لہی
 ناگنی دسے کو با بنی سے نکل آئی ہے
 ساترین پہ وہ رسیلی بھسہ چاہ پر نہ آئی
 غور شیدا سے دیکھ کے نیچے اتر آیا
 جیتے ہے تو سمجھئے اور مر گئے تو خبر
 خارا نکھوں میں نظر آتا ہے تجھ کوں بوستان
 کس سے کھیلین بھاگ کسے ساتھ گائیں ہولیاں
 عمر کئے تو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی
 گزرنا جو ہو گی گزر جائے گی
 ٹھہرنے ٹھہرنے ٹھہر جائے گی
 یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
 ہماری خاک یوں اڑتی پھرے لے ابدت ہو
 سر پکھنے کو رہا کوئی نہ ہمرا پنا
 قسمت میں جو لکھا ہو انسی شتاب ہو
 ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوئے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدرد مجھ جسم ناتوان کی
دل دلا سے ہے کرتا بقیہ رازی پیش تر
آپ آگے کیا کون احوال ہی تو سننا لگا
یہ آدمی ہے کہ برسوں جمال رہتا ہے
دماغ فرقت زلیست بھر سوزِ جنم بعد مرگ
اس قدر مجھ سے قوی میری نقاہت ہو گئی
اب رحمت سے تو محروم رہی کشت خری
جنس بیمار کی اپنے چوسیمادیکھی
بے زبانی نے ہیں قیدِ قفس سے دی بچا
نہ بلبل سے ہوتا تھا جنین دوران ہر
کوچہ قاتل تلک اسے دل رسائی سیجے
ناتوانی سے جنون میرا یہ حال زار ہے
ایک دم بھی زلیست بھر بار میں دشوار ہے
نہ کیا فک کیا چھوڑ کے بس مست تسل
ایذا میں اٹھانے ہوئے دکھ پائے ہوئے ہیں
اسے جان دم ترع جو آنا ہو تو آؤ
قیدِ قفس میں آج چمن یاد کر کے آہ
میں نے نکو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا
اب جو بچتا میں تو بچتا نے سے کیا ہوتا ہے
تا فلک آہِ بشرِ بار یہ فرقت کی گئی
دھڑکے پر تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

رگ رگ میں نشِ غم ہے کیسے کہاں کسانکی
خاندانِ ماتم میں ہو پڑے سے زاریِ بیشتر
زبان کرتی ہے لکنت اور کلیجہ سنجہ کو آگاہ ہے
وگرنہ ماہ کو ایک شب کمال رہتا ہے
ان بتوں کو کس توقع پر خدایا چاہیے
بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی
کوئی بھلی ہی فلک تو نے گرائی ہو رتی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
کب ہا ہوتے ہو ہم صبا کے گھر بڑے
زاد دیکھ بیکڑوں انکی لحد پر بڑے
کائے میرا تم میں لیکر گدا ئی کیجیے
توڑنا تا نفس کا بھی بہت دشوار ہے
آمد و رفت نفس گویا چھری کی دھار ہے
دہن زخم بچا را کیے قاتل قاتل
ہم دل سے تنگ آئے ہیں اکتائے ہوئے ہیں
یوں بعد ہمارے اگر آئے تو ہیں کیسا
کیسا بھرک کے مرغ گرفتار رہ گیا
میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا
دی ہو تا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
غل پڑا عالم بالائین کہ پھونکا پھونکا
کنے کو بات رہ گئی اور دن گزر گئے

ہو عرش استائے دولت سراے دل
راحت گئی اگر تو کیا رنج نے گذر
گو ہر اشک سے لبریز ہو سارا دامن
نظر و ن سے دور رہنے کا پیار سے گلہ نہیں
سہل تو دل ہے بھلا دون ساکے عالم کو جمن
مر مر گئی بلبل جو کیا یاد چمن کو
عید از قمازین سے نہ اٹھا مرا غبار
آہ بچھون تو بہانے ابھی تھپہ آنسو
کون جیتا ہے اسے صنم مر کے
ہوا ہو عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہو
زور و زور دیا مال دیا گنج دیے
بھرا کیے ہیں پیدا بڑھکر غبار دل نے
سینے پاہرے زخم ہیں کیا بے نشان لگے
صدائے نالہ دل آرہی ہو نکست گل سے
دیکھ بھتا بیگا ادب مرے ترسانے سے
آنند میں دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے
عجب کلج کا میخ ہے حصول کیونکر ہو کار اپنا
کسی بیکس کو اسے پیدا دگر مارا تو کیسا مارا
روح نے پھر کے کہا جب تن بجان چھوڑا
زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو سے یار کا
مہربان مجھ پہ ہوا ہو مہ انور سیرا

اللہ ربہ حرم کبریا سے دل
خالی رہی وزیر نہ مہا نسر سے دل
آجکل دامن دولت ہی ہمارا دامن
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
یاد تیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہو
غربت میں خدا یا دولائے نہ وطن کو
ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ ہو
سکھل آئینے شہر رنگ سے نیکر آنسو
آؤ تو دیکھ لین نظم بھسہ کے
مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو
اس فلک کو نہی راحت کے عوض رنج دیے
پھینکا ہو دور ہم کو اس دشت متصل نے
جہ آج ہاتھ ملتا ہو پھا ہا کمان لگے
چلی آتی ہو شاید کوچہ متقار بلبل سے
اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤنگا تجھ سے
ہند کے کانے حلب میں جل کے لہانے لگے
نہ جانے پاتے ہیں اس تلماسم نہ زندگی کا دار پنا
جو آپ ہی مر رہا ہوا سکو گراما تو کیسا مارا
جسکو جی جان سے چھوڑا ہے بس جان چھوڑا
دل نہیں قابو میں ہر اک کافر و دیندار کا
آج تقدیر سے چمکا ہے مقدس سیرا

کشتہ تیغ ناز بہن ہسم لوگ
منزل مقصود تک پہنچنے کے کیونکر ہم ضعیف
تشنگی سے عاشقوں کا کام ہوتا ہو تمام
مقدور میں اگر ہوتا برآنا مطلب دل کا
نہیں آسان حشر ہے دیکھ سکتا ہے بس کا
عزیز اس سے نہ کیے گرد مانگے جان شیریں بھی
قتل عشاق پر گر باندھی نہیں تھنے کمر
حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا غافل
کتنی برگشتہ ہر وقت پر حفظ اللہ خان
تہ سے کیا راز چھپاتا ہے حقیقت اللہ خان
یاد آئے ہیں یکس کے پھل سے رخسار حفظ
شرط الفت پر ہی حفظ کرتے تھے مجھ کو
دشمتِ دل سے جو گھبراتے ہیں ہم
خدا بھی دوست رکھتا ہر منابر اپنے شہ کو
اسے صدم دیکھی جو تیری خود نمائی آنکھ سے
انارت جس کو ہو برسوں نہیں جاتی ہر بو آبی
سرمدے چشم میں کر صید فکں تو نہ کھلے
چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل چلتی تھی
خیال آجائے رونے کا جو سیری چشم گریان کو
حسن کے بادِ شہ نے کوج کیا
دل کو اسے عشق سوے زلف یہ نام نہ بھیج

واہ کیا سرفراز بہن ہسم لوگ
پانوں اٹھ سکتے نہیں اور ہر ارادہ دور کا
تیغ پر اپنے کس دن آب تو رکھائیگا
نہ بجاتا مری جانب کو اٹھ کر ہاتھ قاتل کا
یہی باعث ہے جو منہ پھر گیا شمشیر قاتل کا
جواب تلخ سے دل توڑے ہرگز نہ سائل کا
ہزاروں کو ہے یہ پھر گنج شمشیر کا کیا
وہی مونس وہی ہدم وہی ہم راز ہوا
دل دیا جس کو وہی درپے آزار ہوا
نیرے چہرے سے ہن آنا رحمت پیدا
رونے رونے ہو گئی جو چشم دریا بارِ شمع
بھول کر بھی نہ کبھی یاد کیا میرے بعد
کو سون صوا کو چلے جاتے ہیں ہم
جلے تیر تھلی سے نہ آئی آج سے کو
گر گیا سارا تاشائے خدائی آنکھ سے
جان پھر اٹھتا ہے نہیں ٹٹا نشانِ بدون
ہر تیز نگ ہونے کو آہو نہ کھلے
تو بے گل مکتی تھی ہر اک بلبل چمکتی تھی
برنگ ابرو کر دے سبز کو سون تک بیابان کو
دیکھے خط تھا رے آیا ہے
رہز فون میں تو مسافر کو سیرِ شام نہ بھیج

دل کی جگر کی سبب کی پہلو کی جان کی
دل سے کے ہمارا بھی کوئی طالب جان ہے
نہ رکھا ہکو دنیا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
آہ کیوں کھینچ کے اسے حفظ بھر آئے آنسو
ہو تم کس قلم شوق سے اسے غیب دہن
دو جس بن سے ہوا تجھ میں حسن سے میں
کیا گھون جیسی گذرتی ہو مرے دل پہ نظیر
درو دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
تسبے تاب ہوں میں دل پر طلبگار کسی کا
اگر غیب سے رحمت نہ تجھے تو شکایت کیا
قدر گل بوئے غضب ہیں گلشن ایجاد کے
لاکھ پردے میں چھپ کے تم بیٹھو +
بعد مرنے کے ہو اسے قدر یہ بارگشاہ
کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغان دل
دور دنیا ایک وضع پر رنگ جہان نہیں
کیا حال تھا راہو ہمیں بھی تو بست و
دم آنکھوں میں اسکا ہے ذرا شکل دکھا دو
تسیر ہے بیٹھنا آ کے لب بام بہت
تیری دوری سے اے پیارے یہ دل پر درد و غم ہے
اتم بھی تھے لفظ درد جہان خراب میں
شاید کسی کا دل ہے بہت اضطراب میں

آتش مجھ دین اشک یہ کس کس مکان کی
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہو تو جہان ہے
اے ہو برادر و نون جہان میں عشق حسان کا
کیا تجھے عالم عسرت میں وطن یاد آیا
اشتیا قیاس کہ بیدار تو دار و دل میں
نہ مجھے باغ خوش آتا ہے گلشن نہ چمن
دل میں داند و من داند و داند دل میں
رخصت سے اہل وطن ہمت سفر کرنے ہیں
یار ب نہ جدا یا ر سے ہو یا کسی کا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
ہائے کیا کیا صورتیں ہیں صدقے آدم زاد کے
دیکھ ہی بیٹھے دیکھنے والے
ہو گئیں تالوت میں لاکھوں ہی سن کی پڑیاں
بیٹھو تو کچھ سنائیں تمہیں داستان دل
وہ کون سا چمن ہے کہ حسین خزان میں
یوجہ کوئی شیفہ آفت نہیں کرتا
جلد آؤ کہ بسیرہ ہے پیسا نہ ہمارا
خود تری ذات کہی تجھے بد نام بہت
کہ روز عید بھی گویا ہمیں ماہ محرم ہے
بدلی کبھی نہ شکل زو انقلاب میں
دو کر دہیں بدل ہے ہیں آج خواب میں

<p>تائید اعمال مشہد میں جو مانگیگا خدا اسے صبر کیا جو چھتا ہے حال اس رنجور کا سرمسور خاک شہسور جو نکلا و یار کا مرے نالوں سے چپ ہین رخ خوش الحان مٹے ہیں کتے تھے آنے کو خاطر سے ہاری پر سون جو تاند اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی تو سا ہو گئے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے</p>	<p>جاؤ بھکا تقدیر کا کھاد کھانے کے لئے دل نہ اُسکائے کہیں اللہ بے مقدر کا سچ کہا ہی باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا صد اطمینان کی سنتا کون ہی تقار خاں سے میں ہوے برسوں نہ ہوئی پروہ تھاری پر سون ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی وہاں دیکھو کاتیرے مارا نہ تھو سے بولے دوسرے کھیلے</p>
<p>اگر پوچھے کوئی مجھے کہ یوں لاغر ہو یہ کہ دھن دل کہاں سیر و تماشا پر مرا گستا ہی کتے منسل ہو گئے کتے تو انگر ہو گئے ذہن ہر بین آئی نہ مجھ کو خواب آیا سب ہم مرگ بیان آگیا مگر وہاں سے اگلی رات جو اکیلا گر نہ تھا یہ حال آفتاب بہشت بلخ ظلمت پر مشکوے دوست</p>	<p>محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے جی کے گھانے سے جینا بھی ہرا گستا ہی خاک میں جب تلکے دو دن برابر ہو گئے یہ کس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب آیا جواب نامہ کامیرے نہ با صواب آیا ادھر گیا مرا خط ادھر ادھر جواب آیا رفیق صبح برین ہر اک زمین کو سے دھمت</p>

فارسی تعلیم

غزل ۱

<p>دل نیرود و زدم صاحب دلاں خدا را کشتی شکستگانیم ای بادو شرط بر خیز آسانش دو گیتی تفسیر این دو فرست در کوه نیکنای مارا اگر ندادند آئینه سکندر جام جم است نسیر هنگام تنگدستی در عیش کوش هستی ترکان پاری کو بخشندگان عمر اند حافظ بخود پیوسته این خرقه می آلود</p>	<p>درد که را ز پنهان خواهد شد آشکارا باشد که باز بنیم آن یار آشنای را باد و ستان تملط باد شمنان مزارا گر تو نپسندی تفسیر کن قصار را تا بر تو عرضه دار و احوال ملک دارا کیمن کیمیا سستی قارون کند گدارا ساقی بشمار ستی ده پیران پارسا را از شنج پاکد اسن معذور دارا را</p>
---	---

غزل ۲

<p>منج فیض و کرم معدن لطف نزلان ای صنم مبر خدا تو رخ زربان ساقیا لطف و کرم کن تو بر ای خالق چند سوز و فراق تو دل خسته من آه چون طهری بے آب طپان می ماند</p>	<p>یاسقطر سوی غریبان بنگین هم ای جان تا که تسکین شود خاطر این خسته دلاں منتظر ساغر وصل اند همه تشنه لبان رحم فرم ای تو بر حال من بهمیدان در فراق تو شب و روز حقیقت المرحان</p>
---	--

غزل ۳

<p>خواسنر و لب لعل و رخ زیبا داری شیوه و شکل و شمائل حرکات و سکات</p>	<p>حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری آنچه خوابان همه دارند تو تنها داری</p>
---	---

<p>کہ تو در آبِ حضورِ لولے لالہ داری از سیر زلفت و عذار و قدِ بالا داری دیگر از خسرو و سیدلِ جہنم داری</p>	<p>تا جسمِ نکستی غفلتِ گویدِ سرگرد سنبیل و یاسمن و منتن و سوسنی دلِ دوزخِ بیدہ ہمسہ پوش و خردِ صبرِ قرار</p>
غزل ۴	
<p>نہا شد و شکستِ شیشہ دستی ہوئی شعارِ خویش کردی تا چو شبنمِ یوقی را کے چون سنِ ندارد پاسِ ہم آشنائی را بے ناکس نمیداند طریقِ آشنائی را ز مرہم بہ نیکسازد کے داغِ جدائی را</p>	<p>نصیحت بہ نسا زد و ردِ لہ زخمِ جدائی را بخاکِ خونِ نشاندی بچو گلِ مارِ دگر گشتن حیاتِ خویش را چون شمعِ صرفِ دیگرانِ گیم بہ صورتِ برویتِ چہرہ بچو عکسِ دیگر د آئینہ از دستِ مردم چارہ دلِ برنجی تیر</p>
غزل ۵	
<p>ہر گرجِ سنِ تارِ شستہ حاجتِ زنا نیست واغماے سینیہ سنِ کتراز گلزار نیست دردِ مندِ عشقِ را دور و کبیرِ دنیا نیست با خدا کارِ راست ملکہ از خدا و کاز نیست آرے آریے یکدم با خلق و عالم کاز نیست</p>	<p>کافر عشقِ مسلمانے مراد و کاز نیست ماغریبانِ راتما شاے چین و کاز نیست از سرِ بالینِ سنِ بر خیز ای نادانِ طیب تا خدا در کشتیِ سنِ گر نہاشی گو سباش خلقِ میگوید کہ خستہ و تپست پرستی میکند</p>
غزل ۶	
<p>ہر روزہ آہ و نالہ کنم از برائے تو عمرے گزشت تا شدہ ام آشنائے تو باشد پیشہ شیفۃ دلِ در ہوائے تو اے و اے بر کس کہ شدہ مبتلائے تو تو بادشاہِ حسن و خسرو گداہے تو</p>	<p>ہر شبِ نیمِ قنادہ بگرد سیرائے تو جانانِ باین شکستہ دے بیوفا شو روزے کہ نہ صافہ شود استخوانِ سن یکدم شب وصالِ طیسر نہ شد مرا بر حالِ زارِ خاطرے کن زرا و لطف</p>

غزل ۷

من آن پر فاد عشقم که در آتش دلم دارم نغم بلبل صفت از عشق ما گفت و شنود دارد به محشر گر بر ستم چه آوردی بهین گویم نه بنداری که در بخت مرا صبرست و آرامی اگر در گلشن عشرت ندارم راه اے محقق چو فانیس آتش دل را بر زیر پیرین دارم ندانم در زیر هر حرفی گلستان سخن دارم شبه خنجر عشقم گواه خود کفن دارم ز افغان و افغان بر داغ مرغان چمن دارم بمهر الله که باری گوشه بیت لعل دارم
--

غزل ۸

ما را به غمزه گشت و قصه اربابان ساخت رقم به سوسه به نظاره رخسار ساخت دست برداشته و عار اربابان ساخت ما را چو دید لغزش پا را اربابان ساخت در روز وصل یاب خلد اربابان ساخت و درم نشاند و تنگی جارا اربابان ساخت مالیدن بکار و خوار اربابان ساخت

غزل ۹

روسته فداک اے صبر لطیفی لقب کس نیست در جهان که حسنت عجب نام هر کس نیافت جرعه از جام وصل تو ما زلف تو شب هفت خوت تمام سخن از فن بهر طریقی لب نیست در زهدت دل باد منزل غم و سرخاک مقومت مطلب حاجی از طلبم گفته که چیست
--

غزل ۱۰

وے شمع شب افروز من از من چسپا رنجیدہ
جائے تو در چشمان کمر از من چسپا رنجیدہ
یک شب بیا جان من از من چسپا رنجیدہ
تا زنده ام یا تو ام از من چسپا رنجیدہ
بخت گشت غمخیزہ از من چسپا رنجیدہ
چون لاله دل خون شمع از من چسپا رنجیدہ
تو شمع و من پروانه ام از من چسپا رنجیدہ
فردا بگیرم دامنست از من چسپا رنجیدہ
لعل لبست حلوائے من از من چسپا رنجیدہ
من یا ریشک خواہ تو از من چسپا رنجیدہ

اے ماو عالم سوز من از من چسپا رنجیدہ
یک شب ترا همان کمر تاجان و دل قریان کمر
اس جان من جانان من بر من نگر سلطان من
من عاشق زار تو ام از جان و خادار تو ام
رنجیدہ و غمخیزہ از من گنا ہے دیدہ
بگر عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم
من عاشق دیوانہ ام اندر جهان افسانہ ام
گر من بزمیرم در غمت غم فتنہ برگزینت
ہای سر و خوش بالائے من وے دلبر رعنائے من
من سعدی دل خواہ تو ابرو وے بچون ماو تو

غزل ۱۱

زلف داری بچو عزیز لب چو شکر وک در
قبیلہ آزاد گانی اے صنم بار و رخ
در دمندم ستمندم تن گرفتت و پ
دار وے در دم تو دلائی در میان لب و پ
مہ دی در پیش آید بسته باشد و دور
نفتل خواہم از لبانت ب و ووس وہ
کس نگفتہ شعر چون س و و د و دی

اے بیلا چون صنوبر دی زنت چون مہ وہ
آفتاب عاشقان و ماہتاب دلبران
در میان ر و رخ اندر کشید رخ و ط
تو پ آمد بکار من مرا از عشق تو
ان لب لب لب نہا وہ باشد تا سحر
اے بکار اگر تو مارا یک شی مہسان کنی
شاعران بسیار گفتہ شعر اے پرنمک

غزل ۱۲

سراپا دل کشی ز کین نگاری کردہ ام پیدا

بر بستان بگل گل خناری کردہ ام پیدا

قیامت قاضی بالا بلاے آفت جانی کارے کافریند فریب عشوه پردازی جوانے نکتہ دانی طبع موزونے سخن سنجی بیاجانان تماشا کن چراغ آن تن سوزان جگر آتش تن آتش سینہ آتش دیدہ با آتش گزار کاروان بخت دل باز سینہ می جسم سروسامانم از عجز و نسیان و خوار است	بقی غارتگر دین سحر کاری کرده ام پیدا محاسب دلربائی طعنه یاری کرده ام پیدا سر دیوان حسنی خوش شکاری کرده ام پیدا بد اخستان دل رنگین بهاری کرده ام پیدا باین هر چار آتش کار و بازی کرده ام پیدا ریش از دیده خونبار باری کرده ام پیدا بزور ناقوانی حال زاری کرده ام پیدا
---	--

غزل ۱۳

الایا ایسا انسانی بوستان جام می مارا سراپا بچم گردان ز قید بستی حرمان بلاے بند بستی سخت عقد شکسته دارد بیاد جلوه گر شود لم اسے راحت جانم سریر دل بکاک تن دنیا دارم و لیکن بهشامی فراق تو دور و زمان مجوری نیاز و انگار و عجز من از حسد گذر کرده	که تشنم زده بوشی سراژ پا و سر مارا چه در بندی خودے یا قلم جلد بلا مارا که شکل می نماید حل او هر سیر و بر تارا و گر پسند بر من و عده امر و ز ضر و ارا گریزی نیست گریا بد پسند آن شاد و زیارا اگر بنید مرا صد پاره گرد و وسینه خارا بد و یکذره باری بدرگاه خودم مارا
---	--

غزل ۱۴

تر ہے عز و جلال بو تر لب فخر انسانی ولی حق وصی مصطفی دریاے فیضانی امیر کشور قمر ہے شہر اقلیم عرفانی انیس مجلس محفل انس مجلس قدسی نیاز اندر قیامت بی سروسامان نخواهی شد	علی مرتضی اشک کشائی شیرین دانی امام دو جانی قبلة دینی و ایمانی خدا گوئی خدا جانی خدا دانی خدا شانی سرور جان خاصانی نشمار و ج پاکانی که از خست تو بلاے علی داری تو سامانی
--	--

غزل ۱۵

<p>سخت گشتم از دو چشم ساقی پیاد نوش نیست ماند را اختیارم جنبه حالت چون کنم ز بد و قوی در غنیمت زیر پایے آن صدم خدمت پیر مخان بر خود گرفت منم وے بوم من شیخ دین و بجه خوان مسجد نشین بر در محبت اندیشتم بعد عجب زوئی از</p>	<p>الفراق ای تنگے ناسوس الوداع می حاصل عشق مے بر آید از درو تم می فروش و میخر و شش نزدیم عشق است در ندی مشیرم خوش گدوش کترین از بندگانش بنده ام حلقه بگوش هستم اکنون بت پرست و کافر و زنا پوش گشتم ام از بر یک و دو جامے طاعت و شوش</p>
--	---

غزل ۱۶

<p>از موسیٰ هست نافه تا ناز ناز ناز نالم چو عقد لیب بگلزار زار زار صد جوے خون ز دیده خونبار بار بار دام به سینہ سے گل بخار خار خار ہر موے بر تن من بیار مار مار تا چند باشی آہ باغب ریاریار افتادش آہ بائیت مکار کار کار</p>	<p>اے گلزار رخ تو در دل گلزار ناز ناز اے گل عذار بے گل روی تو ناب کے شب ریختم بیا در قدت سر و ناز من باشد ز بلغ عشق تو گلچین رقیب من دیشب خیال زلفت تو سیرا شتم کبود دور از دیار و یارم و بے یار و یکم گرچه چہ اند سر و زول شستہ تو یار</p>
--	---

غزل ۱۷

<p>در باب سائے گل شست از بے طلب وصل تو در زمانہ ہوا نیست تنگ از کثرت خیال بود روز من چو شب حیرت فرود بر من ازین نقش بوجیب صیاد پیش میر و دو حیدش از عقب</p>	<p>جانان ز اشتیاق تو جان آدم لب تا جان بود بہ تن ندیم حاشک دست کہ در خیال عارض و کہ در خیال لبت رسے و آمد از بے تو صد ہزار دل کاین بحر ساربت دیا بحر بیکلم</p>
---	--

<p>فنیف کرده تو همه مصمم تا حلب از حرف راست آنچه توئی باز و سبب مگر بار بر بصوت کشد نقشه طرب</p>	<p>هند و کشید تیغ بملک فرنگ و دم لے کج خیال بگو سر زلفت خود دام شور سجد زهره برقص آورد بحسب</p>
<p>غزل ۱۸</p>	
<p>قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این خنده و صبح قیامت یا فروغ ده است این یا کند عنبرین یا پیش جادو است این یا نخال باغ جان یا قاصد لعل است این مشک تا مار است این یا کاکل خوشبو است این</p>	<p>طاق محراب دعا است یا هم ابرو است این پر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است حلقه فقرک چشمش دام چین و لغزب یا محاسن یا بلا یا فتنه یا آشوب شهر نقشه خواب پریشان رشته عمر سبج</p>
<p>غزل ۱۹</p>	
<p>که نگردد دل آبله یا حسالی می کند خاک بر آس بر کج خالی بهر کس جا کند صورت و بی خالی شد میان من و پیر این من جا خالی گشت تا جام پر از بے شده و بی خالی</p>	<p>هست از خلد مگردا من صحر خالی عزت شاه و گدا از زمین کیاست چشم تعظیم ازین بغیر ان توان داشت شمع فانوس نیمه لیک برسانی از غم آباد جهان نیست بهم پیش دام</p>
<p>غزل ۲۰</p>	
<p>ز سوز عاشقان پروانه داری توصد با عاشق دیوانه داری چرا خالی لب پیسانه داری عجب تیر و کمان ترکانه داری اگر بسته در سینه داری</p>	<p>طلق از سوزش پروانه داری نبوده عاشق لبی بجز میس لبالب جام خواهم ساقی از می دلم قربان این مزگان داری طریق بجز دی مسدود گردد</p>

کرباس و چوے خوش مستانه داری	آتراب آوازده عشقت فزون باد
غزل ۱۲۱	
<p>کر از نقش قدم پیداست چشم انتظار من مگر دارم چراغ از داغ دل شهبازی تار من معاذ اللہ قدر گریز زمین مشقت غبار من بیاسا و صدای کاش این مشقت غبار من به میند گر کس آئینه لوح مزار من صفای صورت آئینه می دار و غبار من</p>	<p>به زمین در وقت خلق حسرت دیدای نگار من نگار از دیدن او چون پر پروانه می سوزد فلک را کرد از فراط حار کوره آتش اگر هستی بخت مستدامی آید بغیر از روزه حسرت کل دیگر نظر ناید مبادا پاس تو در لغزش آید گر قدم نهدی</p>
غزل ۱۲۲	
<p>زود باز گئی که هر یک شده حیران بے تو جان من چند کشته محنت حیران بے تو چکنم نیست کس ای شخوبان بے تو نکنند چرخ فلک ذره در مان بے تو مونس جان حزن ویدہ گریان بے تو</p>	<p>وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو وعدہ وصل نکردی بمن خست و وفا واقع از درد دل غمزدہ و جان حزن واسے صد واکر کہ در دل مارا ز مهر درد من نیست بجز نام تو تا جان و دم</p>
غزل ۱۲۳	
<p>کس نیست جز تو یارم فریاد رس آلی جز تو دیگر ندارم فریاد رس آلی از تو کنم گداسے فریاد رس آلی از افاق و تنگیزی فریاد رس آلی ایمان من عطا کن فریاد رس آلی دل جز تو در نہ چند فریاد رس آلی</p>	<p>از درد و بقرام فریاد رس آلی بے یار و خالق تو انم برب رسیده جانم مرد و نادوانے هر بخ را شفا کئے سلطان بے نذیری خلاق بے نظیری در دجرا و دکن ز محبت ز تن جدا کن سیکین در دمنم سوزندہ چن پندم</p>

شبهای بی طعیم غما بی کشیدم هستم شکسته خاطر در بند گیت تا صبر	اکنون بجان رسیدم فریاد رسای هستی تو بجه ناصر فریاد رسای
---	--

اعزل ۲۲

مرحبا سید کئی مدنی المصربی من بیدل بکمال تو عجب حیرانم چشم رحمت بکشا سوسن انداز نظر فصیح نیست بذات تو بنی آدم را ماهره تشنه لبانیم و تویی آب حیات شب مولج عروج تو ز افلاک گذشت ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور نخلستان مدینه ز تو سر سبز دام نسبت خود به سگت کردم و لبش منقطع عاصیانیم ز مائیکل اعمال پیرس به در فیض تو استاد به صد عجز و نیاز سیدی انت جیبی و طبیب قلبی	دل جان با وفایت چه عجب خوش نصیبی اسد اسد چه جلال است برین بوالعجبی ای قریشی مستی با شش طبعی بهتر از آدم و عالم تو چه عالی نبی رحم فرا که ز حد میگذرد تشنه لبی بقای سکه رسیدی ز سداچ بنی زبان سبب آمد قرآن بزبان عربی زبان شده شهره آفاق بشیرین ربی ز آنکه نسبت بسگ کس تو شد باطنی سوسن مارچه شفاعت کن از به سببی رومی وزنگی دهنده یمنی و حبیبی آمده پیش تو قدسی پیران طلبی
--	---

اعزل ۲۵

تویی که قبله اسیان و کعبه جانے تویی حبیب خدا یا رسول صل الله بگرد بیت تو هر روز چرخ میگرد خدا ز نور ظهور تو خلق پیدا کرد کسیکه رو سعاداد بدو حق را دید بمخاب هم ز جالت کسیکه یافت نصیب	چگونه کس ز تهنه بر در تو پیشانی تراست شاهی کونین و شان سلطانی کند بمصرع لولاک متعجب خوانی تو آفتاب جهان تاب و نور رحمانی که خود هر پست شریف تو رسد حقانی ز چشم او شده زائل حجاب ظلمانی
---	---

<p>توئی پیر من رشک ماه کنانی نوشت سوره یوسف بخط ربجانی ترا ملائکه کردند سیده میبدانی ز تست عزت آدم تو فرز انسانی و گریختی با گذشته بود طوفانی که بحر جرم در آمد بحسد طنیانی که در جناب تو جایش بود دببانی ز آفت دو جهان نیز امن و آمانی</p>	<p>ملاحظه تو دل یوسف صبح ربوده خدا بوضع حالت به صفت عارض ز آفرینش آدم تو بوده مقصود و گریختگی بود طنیست آدم تو بوده بخدانا خداست نوح نبی کنون سفینه است نگاهدار ز غرق نشسته است بر فردوس منتظر ضلوع تراب نعمت کونین از تو میخوابد</p>
--	--

غزل ۲۶

<p>هر چند وصفتم یکدم در حسن زان زیباتری و هر چه گویم بهتری حت عجب سبب لبری بسینوین دیده ام لیکن تو چیزی دیگری و من ز گس رحنای تو آورده رسم کفتری من باین زمانم تو ملک مندر زند آدم لبری تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری باشد که از بهر خدا سوسه بفرماید بگری</p>	<p>ای چهره زیباست تو رشک بتان آری تو از پری چایک تری و ز برگ گل نازگتری آقا قمار دیده ام همه بتان و زبده ام عالم همه بنمای تو خلق خدا شیدا است تو هرگز نیاید در نظر نقش زردیت خوبر من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدم خسته و غریب است دل افقاده در شهر شما</p>
---	--

غزل ۲۷

<p>خوس گردن رشک دار و دلکشان ببرد تو تا دلم خوش میکند زلفت معتبر است تو منتقل گردد اگر خورشید میند روست تو زین شده جانم قطعه شوقی است بخت تو</p>	<p>ماه نو پیش رخسار آینه دار روست تو از سوادین من جانم مشکویک دم جدا جور و غلمان را محال دحوی عشق نیست وقت تو مثل عینون کرده حال زان</p>
---	---

دو گشتان زمان هر دو می غیر از تو نیست خواستم هر چند در بان تعلق را کشم گاه پرستی نه احوال دل خانه خراب در شب و صلی که حمد تو عروسی تو بود گر گیتی جو رو چنان یا کنی بر من عتاب و بدم از کردگار خود زمین خواهم دعا	از بیان دلم فزون وصف میان موسی تو لیک هر دم جذب دل میکشد خود هستی تو چون کنم شکوه تو ترسم ز چنین ابروی تو یا قدم لغت عجب در شور پای تو هستی تو خوش نایدها شوقان را هر چه باشد نغمه تو تا نه یگر از دغایک آسائش پهلوی تو
--	--

غزل ۲۸

اچیز سیرای مسلمانان که من خود را نمیدانم به لاطل جلاله و الظاهر هو الباطن نه چون عاشقان عشق نه چون زاهدان راه نه گم نامساکن باشد نشانم به نشان باشد نه شرقی ام نه غربی ام نه بری ام نه بگری ام نه از خاکم نه از بادم از آسم نه از آتشش الا یسکس تبریزی چرا هستی درین عالم	نه ترسا و بودیم نه گبرم نه مسلمانم بجز یاد هو و یاسن بود گر چه می نمیدانم نه چون کافران کافر نه دانشمند نادانم نه تن باشد نه جان باشد نه باشد نه جان نام نه از ملک عراقی ام نه از خاک خراسانم نه از آدم نه از حوانه از فرد و دل ضایع بجز هسته و مدیوشی نباشد هیچ سامانم
---	---

غزل ۲۹

دلش گرم زبان بودی چه بودی مکانم لامکان بودی چه بودی بگردانسته آن نازنینی لب لب تو آب زندگانی سگ کوئی ترا بجای ره خسرو	توان ناثوان بودی چه بودی نشانم به نشان بودی چه بودی دل من ساریان بودی چه بودی بکام عاشقان بودی چه بودی سکینه از سهران بودی چه بودی
---	--

غزل ۳۰

اے سرور ہر دوسرا دی رحمت للعالمین	اے صاحب تاج و لوا محبوب عالم آفرین
اے رہبر جن و بشر اے صاحب شوق القمر	اے منبع علم و ہنر اے مہبط روح الامین
اے شاہ اقلیم سخا اے شمع ملک ہرے	اے جامع اعجاز ہا اسی شایع جبل التین
افلاکیان خاک بہت شاہان گدا ہی درگت	از بندگان مروت ہر یک ز نورت مستعین
کردی سفر تازین جہان نامی و شکر امتان	نوری نہ دار دین مکان در لامکان شوق کین
داعلم ترا خوانم بدل جانم بیا دتا شعل	مہر تو ام در آب و گل شوق جہالت و نشین
اے پیشوا اے انبیا اے شافع روز جزا	بنا جال در باغ جسم آرزو دار دہین

غزل ۳۱

زمن بیہودہ گرد کو چہ و باز از میگردم	مناقی عاشقی فارم پے دیدار میگردم
خدا یا رحم کن بر من پریشان وار میگردم	خطاکارم گنہگارم بجال زار میگردم
شراب شوق سے نوشم بگرد یا میگردم	سخن مستانہ بیگویم وے ہشیار میگردم
خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان	مریض تا تو احمکس و ناچار میگردم
گئے خندم گئے گریم گئے افتم گئے خیرم	سبیا در دلم پیدا و من بیار میگردم
ہزاران غوطہ باخوڑم و رین دریا سے بی پایان	بر اے گو ہر حسنی بدریا تھر میگردم
بیاساتی عنایت کن تو مولانا سے رومی را	غلام شمس تبریز مقلندہ وار میگردم

غزل ۳۲

بس ششدرم در حال خود حیرانم یا بختے	بہر خود ہمہ آل خود فریاد رس یا مصطفےٰ
از بہر صدق صاوتے و از بہر عدل عادتے	وز بہر فی النورین خودہ از سوسے جگر مر قضا
ہم بہر بیرہر من کان پیر چیران جہان است	جلد از دشد مقتدی ادبست از تو مقتدی
آوردہ ام پیشیت شفیع نام بزرگان از یقین	از نام شان ہل لٹا و اشفع لٹا یا مصطفےٰ
آدمی بر دت در پوزہ خواہان چون گدا	میتے لٹا من و صلت اسی مالک ملک ہرے

غزل ۳۳

چو صورت صورت و لبر چو لبر و لبر چو چشمه چشمه و لولو و لولو و لولو چو بدم بدم و محرم محرم و محرم و محرم چو نکست نکست و غیر غیر و غیر و غیر چو شربت شربت قابل و قابل و قابل و قابل	خشم بر صورتی عاشق که بر من میکند فغا اگر رویش نمی بینم دو چشم چشمه گردد قیاس را که میدارم غم را چه می باشد نگار من بعد خوبی روزش نکست نکست و نکست مرا ز بهر جانانی نظامی شربت باید
--	--

غزل ۳۴

شادی جشن درین خانه مبارک باشد میسرا نند که جانا نه مبارک باشد خوشا بچو پری خانه مبارک باشد رواق بزم امیرانه مبارک باشد طلب هست مردانه مبارک باشد	مسند شوکت شایانه مبارک باشد گل گلزار زری پوش طرب سازین شیشه بندست چو خوش آویز گل آتش پاندان ارکجه و جامه و خط و گلاب خوب این تانده غزل تو بتلاش آرد
--	---

غزل ۳۵

دام و لمانگشت نام زلف تو بس بلند آمد مقام زلف تو دام بند آمد تمام زلف تو زلف تو اس من غلام زلف تو جو نقاب شکفام زلف تو جانب آرام رام زلف تو بنده جامی راز شام زلف تو	سعدی من صید دام زلف تو زلف تو بالاسه سردار مقام بند شد در زلف تو و لمان تمام واد تشریف غلامه بنده را لافی رخسار گرنگ تو نیست رم گفتند از دام مرغان چه عجب صبح اقبال است طالع هر نفس
--	---

غزل ۳۶

برگزیده ذوالجلال پاکبلی ہوتا توئی نور چشم غیب چشم و چراغ مآتوئی پائندہ ہر سر بر گنبد خضر آتوئی عاجزان را رہنما و شواسے مآتوئی مصطفیٰ و محبتے اوسید اعلیٰ توئی	یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی تا زمین و آسمان محبوب رب العالمین در شب حلاج بودی حیرت ل غدر کباب یا رسول اللہ تو دانی ہمتاں عاجزان شمس تبریزی چہ داند نصرت تو پندیرا
غزل ۳۷	
بیل مکہ و بلحا و ہیسل سینے کترین بندہ در گاہ اویس تو نے سر و بلغ ملکوتی و گل یاسینے ز انکہ تو بیل آن بلغ و فای چنے	یا رسول عربی شاہ سوار مدنی در حریم حرم خاص تو جبریل غلام تو کہد رابع رسالت قدت سو نورست مخ پران و خضر کن خاک رش شو جامی
غزل ۳۸	
گرفت ارم گرفت ارم گرفت پرستارم پرستارم پرستار خندید ارم خندید ارم خندید شکر بارم شکر بارم شکر بار ہنس ارم و ہنس ارم و ہنس ارم	بدام آن پری نور رشید رخسار چو مجنون در طریق عشق یسے ز لہجہ وار ہر سر عشق یوسف بیش می گفت با ما در تبسم نہیدے سودا یا از من تو الفت
غزل ۳۹	
قدرت کردگارے میںم مخ دل را شکارے میںم دل خود بیستارے میںم در کفن جسم زارے میںم	جلوہ حسن یارے میںم چہ بلا بود ناوک نگش در منہ راق تو صورت لبیل کردہ ام در غش گر میان چاک

حشمت تو گر چاہے حسین است گلشن دہر را بقائے نیست صد مہرگ ہم کم است از تو خود بخود پیش یارے عاشق	زلف مشک ستارے میسم کہ خندان گہ ہمارے میسم انچہ درانتظارے میسم راز دل آشکارے میسم
---	---

غزل ۲۰

مر جا احمد بے میسم محمد بقے گشت نوشید فلک شہرہ جان بخشی تو بجز تو مرگ صال تو حیات است حیات گر بگویم کہ ایا ز سے خدا محمود است یا جیسی ار نے گفت خدا مثل کلیم بروے خضر دلم تشہ ویدار کسے است	عین ربے بر حقیقت و مجاز اعرلی آمدہ عیسی مریم پے در مان طلبی جسم را جانے و جانانے و روح قلبی بسر عشق کہ این ہم بنو دے ادلی حق پسند این چہ حال است تیغ بلخی نخو رم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
--	--

غزل ۲۱

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سری پائندادی بر فراز عشق برین بہر زیست آبرو سے دین و ایمانی تو اے در تہیم میش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول شد چہ گویم وصف ذات پاک تو چون نہاشم یا غم سے از تو من پیداوار	ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری نیست از خاکی نژاد ان با کس ہم پیری از تو زینت یافت دکنین تاج مہر و سہری جلہ موجودات عالم را تو خود سر و قری ہر چہ بگویم از ان صد مرتبہ بالاتری کار ساز عاجزان و در عہدہ گاہ عشری
--	---

غزل ۲۲

ہر گجا باشم اسیر دام آغوش تو ام میکنی یادم ولی یاد دہی آیم ہنو ز	بسکتہ دیکھ ام از دل فراموش تو ام مصرعہ دلچسپ از خاطر فراموش تو ام
---	--

در تپ از کم حرفی لعل لب تو می چیم مکن بحیب هر میرز و شکستهای ماه طوق قمری جلوه چشم پری با من کند	من کباب آتش بسیار خاموش توام آنقدر که ز خوشی تنم در آغوش توام اینقدر دیوانه سرو قیابوش توام
--	---

مختصر ناری

ای شمس بشه مسل علی مجتبی همه ما و در همین است ز شرف غزنی	جست ذات تو حلاصه منم جلد بی مرحب سید کی در نه همه بی
---	---

دل و جان با ذوقیاد چه عجب خوش بقی

یا قلم آئینه وصف نیک تو طالع سوره شمس تو صیقل رخسار گفت خدا	دلفی نور حسین تو زهه صل علی نست نیست بنات تو عجب آدم را
--	--

بر تر از آدم و عالم تو چه عالی نبی

عرش پر نور شد از ذات تو ای نور قدم گفت یوسف که چسب تو زهه شتا قم	حور و غلمان سر خود را بکنند پیش تو خم من بیدل بحال تو عجب جبهه نام
---	---

اقدار چه جمال است برین بزمی

روے تو مطلع خورشید عنایات تمام یافته گلشن کونین خوشا تر هست تمام	شاد گشتند ز تولید تو هر خاص و عام نخل بستان مدینه ز تو سر سبز دام
---	--

زان شده شهره آفاق به شیرین طبعی

هست در بان در پاک تو روح الاطعم عذر مارا بپذیراے تو چشم عالم	مخند دانند گدای تو شایان کم نسبت خود بگفت کردم و منی منقسم
---	---

ز آنکه نسبت به پاک کوی تو شد بد ادبی

مخزن کونین تو سئ آمده ای نوری	ذکر تو هست به تو ریت نه تنها سطور
-------------------------------	-----------------------------------

تیر و صفت تو خدا کرد در انجیل و زبور	ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور
زبان سبب آمده قرآن بزبان عربی	
صفت ذات تو چه گویم شد والا در جات	بالعاب و همت قدر سدیم نبات
عرض داریم ز تو بعد هزاران صلوات	ما همه تشنه لبانیم و توست آب حیات
الطاف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعله نشان روز جزا حد غور
از تو آسیدیم سست تقسیم کوثر	چشم رحمت بکشایم من انداز نظر
احسن تشبیهی هستی و طبیعتی	
بدست عرصه کوین چه سب تو نوشت	آدم و نوح زده بر سر فراک تو دست
رتبه تو ز حد مرتبه بالا تر رفت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بقاعی که رسیدی نرسد هیچ بنی	
یک نظر سوسه من انداز شد بنده نواز	حکم فرما با امیدم بزبان اعجاز
ما همه بے سر و سامان و تو ما را همه ساز	بدر فیض تو استاد بصد بحر و نیاز
زنگی و رومی و هندسه یعنی و حسابی	
ایستاد اسرار خلیل احمد پیش تو نبی	نظیر بر دکن شد عالی نبی
ز آتش جبر تو بگذشت ز حد تشنه لبی	سید است جیبی و طیب سب طیبی
آمده پیش تو قدسی بے زبان طیبی	
انجمن دیگر	
اے مبتلا عشق تو جن و بشر جور داری	روغن زکلی حسن تو آینه پیغمبری
نور خفا مشتبه هم زهر و دهم شتری	دست چهره زیبای تو شک بلبل آذری
هر چند وصف کنیم در حسن زبان زیبای تری	

نے حور اردنے پری باتو مجال ہمسری	از دلبران ہم دلبری خستہ است تو دلبری
تو غمخوار سے تو رشک باد انوری	تو از پری چاک تری و از برگ گل ناز کتری
و از ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
من لیل شوریہ ام کز برگ گل رنجیدہ ام	ہر چہ سونالیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غمخوار بوییدہ ام از ہر چین گل چیدہ ام	آقا کز دیدہ ام ہرستان در زیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
اے نوریزدان سرسبز از طلعت قحطہ گر	اے خلعت وحدت بہ تاج حقیقت کیب سر
مشعل بکعت گرد اگر غورشید تابان در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زردیت فوہتر
شعہ غام یا قمر فرزند آدم با پری	
حق گویت کای میں حق جان بوی و جان شدی	از نور من پیدا شدی و از ذات من پیمان شدی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگویہ بعد ازین من دیگرم تو دیگری	
خورشید نقش پا سے تو گردن چین پیرا سے تو	در ہر سرے سودا سے تو در ہر دے غوغا سے تو
عروش عظم جا سے تو اسی عاشقت ہو لے تو	عالم ہر نقیاس سے تو خلق خدا شیدا سے تو
این ترکس رعنا سے تو آور در رسم کافری	
در بارگاہ مصطفیٰ سیکرد این باقت ندرا	اے شائع روز جزا سے خواجہ ہر دوسرا
سرتابیایا سے ملقا چون شہید بے نوا	خمس و غریب است گلدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سے غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ حناک آن قدم	کو تیا سے چشم سازم و مبہدم

تہنس عشق از دیدار خمیسند
 ز کس بکسب غم مشق بلا غری کوم
 گر شود لطف و کرم در شان من
 ز جوشش گریہ شکست گلگون
 دو گونه ریخ و خدا بست جان بمن
 چه غم دیوار است را کہ باشد چون شیبان
 گناہ گر چه بنود اختیار ما حافط
 گردوم از تو نقش توام در نظر من است
 بے تو جان قطره ایست بر لب شوق
 گنج قارون کہ فرد میرود از قعر هنوز
 دور از تو سرا سیمہ ترازو دود چراغ
 آتش مزاج من بگذا ر این عتاب را
 سیر کہ او نیک سے کست دیا بد
 ساطع نازکت نہ پذیرد ملاست
 ماز یاران چشم یار سے داشتیم
 روزم بغم و شب بہ الم می گذرد
 حادثہ است حق کہ بدست وری علی
 گفتگو سے نا ملائم نیست رسم عاقلان
 ما بیاؤ تو سلامت بخیاں تو خوشیم
 گناہ من از نامہ سے ور شمار
 نہ انم آن گل خندان چه رنگ بود ارد

بسا کین دولت از گفتار خمیسند
 تم بجا غم مسطر کشیدہ میانم
 جلوہ طاعت و ہر عصیان من
 شدہ حزگان من فوارہ خون
 بلا سے صحبت لیلی و فرقت لیلی
 چہاں از صبح بجز آن کہ دارد لعل کشیتین
 تو در طریق ادب کوش و گناہ من است
 دل پیش تست دولت من غم بر لب است
 ورتو دیر آمد سے چکیہ دایک
 خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویش است
 بے بزم تو خون سچکد از چشم ایا غم
 چین بر چین ندرید کے آفتاب را
 نیک و بد ہر چہ می کند یابد
 آن بہ کہ نامہ را بد جا مختصر کنم
 خود غلط بود آنچه مانیدہ داشتیم
 عمر ہمہ با محنت و غم می گذرد
 حادثہ گرد نہ بہتر ازین پشتار دست
 از برای نرم گفتن شد زبان بی آفتان
 غیر نادین تو ہیج پریشانی نیست
 ترانام کے بودی آمرزگار
 کہ مرغ ہر چہ گفتگو سے اودارد

رسید مرده از انجاد قرح گشت پدید ازین توید رخ شد شگفته و شاداب هر ایک چشم خواب نیست بر بستر تنهایی آب چون در روضه افتد ناله خیر و اوج درین سر لکن خوس کن بخوشی سخن تا زنده ایم لطف خود از من کن دریغ	چنانکه قطره باران به کاه خشک رسید چنانکه باغ ز شبنم چنانکه گل ز نسیم به هر آواز پائے چشم بکشایم کمی آئی صحبت ناخوش باشد مخره آزار با کز بستر سخن خوب یادگار نیست بعد از وفات کس به کس چنان نمیکند
--	--

اشعار در ذکر نامه و پیام

بیایان آمدین دفتر حکایت همچنان بانی نامه سلست نوشتن به ولیکن ترسم نامه شوق ترا من مختصر خواهم نوشت لغتماس دل بود پیچیده و کتوب بن نویسم نامه از بسکه خون میگیرم از هجرت در کنار نامه اخبار یادم کرده من نویسم نامه و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید چون که بی حال دل غمزه ها چکن شد شرح شوق وینو شتم دیده و نبار گفت راه و رسمت دوستداران را قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم شکایت شب بهران و فرقت ددی بر دیگران نوشت بیه نامه وفا	بعد دفتر نشاید گفت حسب حال شتایی که توان نامه خوانی که در مقام من است بیشتر از پیشتر از پیشتر خواهم نوشت از شکست نامه خواهی یافت مطمئن مرا تو گوئی کاغذ کتوب من رنگ خدا دارد تا بدانم بعد ازین قدر فراموشکاریست بسته ام ترس صفت بر نامه چشم خویش را در حیرتم که جان بکدام کنم نشانی دلخوشی و دلخوشی آب از دیده بیرون شد جله سرخیاش بکناری کس نخواهم نوشت که بیاد آورند یاران را شکایت شب بهران تمام بنویسم ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم بر عاشق سلام هم از من دریغ داشت
--	---

از براسه نامی قاصدے دکانریت	کاروان اشک و منزل منزل میرود
اشعار در شوق و تمنا	
ز حد گزشت جدائی میان ما و دوست بیا که بے تو بجان آدم ز قسائی	بیا بیا که فدای توام بیا و دوست بیا که نیست مرا بیش ازین شکبائی
بیا که بے گل رویت بهار دلگیر است نگه نمیرود از ضعف تا و ر و دیده	و بان غنچه ز رخسار چو طفل بے شیر است از ان زمان که تو رفتی نگاه بیا رست
اشعار فراقیه	
آنچه من دیدم و من بیکشم از جور فراق ز بهر آن دیده ام حالیکه کافران اجل بنید	که شنیدم است و که دیدم است که پیش آمد خدا کو تا سازد مرا ایام جدائی را
غریب که توام با وطن چکار مرا ندانم دل چه شد لیکن ز خون و دهنم	سپرده ام به خود را بمن چه کار مرا که مرغی داشتم در آشیان سینه بسپارم
اگر اجل روز فراق آمد و دیو نری نیست	من اگر گشته شوم بهتر ازین روزی نیست
اشعار در ذکر و دواع	
اشتب و دواع یا زمر که ملاست است بگنار تا بگریم چون ابر در بهاران	شام فراق نیست که هیچ قیامت است کز سنگ گریخته و وقت دواع یا ران
در دواعش گر ز فتم احتیاج عد نیست ثوان بیخبر تو آسان دواع جان کردن	دوست بیدار که نه قبل ازین شکل است و نه دواع تو آسان نمی توان کردن
شب حرف و دواع از لب دلدار شنیدم رفتم از هو شمس وقت رفتن یار	آه این چه سخن بود که این بار شنیدم او چنان رفت و من چنین فرستدم
یار و دواع بیکند تاب و دواع یار کو روز و دواع بر سر کویت ز خون دل	و ده و ص میدم طاقت انتظار کو صد جان نشان دیده پر نعم گذاشتم

اشعار در انتظار

<p>عمری گذشت تلک در انتظار بودن اگر چه و عده خوابان و فانی دارد بیا و عده ای کل خوابان نشسته ام نشسته بر سر راه است گریه و آه انتظار طلب و عده تکلیف چسرا شیم گریه و روزم در انتظار گذشت زاهد کو عذاب عذاب قیامت است سے انگنی تو بر تن من آتش فراق شب بهران تو از روز قیامت حکم نیست زمان زمان دلم از آه آتشین سوزد حرک راتلج با حسرت دیدار تو کرد شب بیلے بقوم خویش گفت از دور محرومی گویند روز حشر بیا یا نئے رسد دور از حرم وصل تو شرمند مانده ام بیدار من به محنت محبت انکش مرا زرد و بیخ تلکے نوید برگرد و نگاه من بدام انتظار ای من آن صید گرفتارم</p>	<p>طاقت نماز ماری بروی بار بودن خوش آن حیات که در انتظار میگذرد تنهاییا تو نیست که تنها شسته ام بیا که گوش بر آواز چشم بر راهم خانه تست دل ای خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بکریا گذشت بهران ندیده که بر اسکے خدای حبیبیت وزد و برے نشینے نظر ره میکنے عالم بار و ز قیامت شب بهران باشد کسے کار تو شود و در این چنین سوزد ورن جان وادن ما اینهمه دشوار بود که رسوا اگر دناحق در عجب عشق فلان مارا صدر روزان یک شب بهران نمی رسد شرمندہ ام کہ بے تو چرازندہ مانده ام کز خیال اہل درد بہین بندہ مانده ام وہ خود را تسلی تا بکے چشم بر آہ من کہ جانم سیر و دنا بر سرم صیاد دلی</p>
--	---

اشعار متعلق بہ قدم مسافر

<p>دلم ہم سے طندای سینہ شست ری آید اے درد واسے بر تو کہ در مان من رسید</p>	<p>بگو شرمزده وصل از دور و دیواری آید قاصد رساند خرد کہ جانان من رسید</p>
--	---

بغیر سویم چه آئی اسی سرم پاپال تو بازم زیار و عده دیدار میسر شد امروز عجب مضطربم بے سببی نیست	باش تا جانم بردن آید با استقبال تو دل در طپیدن است مگر یار میسر شد گریار سر وقت من آید عجب نیست
---	---

اشعار وعده و عهد و پیمان

اے صبر پایدار که پیمان شکست یار قریب وعده امروز فردا کار نکشاید صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست اے عهد شکن با تو اگر کار نبودے دل به مهرش چه نهم تکیه بعدش چه کنم	کارم ز دست رفت دنیا بدست یار که من امروز فردا را نمیدانم نمی دانم دیده ام دفتر پیمان جان حرف برفت کار دل ما این همه دشوار نبودے که بیک صحبت اغیار و گرگون گردد
---	--

اشعار مناسب بزرگان از خردوان

سشنیده ام که ز من یاد می کنی گاهی شد آرزوے تو از حد امیدواران را غریب کوے تو ام با وطن چه کار مرا ذوق الطاف تو اے کاش نمی یافتدلم سازم قدم زدیر و گویم لبوے تو	خوش آن گد که گئی یاد او کند شاهی چو اشتیاق می عید روزه داران را سپرده ام تو خود را بمن چه کار مرا یاد هر لطف تو اکنون سبب صدام هست تا هر قدم بدیده کشم خاک کوے تو
--	---

اشعار جواب فصل کج

من پسند کسان نمی کنم گوش تا صحا بیو ده میگوید که دل بردا طازه نمیدانم ز منع گریه نفی چیست ناصح را	این را به کس دیگر بگوئید من به فرمان دلم یا دل بفراوان منت دل از من دیده از من آستین از من کنار از من
---	---

اشعار و تشکر یہ

باند مرتب زان خاک آستان شده ام	خبا رکوے تو ام گر بر آستان شده ام
--------------------------------	-----------------------------------

احسان دوست در حق من بی نہایت است	من بے زبان کلام کیے را بیان کنم
اشعار اظہار بیگناہی ہے خود	
دگر مرا بہ چه نقصہ میر متهم کردے	چه کردہ ام کہ بمن التفات کم کردے
منید انکم گناہم چیست کز من سرگران اری	سرت گردم قصورے در وفای خود نمی بینم
آنکہ از چشم تو افکند مرا بہ نقصہ	چشم دارم بہ ہمین درد گرفتار شود
اشعار بیوفائی خود بردیان	
ہر جفاے کہ کنے راحت جانست ولی	رسم انصاف مباد از جہان برخیزد
تو شرط یارے و دم وفا داری نمی دانے	تو من دل میتوانے بر دو دلداری نمی دانی
یار ہے پروا د فریاد دل من بے اثر	ہم ز دل فریاد ہا دارم ہم از فریاد رس
گریار از احوال من آگاہ نئے بود	در دمن سود از وہ جانکاہ نئے بود
بصد کرشمہ و نازم شکار مجھ دکر دے	کنون کنارہ کرتے چو کار خود کردے
بدستے شد کہ رو بہ وفا مسدود است	نہ کہے میرود آنجا نہ کہے آید
چوے بینم کہے از کوے اور نشاد می آید	فریے کردے اول خوردہ بودم یا دمی آید
روادار جوئے بے سہ و از غنہ تو	لوہم جوئے و از خود امید ہا دارے
اشعار شکایت	
شوق عشق است کہ از دوست شکایت گفتد	لیکن از شوق حکایت بزبان نہ آید
ہزار شکر کہ مارا سر شکایت نیست	وگر نہ قصہ جور ترا نہایت نیست
بنشین وے کہ شکوہ ز درد نشان کنم	جورے کہ کردہ جو خاطر نشان کنم
با درد و جسد شکوہ نہ بیان نئے کنم	گیرم جان کہ وعدہ نمود و وفا نکرد
از شکوہ بس کنم کہ دل یا نازک است	خوے کرشمہ نازک و بسیار نازک است
اشعار در اظہار دوستی غائبانہ	

نزد یک شد که عشق نسان بر ملا شود زانه دشمن و ما بیدیم و نجیب سیاه با خلق آشنا نشود قباله تو میخواهم از خدا بد عاصد هزار جان	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود تو رحم گر کنی کارشکل افتاد است بیگانه باشد از همه کس آشنای تو قاصد هزار را بیدیم براس تو
--	---

اشعار شوقیه و شکایت آمیزه

بیایب که جدائے تمایه دارد تا بکجه از بزم وصلت دور میداری مرا نمی آئی نمی خوانی نمی جویی نمی پرسی	طلبیدن دل به صبر فایده دارد تا بکجه آواره و مجور میداری مرا چرا از آشنایان این قدر کس بجز باشد
--	--

اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا باد گر آن کن که من هسته دل با غیر من نشیند و دشنام میدهد خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری	زنده از بهرین ام که جفاست تو گشتم مارا هنوز بوسه به پیغام میدهد طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا
---	---

اشعار رشک

ناله جو رفته قناب و یکین میکشد مرا رشک آن تازه گرفتار تو ام میوزد	با غیبه لطف میکنی این میکشد مرا کز تو حیران شود و تکیه بر پوار کنند
--	--

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و مهر و حسان آنچنان بیگانه ام از مردمان در عشق تو رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر روز و شب هر چه پسند که خون تو که ریخت نه درد میدرد و از دل نه تاب می آید	اگر نشد که هر کدام است وصل چیست کاشنای من همان نا آشنای من بود دل میبرد و چشم به بالاسی کنستند آه حسرت کشم و سوسه تو نظاره کنم نه صبح می شود و امشب نه خواب می آید
---	--

نگه تا کے گریزان دارم از تو	اگرستارم چه پنهان دارم از تو
آگه از عشق خودم که چنان می باشد	بخیسه کرد چنانم که خبیه دار شدم

اشعار در وصف جمال

نمیدانم که در عشق او غیر از خدا عالم	عجب حال بدی دارم درین سودا و شا عالم
بچ میدانه چاهای سرو عاصت بیکتی	سیکشی وز زده می سازی قیامت می کنی
بدل ز دیالسه ز دیالسه ز دیالسه	چه داند کس محبت بر کعبه ز د

اشعار ذکر آه و ناله

میل اشکم رفته رفته در گلوزنجیر شد	طفل دامگیر با آخر گریبان گیر شد
گر به پای خانی دل را تسلی بخش نیست	در بیابان میتوان فریاد خاطر خواه کرد
تنگ آدم اے ناله دلخواه کعباتی	فریادی ام از دست تو ای آه کجائی

اشعار حسرت و محرومی

خبر من بر ساینده مرغان چمن	که هم آواز شما در قفسی افتاد است
دست شد که ز خاک قدمش محروم	در میان من داد بوسه به پیام افتاد
مار از خاک کویت پیراهن است بر تن	آنم ز اشک حسرت صد چاک تا بدانم
بعالم هر که اینم بدل در دوغی دارد	ز دست فم مثال ایدل که غم هم عالی دارد

اشعار آه و درد

من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام	کاسه ز دل بود که کاسه ز دیده ام
چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد	که نار سیده قیامت دلم قیامت کرد
دل را نوید آمدن او نمیدهم	ترسم بجال خود بگذارد و دیگر مرا که
روز مارا ساخت چون شب تیر و آناه از فراق	چند سوزیم از فراق آه از فراق آه از فراق
آئی نرم گردان از کرم دلما می خوبان را	و گرنه عشق را تا پید کن یا عشق بازان را

<p>دلها هم مجروح قاتلند بیک سو این کوچه آتشوخ ستمکار نباشد</p>	<p>دلها هم مجروح قاتلند بیک سو این کوچه آتشوخ ستمکار نباشد</p>
<p>اشعار و کتب ادیب</p>	
<p>ما و من در کتب بن بر سر رفته نظر ما و من چون هم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم که دایه منم خلیفه بیاد است ز قید کتب اندوه آزادم بحسب حالش</p>	<p>ما و من در کتب بن بر سر رفته نظر ما و من چون هم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم که دایه منم خلیفه بیاد است ز قید کتب اندوه آزادم بحسب حالش</p>
<p>اشعار متفرقه</p>	
<p>حسین ناشناس بگو به سخن شناس بے زری کردین آنچه بقارون زرد کرد یا بکش یا دانه ده یا از نفس آزاد کن از جان چه عزیز است بگو آن پنجوشم درین چنین بچه دل خوش کند گرفتارے ببین جور تو اقلیم ورد آبا د است مرا فدا ده دل از کف ترا چه فدا د است معنی از لفظ کے جدا باشد دل پیش تست دولت من نه قدر پس است کجا داند حال ما بسکساران ساحل دل من داند من دهم داند دل من که بکام خوانم جشم من افتد بر من تو انچه دیم از جدائی با جدا خواهم نوشت گر دیم زنده ام بر خویش توست میکنم</p>	<p>صائب دودیزی شکند قدر شعر را صائب با خلعت سائل بر منم در کرد گر چه مرغ نیم بیل مانده ام در قید تو ای جان تو اگر جان طلبی جان تو بخش نه پرستی نه گله نه پیام از خارے جگر ز زخم تو معور دل بغم شاد است برو بکار خود لے و اعطایین چه فایده است دل من لفظ و یاد تو معنی گرد و رم از تو نقش تو ام در نظر پس است شب تاریک و بیم هیچ و گرداب چنین چال اشتیاقیکه بریدار تو دار و دل من سواد و ید و حل کردم نوشتم نامه سوئی تو این شکایت نامه نامه رانی با تو توست احال من درست مقاصد حقیق نامه است</p>

ہوتے شد کہ رو بہ وفا مسدود است دل بہودا دم و افسوس نمی دافتم اگر دانستم از روز نازل داغ جدائی یا تو شب و روز قرین دلم است از حلقہ بند گیت برون نشوم	نکد اے رو و آنجا نہ کسے آید کہ پس از برون ل شوخ چین خواہی شد بل روشن نمیکردم چراغ آشنائی را لطف و کرمست گوشہ نشین دلم است نا نقش حیات در نگین دلم است
---	---

مستزاد اردو

مستزاد اول

حالِ دل کس سے کون کوئی پچھتاؤں میں غمِ فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چپکا رہتا ہی بھلا
بہ زلف کے پیچ سے ٹھٹھکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ بہ بیچ
کوئی سوال ہے کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دام بلا
سیکڑوں میں جکڑا نگار ہزاروں دلریش تر سے با تھن لیکن
پاس تیرے کوئی خجستہ کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا
کیا تری چشمِ سب سے مست کی کیفیت ہے کہ جان ہو بدست
جس کو اب دیکھو وہ بدست ہو ہشیار نہیں اس وقت ہوش نہ رہا
مرے خاکِ دربار پہ عشاقِ ظلمت کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھ کے اب جاؤں کہاں طاقتِ رفتار نہیں مثلِ نقشِ کف پا

مستزاد دوم

حیفِ صدمہ تھے عشق کا آزار ہوا مفت ہمارا ہوا
وہ میسجائے معالج ہمارا نہ ہوا ایسا ہزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سر نیزہ مڑگان صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا
 آپ کے آنے کی دعا اللہ نہایت تھی خوشی بس تنہا تھی یہی
 ہر دیش کلبنہ غم مطلع انوار ہوا خوشش دل زار ہوا
 یار بے سرو و فائز یہ نہ تھا دل کو یقین تادم باز نسین
 رحم کا اُس کے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا اودا سے نصیب بھر کیا وصل حبیب
 میلا دشمن یہ جھٹ چسپ شمع شمع کا بنار ہوا
 طاہر اُس شیخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیون نہ اب تکرار کون
 وصل پر بار سے رضا مند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بعد شوق پری تری کا گل میں صنم
 ہاے آزار کسی دھب کالے سے نہ ذری لطف کر اور کرم
 ہجر کے جو کی اب تاب نہیں ہے مجھ میں چ یہ کتنا ہون بھی
 دلبری اب تو ذرا بہر خد اگر تو مری جان من کر نہ ستم
 تیری سی کی دھڑکی پان کی سرخی نے پری قتل کر دیا مجھے
 دیکھ تو خرم مڑگان لے کیا کیا پری رہا ہون تھوٹ پ یہ دم
 جان من تیری ہی الفت میں بہر باد ہوا سو گلا کس سے کرون
 مثل سیاب کے تیاب ہون فرقت میں تری ای صنم جی قسم
 دین دہل دونوں ویے دولت ایمان بھی ماس ہا یوں نے مجھے
 دلبری تپہ بھی نہ نے ذرا ہاے کری یہ ہو سینہ پہ الم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یاروں کے دینا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
 زلفوں میں پری رو کے گرفتار کر لیا پھر شاد بنا کے
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی اپنے بھر بھر کے پلائی
 پھر میرا تا شاید سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
 بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مراد کس کرو ہنس نہ سے
 پہنچ لگا کان کی بالی میں جھلا یا ڈروانہ بنا کے
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
 پھر اپنی شمع رو کے اوپر ہم کو جلایا پروانہ بنا کے
 خیون کو بلا کر وہ لگا پاس بھلنے مدت کے گویا دوست
 ہم دوست یگانہ کو الگ وہ رہنمایا بیگانہ بنا کے
 اکبر کی ہی مرض جواب حق سے شب و روز کرنا تو طالب
 دینا میں مگر رکھنا ہو تو رکھ لے خدایا مردانہ بنا کے

مستزاد مجسم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ جو غم میری خدا
 تو جو شوق تجھے غم سے سرو کا نہیں کھائے غم میری بلا
 دل و دین تیرے حالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
 پھر جو بیزار ہو تو جھکو بنا اس کا سبب میری تفصیر ہو کیا
 بھیجے خصا سیکڑوں لکڑیوں میں ہشیاری سے بڑی دشواری سے
 تھے بیجانہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ قسمت کا لکھا
 طلب ہوسہ یہ کیوں اتنا بڑا مانتے ہو ہمیں پہچانتے ہو
 دیکھو ہم ہیں وہی جاننا نہیں جانتے ہو کرتے ہیں جان خدا

ہر حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل تیرے ہاتھوں قاتل
تیرے آبِ دمِ شمشیر کو تیرا بیل بنگے ہے آبِ بخت
کیا کون تیرے مین اندازِ واداکا عالم ہو ستم ہے ستم
دیکھ کر ہوش رہیں کیا کہ کل جیسے ہو دمِ اویس ہوش رہا
نہ تو تیرے ہو کام نہ تیرے ہو اور نہ تیرے ہو
مہتو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو جیسی بات بکب

مستزاد ہفتم

زلف پہنچ میں دل ایسا گر فنا ہوا چھٹا دشوار ہوا
بیٹھے بھلائے نیا عشق کا آزار ہوا اسفند بیسار ہوا
ہرم وہم نفس و ہوس و ہر از و رفیق نہ رہا کوئی ضیف
دور و فرقت کے سوا کوئی نہ غوار ہوا غم قضا یا رہا
خاک صحرائی ترے پھر میں چانی ایسی جیست تک نہ رہی
پازلوں سے مرے دشت کا سرخار ہوا کیسا ناچار ہوا
مجھے چپ چپ کے غم سے یا جو رہ جائے ہاسکا با عفت و کو
کون ہو مرے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون و لدار ہوا
بار بار تجھے کہا ہے نہ مانا کتنا غم چڑا اب سہنا
آخرش و امِ محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار ہوا
یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہوس کو عالم بخدا
وہے تقدیر کہ وہ یار شکر ہوا تن پر سہ بار ہوا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہو کوئی کب تجھے اسے رشک فری کے تاب نظر

شہ ہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
 عاشق زار کہ دور و دل دور و جگر ہے بہت حال بہتر
 چشم رحمت بکشا سوسے سن انداز نظر اسے شہ جن و بشر
 اے صبا جو چرا کوچہ جانان میں گزر کیو باد بدو تر
 دے عاشق کی تپ غم سے ہے حالت اشہر کچھ نہیں تجھ کو خبر
 ہو گئی عمر ہر عہد جوانی گذرا کچھ بھی دھنہ نہ رہا
 غافل جاگو آنکھ صبح ہوئی باندھ کر بچ گیا کوسر سحر
 کیون یہ سنسان شب بھر کی کیا مرگے سب نہیں کھلنا یہ سب
 بوسے ہو کوئی ٹوڑن نہ کوئی مرغ سحر اور نہ بچتا ہے جگر
 دل میں ہو یاد تری سر میں ہو سودا تیرا جان ہے تجھ پر فدا
 تیرا ہی دیکھنا ہے آنکھ کو منظر و نظر گوشت مشتاق خبہ
 آکے لاشے پر سے پیارے نہ ٹنڈ کو ڈھا ٹو غمزہ بیا نہ کرد
 آنکھ میں غم سے کی رہتا ہو کمان نور نظر شوق سے دیکھو ادھر
 خوب بھابھوں کہ ہر سب میں نگلی تیری کل گئی آنکھ مری
 عرش سے فرش تک چاہے نظر جائے جبر تو ہی آتا ہو نظر
 نہ پیسے جو تر اول تو یہ ہر بات عجیب کیا کون واسطیغیب
 سوز فرقہ میں کہ دن تالا ٹر دور و اگر کہے بھر میں اثر
 کون ہے جس کو ترا عشق کہ اے یا زمین آسمان ہو کہ زمین
 جہنم میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر اے دل شمس و قمر
 ہر اول یہ ہر اوصاف سیرا یہ جگر کر دیا سینہ سہر
 ایک دم رشک تہان سے نہ کرین قطع نظر ہوگا ہر قطرہ گہر

جسم کیا جان ہو کیا نطق ہو کیا عقل ہو کیا نہ ملا اس کا پست
و اسی تو ہی جا کون ہو آیا ہو کہ مر کچھ بھی ہو تجھ کو خبر

مستتر از شتم

مرضِ پیرمین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا
اب تو صیسی بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا
جان آخر ہو بس اب ہو نظون پہ آیا مراد مشکل دکھلا و صم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا
دھونڈھتا ہوں اُسے پہلو میں مگر پاس نہیں ملنے کی آس نہیں
جینا جس دن سے جدا تجھے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا
خواب میں بھی نہیں اب شکل دکھاتا وہ صم ہے کیسا ہر شتم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا
ہو گیا تھا توے سودا ئی کو و حشمت میں سکون پھر ہوا اسکو جنون
بدرہ کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
فیر کو چاہا نہیں جب سے تجھے دیکھا صم تیرے ہو سکتی قسم
جو ترے ادھر کسی سے نہ سر و کار ہوا سب سے انکار ہوا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا عوام و لقائرا ہوش بجا
نشد عشق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا
وہ بھی دن ہو گا اسی کہ جو میں اُس سے ملوں ہو کے خوش ہو سکوں
ظلم خفتہ مرا شکر جو بیمار ہوا وصل دلدار ہوا
کو نسا ملنے کا تیرے کرے عاشق سلمان ای مری جان جان
پائون میں سلسلہ تجھ پر گرا بنار ہو ملنا دشوار ہوا

مستزاد ہستم

ای طیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر دے کر دوا
 اس مہیا کو دکھا دو تو کچھ آثار نہیں ابھی ہو جائے شفا
 یوفا تجھسا جان میں کوئی زہنا نہیں کیجے کس سے گلا
 سچ تو یہ ہو کہ ہمیں عشق سزاوار نہیں تیری تقصیر ہو کیا
 فصل گل کی نہ چین میں مجھے دے خوشخبری یاں ہو بے باں ہی
 لایق سیر چین اب یہ دل افکار نہیں کیوں رُلائی ہو صبا
 کتنا چاہا کہ تیرے عشق میں مرجائیں ہم پر بھگتا نہیں دم
 ای صنم تو ہی مری شکل ہے بیزار نہیں ہوا جل بھی تو خفا
 شمع مہج کا تری پیاسے کوئی پروا نہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں
 دام کامل کا ترسے کوئی گرفتار نہیں بچ یہ ہسم پہ پڑا
 فوج کرتا ہو اگر مجھ کو تو ای عربہ جو خیمہ حاضر ہو گلو
 کوئی ارمان مجھے جرم حسرت دیدار نہیں مہج سے پردہ لٹا
 قاصد اس سے تو یہ کہ دیوای ماہ جبین ہوں ہلاکی کے قرین
 تیرے آنے کی توقع مجھے ای یار نہیں جوئی قسین تو نہ کھا
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیسا ہو یہ انداز ترا
 تو مرے حال سے فہوس خبردار نہیں ہے یہ قسمت کا کھا
 دیکھ پچھتاہنگا مولس تو نہ کو منفعت میں جان ترک کر عشق جان
 فائدہ اس میں سوار مہج کے زہنا نہیں رکھ نظر سوے خدا

مستزاد دہم

ہم کو دن رات بجز عشق صنم کا رہیں کبریا کی ہے قسم

کون دل ہر غم فرقت سے جوتا چار نہیں ہر محبوب طبع کا غم
 یا دین تیری مسیحا ہر کیون پر مری جان کیا کروں حال بیان
 ہاتھ اٹھا دیکھتا ہے عشق سے نہ نہیں کہ چہ ہوں لاکھ ستم
 ہوم دہم سخن و مونس و ہوا زمین اور نہ وسار کوئی
 جز غم دور ترے کوئی بھی غمخوار نہیں ہاں مگر دیدہ غم
 زندگی خاک پر بے تیرے مجھ ماہ نقا اسکا عالم ہر خدا
 پاس افسوس ہے تجھ سطر حدار نہیں ہر فزون کیون نہ الم
 دل تو ہم سے چکے اب جان بھی لے ای دلبر ہو گرا امید نظر
 ہکو دنیا میں سوا تیرے سر د کا نہیں چاہے ہے جسکی قسم
 کیون ہر اسان نہ ہو عالم کہ جو حیرت کا مقام ہے یہ شہر کلام
 چھو تھا دام محبت کا اگر قمار نہیں جب تک دم میں ہر دم

محسبات آردو

محسب اول

طے کاوے رکھتے ہیں ہم دھیان ادھر دیکھ	بجالی ہے بہت ہو کر تری آن ادھر دیکھ
ہم چاہتے والے ہیں تیرے جان ادھر دیکھ	ہولی ہے صغیر ہنسکے تو اک ان ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے تو گل خندان ادھر دیکھ	
ہم دیکھتے تیرا یہ جال اس گھڑی ای جان	آئے ہیں ہی کے خیال اس گھڑی ای جان
تو دل میں نہ رکھو مجھے طلال اس گھڑی ای جان	کھڑے پتھرے دیکھ طلال اس گھڑی ای جان
ہولی بھی ہی کتنی ہوا بجان ادھر دیکھ	
ہولی کی طرح ہے جو ہر اک جا میں نمودار	ستے ہیں کین راک کین می سے ہیں سرشار

ہر دل میں ہیں تو تری نظروں سے ہر کجا	پککاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یا ر
ہم کو تو فقط ہی رہا مان ادھر دیکھو	
ہر دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غل	ہو نہا نہیں کچھ رنگ چڑھنے میں تامل
ٹوٹ بجتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہر گال	ہولی کی خوشی میں تو نہ کر ہم سے تفا غل
ایجاں ہمارا بھی کما مان ادھر دیکھو	
ہر دید کی ہر کن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے سہارے
ہیں یاں جو کھڑے آن کے اس شوق کے عالمے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
ایک پیار کی نظروں سے مری جان ادھر دیکھو	
ہر چار طرف ہولی کی دھومیں ہیں ابا ابا	دیکھو جدھر آتا ہے لہڑی زور تہا شہا
ہر آن جھلکتا ہے عجب عیش کا چرچا	ہولی کو لہڑی سیراب لکڑی لکھتے ہیں یاں کیا
محبوب یہ آیا ہمارے ناواں ادھر دیکھو	
غمنس دوم	
مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی پاس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں داس
جو پوچھے تو کیسا انتہا کا سیرا پاس	غصے کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں بدلق کلزار ہر مرے دم سے	اگر اے فخر سرائی میں ہوش بلب کے
ابھی نہیں ہے شکار میری قدر تجھے	کر گیا یاد مرے زعمون کو بعد مرے
ہوں چند روز تو سے کل میں مہمان صیاد	
عزیز رکھتے ہیں میواں سا غزل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین بلب کو
صد آفرین ہے مرے صبر اور تجھ بلب کو	کہ جھانکتا نہیں چاک غصے سے بلب کو

	اگر تا نہ مری جانب سے برنگمان صیاد	
بہی نہ مانو نہکامین تو خدا سے ڈرتا ہے پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے		مرا خیال ترے دل میں کب گزرتا ہے خضر کھ سیری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہے
	افس کو لیکے میں آ جاؤنگا کہاں صیاد	
ادھر ہو دام بچا کے ہوئے محبت گل نکالو نہ مست دم آشیان سے اوٹیل		ادھر ہو تاک میں الجھانے کی ترے سنبل پھنسا ہی لینے کی ہو نگر جا بجا بالکل
	لگانے بیٹھے ہیں چندے جان جانا صیاد	
مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شاک چمن میں رکھا نہ طبل کا نام تک باقی		اگرچہ سیری بھی کی اس نے خانہ بربادی پر اب تو ظلم پہ جلا دے نکر باندھی
	خدا کرے یونہی ہو جائے بے نشان صیاد	
یہ کشکش نہ اٹھاتا میں زنیہا راہ رند فریب دانہ نہ کھاتا میں زنیہا راہ رند		نہ اس کے دام میں آتا میں زنیہا راہ رند کبھی قریب نہ جاتا میں زنیہا راہ رند
	نکرتا دام اگر خاک میں نہان صیاد	
	انجمن سوم	
پینہوں کی دی تجھے اللہ نے پیہری ای چہرہ زیبائے تور شکرتان آوری		بخشی ہو خالق نے تجھے سب سرون کی سوری صورت سے تیری چہان خان خدا کی بہری
	ہر چند وصف میکم در حسن زان زیبا تری	
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہم سہری تو از پری جا بک تری دز برگ گل ناز گتری		ہیں ختم تیری ذات پر اوصاف آست پروری پانی ہو کس مخلوق نے یہ برتری پیہری
	دز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
تصویر اسکی کچھ سکے تجھے تو یہ ممکن نہیں		میں نے مصور سے کہا بے مثل ہو یہ نازنین

یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہوں وہی کچھ لکھ لکھتے ہیں	صورت کرتا میں زمین و صورت یام بین
یا صورتی کش این چنین با یک کن صورتی	
اگر سارے عالم میں کوئی جھگڑا ہو تو	دوسے ہو جسکو حسن کا محفل میں تیری آئے تو
احوال تیری مرج کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہر بیضا تو خلق خدا شیداے تو
این ترکس رعناے تو آدر وہ رسم کافی	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یوں وہ صنم	تھے تو دیکھا ہے جان بولا تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگا اے مہ جین تیری قسم	آقا قمر گدیدہ ام مسیر تان در زہام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
ہرگز ترا ہرگز نہیں جو رنگ جن و بشر	کھڑے سے تیرے ہر عیان شان خدائی سبیر
لیکھ چراغ مرا اگر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
شش دانم یا مریا زہرہ و یا مشتری	
ہم بیکسوں کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	اے بادشاہ دل الی دے خواجہ ہر دوسرا
مثل شہید بے ذرا ہے آستانہ پر پڑا	خستہ و غریب است و گدا افتادہ و رشر شا
یا شد کہ از ہر خدا سوسے غریبان بنگری	
خمس چار ما	
عشوہ سے ظاہر سر سبز چلوہ جو و پری	عز سے میں تیرے ہو پو نہان من جادوگری
جتنی کہ خوبی چاہیے تیری صورت میں بھری	اے چہرہ زیب سے تو رشک تان آوری
ہر چند صفت میکنم در حسن زان بالاتری	
نقاش قدرت نے مجھے جس دم بنا یا سر سبز	جتنے کہ کچھ نقش تھے بے روپ سب آئے نظر
سارا منقح و مہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر رفتے زرویت خوبتر
شمسے ذرا غم یا مریا زہرہ و یا مشتری	

مشق خرام ناز سے تو جلوہ کرتا ہر جان	جون سایہ بہتے ہیں ٹپے عشاق بے تاب تو ان
چاہیں کہ انھیں خاک سے سوچ میں بیلاقت کمان	اسی راحت و آرام جان با قدر چون سرور دان
زائسوم و واسن کشان کارام جان ہری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے پہلے تو اک بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزشیں بے تعلقی
پر اتنا عاشق میں دیکھا تو یہ صورت ہونی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری	
دور پر جو اپنے دیکھ کر مجھ کو وہ شوخ بیجا	ہو کر غضب کرنے لگا تو کون ہر اٹھ پان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے یہ قطع لڑھا	خسر و غریب اسف و گد افتادہ در شہر شما
باشد کما ز بہر خدا سوسے غریبان بگری	
مخلص غمخیم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہے میں امتداد بے
یا بتی یک نگے لطف بہ آتے وانی	مرحب سید کی مدنی العسبی
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
منظرد نور خدا شکل ہے محسوس صسم	مخیرے ملک و حور و پری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصویر کا سا ہی عالم	من بیدل بحال تو عجب جبرائیم
اللہ اللہ چہ جمال اسف بدین بوجہی	
دشت عالم میں سر اسیمہ گزاری اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیما ت
مدد اے خضر کرامت کہ نہیں پاسے ثبات	ماہمہ شہد لبائیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد سیکز روشنہ بے	
خود کما ابن ذبیحین تو ظاہر میں کس	جو ہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے جا
سرے لے پاؤں ملک نور خدا نام خدا	نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نبی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہر مکان کا اکرام	دہی جنت ہر جان میں ہو جان تیرا مقام
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	نخلستان مدینہ زد تو سر سبز مدام
زان سدرہ شمرہ آفاق بشیرین ربی	
ہوئی ایمل کمان ناسخ تو ربیت و زبور	تیری خاطر سے خدا نے یہ کالادستور
ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
کر کے پایہ عالی کا ترے کون ادراک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہنچے نہ ساک
گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیث و لولاک	شب معراج حرمج تو گذشت از انلاک
بتھامے کہ رسیدی ز سدرہ یحیی	
جوش میں شوق کے کچھ یاد رہی شرح نہ دم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا کہتے ہیں اور کیا ہیں ہم
خود ستانی ہر زبں رسم فصیحان مجسم	نسبت خود بسلطنت کردم و میں شغلم
زانکہ نسبت بسبب کوئی لا شنبی ادلیا	
مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب	نہ دوا اور نہ پرہیز مرض حرص و ذنوب
پرترہ الطیف ہر اعجاز میما سے بھی خوب	یا طیب الفقرا انت شفاء لقلوب
زان سبب آمدہ قدسی پے در مان طلبی	
پنجم	
کیا تو نے حال اس سے مرے درد کا کیا	اور میرے استعار کا کیا ناجسرا کیا
سچ فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کیا	قاعدہ صنم نے خواہ کو مرے دیکھو کیا کیا
حرف عتاب یا سخن دلکش کیا	
آتا ہر ہول اب تو مرے دل میں ہو ہو	صبر و قرار ہونے میں خاطر سے ایک ہو

جس طرح کی باتیں ہون تیرے در و در	تجھ کو قسم ہے کیونہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیونہ وہی جو اس نے تجھے بر کا کسا	
میں تو کمال بحر میں ہوں اسکے بیقرار	دن رات اسکے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا تجھے جو ہوا تجھ پہ آشکار	قاصد نے جب تو شکے کہا کیا کون میں یار
پہلے تو مجھ کو اس نے بہت ناسزا کہا	
میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اڑے	گھبرا کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پرشتاب خبر کرنے کو تجھے	میری تو کچھ خطا نہیں تو ہی سمجھ اسے
بجایا کہا یہ اس نے تجھے یا بجایا کسا	
تجھ کو تو اس نگار کی خوب تھی سب عیان	کیونہ نامہ لکھ کے تیرے کیا در و دل بیان
اب آنکر کر گیا وہ کب کیا خرا بیان	کہتا تھا میں تجھے کہ نہ بھیج شکو خط بیان
لیکن نظیر تو نے نہ ماما رکھا	
محسن ہفتہ	
سیان تو ہم سے نہ رکھ کچھ غبار ہو لی میں	کہ رد تھے ملتے ہیں آپس میں یار ہو لی میں
بھی ہر رنگ کی کیسی بہار ہو لی میں	ہوا ہر زور میں آشکار ہو لی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہو لی میں	
اب اس جینے میں پوچھی ہریان ملک چال	ظلم کا جامہ پہن شرخی شوق سے لال
بنائے چاند سوچ کے آسمان پر تعال	فرشتے کھیلے ہیں ہو لی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شہسار ہو لی میں	
گلوں نے پہنے ہیں کیا کیا ہی جوئے رنگ برنگ	کہ جیسے کپڑے یہ عشق ہیں چستے تنگ
ہو اسے پتوں کے بجائے ہیں تال اور مونگ	تمام بلوغ میں کھیلے ہیں ہو لی گل کے سنگ
عجب طرح کی بھی ہر سب رہا ہو لی میں	

کہیں نہ دیکھی اس لطف کی سیان ہولی	ہزار ہولی کی ہم نے تو برج میں دیکھی
کوئی تو مرلی بجاتا ہو کہ کھینچا جی	کوئی تو ڈوبا ہو واس سے ملے تا چولی
ہر دم و حام یہ بے اختیار ہولی میں	
چلی ہو اپنے پیاس لے کے پھکاری	جو کچھ کہانی ہو اہل بہت سپا پاری
پیاس کی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری	گلاں دیکھ کے پھر چھاتی کھل دی ساری
نہ تاب دل کو رہی نہ قرار ہولی میں	
وہ شور بوزخیں سب تک سی پٹ پکند	جو کوئی سیانی ہو ان میں تو کوئی ہو ناگند
کہ اب تو جامہ وانگیا کے ٹوٹے ہیں سب بند	کوئی دلائی ہو ساتھ کویار کی سوگند
پھر آ کے کھینچے ہو کر دو چار ہولی میں	
انجمن ہشتم	
قد سے نکل سر دسی رقعار سے کلب دری	کلب لالہ گل کر سکیں عارض سے تیرے ہری
اگر چہ زیبا سے تو رشک بتان آذری	محبوب تجھے سیکھ لین ناز و ادا و دلبری
ہر چند صفت بیکم و حسن زان زیبا تری	
دن رات صورت کو تری شمس فرہتے ہیں تک	ہو شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک
ساقش می بند و ملک کس افریدہ ست این فلک	دیکھے ہو جو تیرے تین کنایہ ہو یک بیک
جوری نرا خم یا ملک فرزند آدم یا پری	
کھوے ہو وہ ایمان کو بانہ سے ہو وہ زنا کو	تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہو جو
عالم ہمہ دنیا سے تو خلق خدا شیر اسے تو	دیوانے تیرے عشق میں ویسے نہیں کچھ اکر و
این زکس رعنا سے تو آورده رسم کا فری	
ہزار دہائی دیکھتے ہوئے وہ حیرت فرین	ہو خلق و خوبی میں بھر اس طور سے وہ مارین
صورت گریبا سے چین رو صورت آن یار میں	کر اس بیان کے راست کا آتا نہیں ٹھکرتین

یا صورتے کش یا چنن یا ترک کن صورتگری	
ہر خلق میں ہر سو جان رنگین ادا ازیا صنم کی غور توجہ ہر سی مجھ کو محبت کی قسم	گلگون قربانازک بدن صندریہ خضیت بہم آفا تھا گردیدہ ام ہر تبتان و زیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری	
آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب سلفا اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نظیر قبلہ	ابر و گمان جادو نظر شیرین سخن و عتوا خسرو غریب است و گدا افتادہ و رشتہ شا
باشد کہ از ہر خد اسوے غریبان بگری	
چھٹس	
آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہو اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہو	جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہو کس کی نیرنگی یہ برق شعلہ مانوس ہو
جو شہر اس سے آٹھ سو جلوہ طاؤس ہو	
بزم میں تیری صنم جسم بہ چشم تر گئے دیکھ تیرے حسن میں کیا کیا ہوا اوی گھر گئے	مر گئے پھر جی کٹے ٹوٹ پائے ڈکھ بھر گئے صبر اور تسکین یہاں سے کوچ کب کے کر گئے
اب و دواع تنگ ہو اور رخصت ناموس ہو	
مین نے جانا پہلے یہ گلستان کی طرف زودہ صحرا لیکے فی باغ و بہستان کی طرف	یا کنار آب یا تو کوئے جانان کی طرف لیکے اکبار تو گوہر غریبان کی طرف
جس جگہ جان تنہا سو طبع مایوس ہو	
مین جو ان پہونجا تو اس جاؤ حیر دیکھے خاک کے اتنے میں عبرت پکڑ کر ہاتھ سیرافون سے	کوئی بے سایہ کہیں سایہ کسی پر کیا کوئے مرد دین دو تین دکھا کر لگی کٹھے
یہ سکندر ہو یہ دارا اور یہ کیا دوس ہو	
یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج	یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت افلاک سے اُترا تھا گنج

یہ ہن جن کافر شتون کو نہ ملتا تھا مزاج	پوچھو تو ان سے کہ مال و شمشیت دینا سے آج
کچھ بھی اس کے پاس غیر از حسرت نہیں ہے	
کر دیا جو عشق کے غم نے تو بے طاقت نہ تھے	اس مرض کی بی طرح لپٹی ہوا بابت نہ تھے
بس یہ کہتا ہر نظر سیراب کثرہ حکمت تھے	گر نہ بختے شافع محشر شفا قدرت تھے
عارضہ سے چھپے نو حیران جا لیتوس ہو	
میں دہشت	
سرور تو وہ بنی جس کے نہیں بعد بنی	دیکھ کر شان تری حشر کی بھی شان دہلی
انبیا تھے کہیں و تمہ شفاعت طلبی	مرحب سید کی مدنی العبد بنی
دل و جان باد فدایت چاہے خوش لقی	
ہو ترے جلوہ سے سجد ملا تک آدم	ہو ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجال تو عجب حیدر انم
اللہ اللہ چہ حال است بین لہم	
بھگو کر خالق کو نہیں نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا
گرچہ اولادین آدم کی ہو تو پیدا	ضبطت نیست بذات تو بنی آدم را
بر تر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
ابر احسان و کرم سے ترے سیراب انام	بہر خلق سے ہی تیرے جان شیرین کام
اے تر و تازگی افزا سے ریاض اسلام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دام
زان شدہ شمرہ آفاق بشیرین طبی	
موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور	وہن نازل ہوئی نوریت و انجیل و زبور
انگی ہر خاص زبان میں کہ نہو فہم سے دور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عزلی	

جب گیا سوئے فلک کر کے زمین کے کھڑوشت کر چکا گلشن نہ چرخ کا جب تو گلگشت +	دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے لیکر بہشت شب معراج عروج تو زانلاک گذشت
بقائے کہ رسیدی ز سبب بی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم اور ادب سے یہ کہے مکا کے ترے در کی قسم	آکے وزیر ترے آنکھوں کو کہ فرشت قدم نسبت خود بسکت کردم و بس منعم
ز انکہ نسبت بسک کوے تو شد بے ادبی	
سوز عصیان سے جگر سوختہ جب مخلوقات کین سر شہد احسان ہو شہا تیری ذات	آئین صحرای قیامت میں طلبگار نبات ماہر نقشہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگزد نشنہ لبی	
ہر طرف سر کے دل بیار کا بھی حال وہی کہ گیا آکے اثنا میں تری جیسے قدسی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہو وہ بھی سیدی انت جیسی و طیب قلبی
آہ سوئے تو قدسی پے در مان طلبی	
مخمس یازدہم	
کوئی جادوے جو ادھر شام و چاہے گاہے چاہے رحم سر حال بنا ہے گاہے	تو کے اُس سے یہ بانلا و آہے گاہے اس طرف بھی تھیں لازم ہو گاہے گاہے
ہوم بدم غلطہ بظنہ نہیں گاہے گاہے	
دلہ سوزش ہو سدالب پہ ہر دم دم سرد ہم سو پوچھو نہ کچھ حال دل منم پرورد	اشک سرخ آنکھوں میں رنگ ہو خسار کا زرد ہو بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں تھی کہ گرا ہے گاہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے جو نہ کتنا تھا کیا تیرے لیے عالم نے	خون کے دریائے جاری کئی چشم غم نے ابو یہ عہد کیا چاہ کے غم کو ہم نے

	روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا ہے	
کیونکہ لب پہنچاؤ چشم سے جاری خناب وہ بھی ہو جادو بگامی ہی طرح سے بیتاب	جیسے میں عشق میں شمع کے ہون بخود خواب دیکھنا اُسکو بھی اک دن یونہی با چشم پر آب	
	اُس کو پہنچاؤ ظفر صد نہ آسے گا ہے	
	جنس و از دہم	
ہوئی خست نہیں حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی	گنگو اور ون کی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی رہتی اس بزم میں گل کبھی ایسی تو نہ تھی	
	جیسی اب ہوتی حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی	
کہ نہ سیاب نہ تو برق نہ شعلہ نہ شرار لیکھا چین کے کون آج ترا صبر و قرار	پوچھتا ہوں دل بیتاب سے میں یہ ہر بار پھر جو تو مشرب اتنا ہو بنا تو ہی یار	
	بیترازی تجھے اور دل کبھی ایسی تو نہ تھی	
پر جواب حال ہوا ہی نہ دیکھا تھا کبھو تیری آنکھوں نے خدا جلنے کیا کیا جادو	ہوں تو مدت سے ترا شہتہ روئے نکو پس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قابو	
	کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی	
میں نے پوچھا یہ نیا نور گمان سے پایا عکس رخسار نے کسکے ہر تجھے چمکایا	جلوہ اپنا جو مہ چاروہ نے دکھلایا آج جو آوج پہ تو استنچک کر آیا	
	اب تجھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی	
ہوئے ہر خاک پہ اتنا کہ گیا خاک میں مل نگہ یار کو اب کیوں ہو تغافل اسے دل	نہیں پروا اُسے افسوس کہ میرا بسمل نہیں معلوم کہ کاسر ہو کہ صر کو مائل	
	وہ ترے حال سے فاعل کبھی ہی نہ تھی	

جانتا ہوں آستے تو خوب کہ ہر عاشق زار وہ کسی بات پہ تجھے نہیں کرتا نگار	دل تو کیا جان کے دیے ہیں نہیں پورا کیا سبب تو جو بگڑا ہر طرف سے ہر بار
خوتری جو شامل بھی ایسی تو نہ تھی	
خمس سیزدہم	
ہمیشہ از نداشت اشکبارم مگر از رحمت ایسہ دارم	ز جرم غولتین خود شرمسارم الہی واقعے از حال زارم
تو میدانی کہ حسنہ تو کس ندارم	
گناہوں کا مرے اڑیں ہر طغیان تری بے دستگیری ہوں ہر اسان	ہے ہر موجزن طوفان پہ طوفان الہی عرق ام در بحر حصیان
ز دوست رحمت افکن برکت دارم	
جہان ہر مجمع ارباب غفلت ہیان پی کر شراب ناب غفلت	مہیا ہیں سبھی اسباب غفلت الہی رفتہ ام در خواب غفلت
بدہ بیداری زین کار و بارم	
ترے آگے نہیں مانند تصویر مری کیا رستگاری کی ہو تیر	زبان عذر کو یا رایے تقریر الہی کردہ ام بسیار قصیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم	
بجائے گردل مضطر کر ہے نہ پائی منزل مقصود گاہے	کمان ٹھہرے جو پچھ آرام چاہے الہی بر کشا از غیب راہے
ز چندین سال و مہ در انتظارم	
تجلی کو زیب دے ہر حکمرانی نہ جانوں میں غضب نہ مہربانی	کہ قیرے ہاتھ موت اور زندگانی الہی گر برائی و ریجوانی

تو دانی بندہ بے اختیارم	
سید کا ری میں ہون غلطان و بچان	پریشان حال مثل زلف خوبان
کرون کیا اپنی جمعیت کا سامان	آئی خاطر م راجسج گردان
کہ سکین و پریشان روزگارم	
نہ کر یہ میں نہ سوز دل میں تاشیر	گنا ہون کی ندامت سے ہون دلگیر
تجلی سے ہے سید عفو تقصیر	آئی از کمال لطف پسذیر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
رہا میں جیسے یاں خرسند و فیروز	یونہیں ہون حشر کو بھی جلوہ افروز
رہون دونوں جان میں بہرہ اندوز	آئی گر عسر و یسر کر دی امر و ز
مکن فرواہ نزد خلق خوارم	
ظفر ہر جن کو ایمان اپنا درکار	دعا ایمان کی وہ مانگے ہن ہر بار
کے ہر دیکھ تو کیسا مرد ہشیار	آئی بر حسب ایمان نگہدار
کہ انیست اصل جاہ و اعتبارم	
پنجم چار دہم	
یکایک آئی گمان سے بلا کو تو سہی	یہ کیوں آتر گیا سچہ چاند سا کو تو سہی
چوئی ہو کا ہشون کی وجہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کسکے ہو اکو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اسی سے لقا کو تو سہی	
جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کو تو سہی	صنیاسے منج نے کہ حشر کیا کو تو سہی
ہری طرح ہو کہین مبتلا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کس کے ہو اکو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اسی سے لقا کو تو سہی	
تھرا کے واسطے بتلاؤ کیا ہیں یہ سامان	کہ رنگ منج متغیر ہوا سہی تاجان

نہ وہ ادا نہ وہ غمزہ نہ وہ خوشی کے نشان	نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہ نہ وہ ہنسیاں
اُداس رہے کا باعث ہو کیا کو تو سہی	
بیان ہم سے کرو گون سا تھین غم ہو	یہ بے سبب نہیں اصلا مزاج برہم ہو
ہوا ہر کچھ نہ کچھ ایسا کہ دست کر ہر دم ہو	یہ کیا سبب ہو کہ لب خشک چشم پر غم ہو
کرد حجاب نہ بسر خد کو تو سہی	
نہیں ہو وصل پر راضی اگر تم ای خوشو	تو چاہیے لب زکین کا ایک بوسہ دو
کرو نہ شرم جو منظور ہو تو صاف کو	جواب کچھ مری باتوں کا دو خموش نہو
زبان سے اپنے بڑا یا بھلا کو تو سہی	
نہیں ہو خوب رقیبوں سے ربط ای خوشو	بدی کریں گے یہ بھیائے دیتے ہیں تم کو
اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو	جواب کچھ مری باتوں کا دو خموش نہو
زبان سے اپنی بڑا یا بھلا کو تو سہی	
تین کو بیخ دم قیل و قال دیتے ہو	رقیب کو نہیں ایسا ملال دیتے ہو
جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو	ہماری بات جو شن شن کے ملال دیتے ہو
مزا ہول کے جلائے میں کیا کو تو سہی	
ملال کی تو کوئی بات تھی نہ ای خوشو	گئے تھے چھوڑ کے ہم تو ہنسی خوشی تم کو
بھرا رقیب نے شب کو اگر چہ تم نہ کو	کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو
مراقصو رہتاؤ خطسا کو تو سہی	
ہزاروں گزرے ہیں لیلی جال قیس مزاج	ہیشہ ہوتے ہیں عاشق گدا و صاحب تاج
نہ قحط جنس محبت تھا اس طرح جو ہر آج	ہوا وفا کے عوض بے وفائیوں کا رواج
یہ کیوں زمانے کی بری ہو کو تو سہی	
بڑا نین تھین پہلے وہ گرجوشی کی	شریک بزم ہے خوب بادہ نوشی کی

بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی	نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یوں خوشی کی
سنا کسی سے جو ہو بر ملا کو تو سہی	
ہمیشہ سے یہی عادت ہو قسین کھانے کی	ہن یاد ہم کو دغا باز بیان زمانے کی
حبیب عبت نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی	فقط یہ گھات ہریان سے اب اٹھکے جانے کی
کیا ہو کون سا وعدہ دغا کو تو سہی	
خزان نے دفتر گل کے لکٹ دیے ہن ورق	بہار کا بھی نہیں ہو مدام نظم و نسق
غزوہ حسن دور روز چہرہ تھیں ناحق	خوشی کے واسطے ہو اک نہ ایک روز قلق
شباب کس کار مارا ہو سدا کو تو سہی	
بھی لے تو کہا کان میں یہ آہستہ	سراسری ہو یہ تقریر آن کی شائستہ
اسیر زلف سے وہ پوچھتے ہن دانستہ	مزاج کیسا ہو کسی کے وابستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کو تو سہی	
جواب ہی نہیں دیتا سوال کا سیدھا	بیان ہو نہیں سکتا اس کی شوخی کا
ہو امین سائل پوسہ تو ہنکے کئے لگا	شری بنا دیا جھکویہ واقعہ ہونیا
مزاج کیسا ہو بسہ خدا کو تو سہی	
و بال جان ہو سے بچ گیا پڑا اب	کر و بیان خدا کا کچھ اپنی وحشت کا
تھارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تھا	ہوا ہو کیوں تھیں محبوب کی طرح سودا
یہ کس طرح سے ہوا مبرا کو تو سہی	
محسوس پانزدہم	
<p>مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو زمانہ کی طرح ڈھنگ کس کا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو نہ آج مانہ نکال کا وعدہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو</p>	

کے بھر دسا کہ دم کا نقشہ گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر	
گھڑی کی صورت لگا ہر گھنٹا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر	
ولانہ کر غم سے آشکباری کہ آس مین ہر امید داری	
جو یوں ہی ٹھہرنی بیقراری تو ہو چکی زندگی ہماری	
یہ خوبی اعمال کی ہر ساری کسی کو عزت کسی کو خواری	
یہ بیخ وزمت ہوا اعتباری نہ عیش و عشرت ہر اختیار	
کبھی ہر دھوپ اور کبھی ہر سایا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر	
مین ہوں مریض تب محبت عیان ہر مینا بیوں کی صورت	
مین دل جلا ہوں دم عیادت نہ جی کے بچنے کی آئی ذہبت	
جو کوئی دم پائے گرم صحبت تو پھونکے جا صورت سحر الفت	
نہ بچے ہر دم ذرا بھی غفلت کہ مثل اختر ہر دل کی حالت	
جو دم مین زندہ تو دل مین مردا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر	
فراق ہر موت کی نشانی جواب دیتی ہے زندگانی + +	
محال ہو ضبط خون چکانی کمال ہر زور ناتوانی	
یہی ہمیں درد کی کہانی عیان ہو منہ پر تپ نہانی	
مین کیا کون نامہ برز بانی یہ کیو دم بھر رہا ہر جانی	
نہ کیو آئے مین دم کا وقفہ گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر	
نہ عہد دور انکو استواری نہ قصر گردون کو پائنداری	
جہان مین ہمیں ہر اسکی جاری عیان ہر مہیت انکی ساری	
فلک کو شبنم سے شہکاری زمین کو پھولوں سے داغ داری	
نہ پوچھے ہر دوش ہاری کہ کیا ہر آن بیقراری	

زمانے کا رنگ شل حرا گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ	
نخس شاہزادہ	
جان اسیدی مدنی المہربانی	من فدا سیدی مدنی المہربانی
احسان سیدی مدنی المہربانی	مرحبان سیدی مدنی المہربانی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش نصیبی	
کرد از جلوہ خود مقبض این عالم را	کردہ عرش برین جاے کے مقدم را
نظرے کن بنایات خودش عالم را	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نفسی	
عشق واران مدینہ ز تو سرسبز مدام	برہ گرایان مدینہ ز تو سرسبز مدام
کشت و میدان مدینہ ز تو سرسبز مدام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
از ان شدہ شمرہ آفاق بشیرین رطبی	
بخدا از خط و قال تو عجب حیرانم	از قدر و مثال تو عجب حیرانم
نرسد نہ بکمال تو عجب حیرانم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
امداد اللہ چہ جمال است برین بوجہی	
و عوی وصف ترا دارم و بس متعلم	عن تو صفت تو در و اوم و بس متعلم
خویش را عاشق تو دارم و بس متعلم	نسبتے خود بہ سگت کردم و بس متعلم
ز انکہ نسبت بسگ کوے تو شدی ادبی	
موسیٰ از آمد تو ریت حسب کرو ظہور	عیسیٰ انجیل چو آورد نسب کرو ظہور
چونکہ آن صاحب لولاک نصیب کرو ظہور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرو ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
جان جان سوختہ جانیم و توئی آب حیات	سر سبز نقۃ لبانیم و توئی آب حیات

پس ترا چونکہ خوانیم و توئی آب حیات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرا کہ ز حد میگزد و تشنہ لبی	
چشمه رفیع رسا سوسے من انداز نظر	قبلہ اہل ضیا سوسے من انداز نظر
مین رحمت بخدا سوسے من انداز نظر	چشم رحمت بکشا سوسے من انداز نظر
اے قرینے بے	اشی و مطلبے
رتبہ مترقیش از ہمہ اوراک گذشت	تا سر چرخ برین از حد خاک گذشت
چون تو از عرش برین صاحب بولاک گذشت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بہتایمکہ رسیدی نہ رسیدی	
پیش تو شاہ و شنشاہ کند عجز و نیاز	کیست آن کس کہ با کس نہ رسد عجز و نیاز
این ہمہ از تو غا نیند ز حد عجز و نیاز	بدر رفیع تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی مینی و حسبی	
سرور اہل ہدایت شفا و قلوب	محرر راز خدا انت شفا و قلوب
بین جلیل احمد رانت شفا و قلوب	یا طبیب الفقرا انت شفا و قلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے در بان طلبی	
تخت ہفت ہم	
واہ کیا شان ہو کیا رتبہ ہو صبا عالی	ستفیض اند ز تو از عجب بی تا جمی
کس پیسہ کو سو آپ کے معراج ہوئی	مرحبہ سیدی مدنی العزلی
دل و جان با فدایت چه عجب خوش لقی	
تجسسے ہو عرش معلی کو جلا اور منیا	ہست شمع تو شبستان قدم راز خدا
نسل آدم مین ہو تو گر چه بظاہر پیدا	نسبتے نیست بزاہ تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چه عالی بسی	

ترے دیدار کا شتاق ہوں میں شاہ اہم	برقن پر وہ رخسار خود از جسم و کرم
حسن رخ کی ترے تو لیت ہو قرآن میں رقم	من بیدل کجسمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چال ہے بدین بواحبسی	
ای شہ جو دو سخا تھ پہ درود اور سلام	باغت کون و مکان جلوہ حق خیر نام
اک نظر میری طرف بھی ہو با حسان تمام	نخل لیسان درینہ ز تو سر سبز دام
زان شدہ شہر آفاق بشیرین ربی	
تجہ پہ جان میری تار اے شہ عالی ہم	ہم دران دم کہ گزشتند ز عرش اکرم
عرض کرتے تھے ہر اک لفظ یہ غوث الاعظم	نسبت خود بسکت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوسے تو بس بے ادبی	
مصدر علم لدنی ہو تری ذات حضور	ایک نظر سے من انداز کہ باشم سرور
منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمد قرآن بزبان عربی	
ہن اطاعت میں تری جو رو ملک اور جات	توئی محبوب خدا شافع یوم العرصات
واہ ہر ایک تری بات ہو مانند نبات	ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
الطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے	
دہشت روز جزا سے ہوں سراپا خطر	عاصیا ز راست توئی بہر شفاعت سرور
سر سبز و جو گنا ہوں کا ہو میرے سر پر	چشم رحمت بکشا سے من انداز نظر
اے فتنہ نشی لعنتی لعنتی و طبعی	
تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یکدست	عیسی و آدم و موسی و ملائک یک تخت
کتے تھے رتبہ عالی سے ہن تیرے ہم بست	شب سراج غروب تو ز افلاک گزشت
بمقامیکہ رسیدی نیز سہ پہچ نی	

نچھکوبھی کیجیے فیضانِ نظر سے ممتاز	گشت کو نین ز فیض تو ہمہ سرا فراز
اک نظر میری طرف بھی شدہ عالی اعجاز	بد فیض تو ہستادہ بصد عجز و نیاز
زنگی درومی دہندی بینی و جلی	
لفس تارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہوں مغلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہو گناہوں سے خلیل احمد عاصی محبوب	یا طیب الفقرا انت شفاء لقلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے دربانِ طلہ	
مُدس اُردو	
اول	
جہان میں نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	وے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	برا ہی مرگ سے اک ایک دم جدائی کا
غضب ہو قمر ہی یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
کھڑی ٹھری میں آئے ہر تڑپ کے دل سے آہ	جگر کے ٹکڑے ٹکٹے ہیں اشک کے ہمراہ
ہو کوئی شکل مری دیکھتا ہوا بواشر	یہی کہے ہو وہ سینہ سے سر دیکھ کر آہ
غضب ہو قمر ہی یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
مجھے نہ کہہ نہ کہ مرے دل میں واو اور بیداد	کہہ آئے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے برباد
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو سکون نہ دل پر شاد	بھلا میں کس سے اب اس ظلم کی کروں فریاد
غضب ہو قمر ہی یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نہ ملتا ہوں	گلی میں اس کی کہی جا کے سر ٹکٹا ہوں
کبھی تو آہوے جنگل میں جا بھٹکتا ہوں	نکاتی جان نہیں اور پڑا سکتا ہوں

	غضب ہو قمر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
چہرہ ہون وشت و بیابانیں ات دن غناک خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک	جلاتا آہ کے شعلے سے سب خس و خاشاک یہ جس پر آن پڑے غم وہ کیا بے پیر خاک	
	غضب ہو قمر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی چین کو جو گھبرا کے ہون غل جاتا جدھر کہ جاؤں اُدھر غم جگر کو ہر کھاتا	تو دان بھی ہاے ذرا دل نہیں جو کھراتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نہیں آتا	
	عجب ہو قمر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
نہ بھوک لگتی ہو نہ پیسہ نہ دھن دھانی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چیس نہ بھر کو بھاتی ہو	جو دن پیسے ہو لہو رات جھکے کھاتی ہو کلید اوٹے ہو اور چھاتی اڑی آتی ہو	
	غضب ہو قمر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
جدائی ہاے محبت کی کیا بڑی ہو شو ظنیر ہو کے اب غم کو روئے تاکو	کہ دل نہ نرم میں بے نہ خوش گئے ہو جو بہت بھرا ہو یہ عاشق کے حق میں دکھ ہو جو	
	غضب ہو قمر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
دوم		
جب سے تم کو لگیا ہو یہ فلک اظلم کہیں ہم پہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر کلم کہیں	جی ترستا ہو کہیں اور چشم ہو نہ غم کہیں ز قسلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہیں	
چھوٹ جاؤں غم کے ہاتھ نہ جو کھلے کہیں	خاک ایسی زندگی پر کلم کہیں	

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدہ خونبار سے	رات دن سر کو پٹکتا ہر درد و دیوار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل بیار سے	ہر بُرا احوال اتو بھر کے آزار سے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
ڈکسی سے مرد و الفت ڈکسی سے پیار ہو	ڈکوی اپنا رفیق اور ڈکوی غوار ہو
دل اُدھر سینہ میں ٹپے جی اُدھر بیار ہو	کیا کہیں اتو بہت مٹی ہماری خوار ہو
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
پر نہیں اُڑ کر تھارے پاس جو آجائے	جی ہی میں کب تک محنت جگر کو کھائے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	دل بچھتا ہی نہیں کیونکر اسے بھلائے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ	ہر گھڑی مثل لطفِ سرِ غم سے ہر حالتِ بقاء
ہر جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہیں کیا تم سے آہ	بن موئے اب تو نظر آتا نہیں ہر گز بناہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
اپنے غم اردن سے کوئی آن نہیں لے بول لے	ورد مندوں کا کمالِ رمان نہیں لے بول لے
پھر کمانِ یو لبری یہ شان نہیں لے بول لے	دم غنیمت ہر بارے نا مان نہیں لے بول لے
مان لے کنا مہر ایمان نہیں لے بول لے	حسنِ یو و دُن کا ہر مان نہیں لے بول لے

آج جگر حق نے دی جو حسن و خوبی کی بہار کو نہ ناجلی کا اور جو بن کا ست گن اعتبار	چاہنے والوں سے کہے کچھ سلوک و مروت پیار کا کچھ کی ہڈی نہیں چڑھتی ہر پیارے بار بار
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہر وہاں نہیں لے بول لے	
اس قدر مست کر میری جان اپنے جو بن پر گمان کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہر اس میں سیر گمان	یہ نہیں رہتا سدا کا فری کے پاس مان قتلہ ٹھٹھا ہنسی ٹھیک بیلان پھر یہ گمان
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہر وہاں نہیں لے بول لے	
کیا ہمارا حال دل خوبی تری کتنی نہیں آہ کھیتی حسن کا فری ہری رہتی نہیں	یا ہماری جاہ تیرے تاز کو سستی نہیں ناؤ کا غد کی پیارے یہ سدا سستی نہیں
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہر وہاں نہیں لے بول لے	
کہے کہے خبر و بیان ہو گئے ہیں سیر گمان تو جو روٹھا روٹھا ہے رہتا ہر نامہ گمان	اپنے غمخواروں سے کیا کیا کر گئے ہیں خوبان دیکھ بھٹا دیکھا غافل حسن پرست کر گمان
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہر وہاں نہیں لے بول لے	
حسن کا عالم سنگر بہر طریقتا نہیں مجھ سے تیرا روٹھا ہر دم کا اب بھلتا نہیں	اہل بھی کل کباری ایجان پھر بھی بھلتا نہیں دو دھار دل جب پچھا پیارے یہ پھر بھلتا نہیں
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہر وہاں نہیں لے بول لے	
اب نظیر آگے نہ رہتا ہر حاضر صبح و شام	پیار سے ہنس بول پیارے پل و لعل کا جام

کچھ نہ ہو لگا رہیگا آخر شمس اللہ کا نام	پھر کہاں یہ دلبری عیش کی باتیں مدام
مان لے کس امر ایسا جان نہیں بولے حسن یہ دون کا ہر دھماکا نہیں بولے	
چارم	
ہزاروں عاشق جانا زار اور لاکھوں صدم ہونگے مگر جتنے یہ اپنی صفت کے ہیں یہ عیب ہم ہونگے	جان ہے جب تک بان سیکڑوں شادی غم ہونگے کنا رو بس اور عیش و طرب بھی دہم ہونگے
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میاں لکرن وہ آدھ گانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے	
اگر ہر بیش تو بہتر و گرنہ کم غنیمت ہے بھروسہ کچھ نہیں دم کا عزیز و غنیمت ہے	تھارا اب ہے جتنا حسن کا عالم غنیمت ہے ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہے
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میاں لکرن وہ آدھ گانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے	
غرض تم دقت کے لیلیٰ جو پیارے اور ہم محنون کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہتا ہوں	ہماری چشم بگی اور تھارے عارض گلگون مٹری بھر بیٹھ کے ہم پاس کرو عیش و فکون
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میاں لکرن وہ آدھ گانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے	
غلط فہمی بھاری یا کہ جس نے تم کو سکھلایا غرض ہم نے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی سکھایا	اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے ترسایا گیا جب دقت کا فہم تھو سے پھر نہ تھکب آیا
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میاں لکرن وہ آدھ گانہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے	
غنیمت ہیں طہانچے پیار کے اور چاہو کی لائیں	ابھی بیان لہنتیں بڑھتی ہیں اور وہاں تاز کی گھاتیں

جب کہتین بن گنبن جو بچکین چون اشارتین	کمان بچرون نہ کے کاہ کمان عیش کی راتین
نہ چلیں نہ یہ دعویٰ نہ یہ چرچہ ہم ہونگے	میان اکدن وہاں بگناہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
ہمین ہر بفراری اور بھین ہر دھڑکاری	قیمت ہر جاری اور تھاری گرم بازاری
تھیراب کیا کے آگے غرض آخر بنا جاری	کمان بچرم کمان بچرم کمان لغت کمان یاہی
نہ چلیں نہ یہ دعویٰ نہ یہ چرچہ ہم ہونگے	میان اکدن وہاں بگناہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
پنجم	
جستہ ختم سل شہی مطلبی	کہ پس از تو نہ فرستا و خدا بیخ بنی
عزیزش رس و دوحہ غانی نسبی	بزا بناسشدہ سو صوت بہ شیرین ربی
مرحب سید کے مدنے العربی	دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی
تو ہر محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہو بڑا مرتبہ عالی ہر بہت تیری جناب
تام سے تجھ کو پکارین نہیں شرط آداب	اس لیے کرتے ہیں یون یا و مذکر انخاب
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی
آپ کی ذات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور	ہوئی مخلوق خدا سب ل و جان سے مسرور
جن و انسان و ملائک کا تو کیا ہو مذکور	کتنے تھے اپنی زبانوں میں یہ سب دشمن طہور
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی
تھے جو شقائق تھا عاشق صادق جانا باز	دل سے فدوی تری درگاہ کے خاص اہل نیاز

دشمنہ بھر سے مجھ کو بھد سوز و گداز	اُنکے ہر ایک لب زخم سے آئی آواز
مرحب سید کے دے دنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہے	منزل رحمت اینرودہ مکان ہوتا ہے
دل سے ہر اک کے عیان شوقِ نہان ہوتا ہے	اہل مجلس کے بھی یہ روزِ زبان ہوتا ہے
مرحب سید کے دے دنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
واہ کس درجہ تھل شبِ معراج میں تھا	لائے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا
شوق سے غاشیہ بردار سراپیل ہوا	آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں کے کہا
مرحب سید کے دے دنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
آپ جس وقت شفاعت سے فراغت پائیں	جائزہ لینے کو امت کا جہان میں آئیں
کہ جو داخل خواہوے اُسے بلوائیں	خود و غلمان پے تعظیم زبان پر لائیں
مرحب سید کے دے دنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہے	جس طرف کان لگا کر کے سنا یہ غل ہے
مملکتان میں یہی آواز شکستِ گل ہے	سرسر شاخ ہی زمزمہ طبل ہے
مرحب سید کے دے دنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
سرو پر بیٹھ کے ہر قمری شیریں گفتار	شکرستان میں ہر اک طوطی شیریں منقار
ودہ کوہ میں ہر ایک تر و تار	اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تکرار

	مرحباسید کی مری العسبدی دل جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
سختن روح فرسے جن دانسان ہو یہی ظائر گلشن فرو دس کی دستان ہو یہی		با عیش راحت آرام دل و جان ہو یہی نغمہ پروازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی
	مرحباسید کی مری العسبدی دل جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
روسیا ہی سے گناہوں کی گرہوں روپوش یہ سخن سکھ سے یارب نہ چین لب خلموش		صدق دل سے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ گوش حب تک مخدوم ہو اور تاک ہے باقی ہوش
	مرحباسید کی مری العسبدی دل جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے پیک تھمر وجدین اک کے کسے لگے بادیدہ تر		سائے آنکھوں کے آیا جو خیال اطر پہر تہ بوی کی دولت سے مشرف ہو کر
	مرحباسید کی مری العسبدی دل جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
گر سر خانہ وہ تھا خانہ خورشید ہوا خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صدا		دل میں جب چہرہ انور کا تصور آیا انجم ثاقب کی طرح خال سویرا چکا
	مرحباسید کی مری العسبدی دل جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
خواب میں چون بن زیارت سے مشرف کبار سر کو رکھ رکھ کے قدم پر یکون میں ہر بار		آرزو ہو کہ کبھی تجھ مرا ہو سیدار دکھ سے وہ ڈر پردن دیکھ کے نور رخسار
	مرحباسید کی مری العسبدی	

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
قبرین آئین کبیرین جب از ہر سوال	ہو چھین یہ بات دکھا کر مجھے تیری مثال
کہ بتا کون ہو یہ مسد سپہر اجلال	ہو کے صورت سے غلطت کو نہیں فی الحال
حسب سیدی مدنی العسری	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
جیکہ ہو حاکم دیان عدالت باری	خون ہو چھڑے گنہگاروں کے دل پر کاری
تو شہادت کو اٹھا اور دن کو ہونا چاری	بچھڑے چلے ہادی یہ چولہ پر جاری
حسب سیدی مدنی العسری	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
ربا حیات و قطعات	
قطرہ	
یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستانہ	سب آشتا ہین زندگی مستعار کے
جب زندگی یہ آنکھ تو ای دوست بدرگ	بچھڑے ہو کون گر کسی کے مزار کے
قطرہ	
کمان فلق نصیب از طبع نا بخار ہو پیدا	قمان زارغ سلو علی کی کب گفتار ہو پیدا
اگر ملک حرب تک اور سو بار ہو آدے	کمان آس بن عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا
رباعی	
جو کوئی کسی کو یار کلیب دے گا	یہ یاد ہے وہ بھی نہ کل پا دے گا
اس دار مسکافات میں بن او غافل	بیدار کر چھا آج کل پا دے گا
رباعی	

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں	تو ہی نے کیسا ہو شرک سے پاک ہمیں
یار بونجیسر خاتمہ احمد آباد	زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں

رباعی

آیا ہو خیال بے دستانی	کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
ادبیت : سینکا کوئی میسری	کیا تیری ہی ہو نیکی خدائی

رباعی

امید وفا تھی بے وفا تو نکلا	عاشق کش دشمن آشنا تو نکلا
حق بات یہ ہو کہ ہم نے دھوکا کھایا	کیا سمجھے تھے ہمارے اور کیسا تو نکلا

رباعی

ناحق ہو تمہیں دغذوہ روز حساب	عشاق کو خوف یکے جاؤ خراب
لکھتے ہیں ملائک کہیں اچھون کی خطا	کرتا ہو خدا کہیں حسینوں کو عذاب

رباعی

مدت ہوتی ہو جگر جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مسربانی کرتے
لخت جگر و کباب دل تھے طیار	تم آتے تو ہم یہ سیہانی کرتے

رباعی

ز دل کو مستدار بیکاری کے سبب	نہ چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقعہ نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی	جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

رباعی

کچھ پوچھو یہ منہ نشین کہ کیسا ہو مزاج	اچھا ہو خدا کا شکر جیسا ہو مزاج
دیکھو اب بھی اچھل رہا ہو دل و دودھ ہاتھ	ستھلا ہو مزاج اسہرا جیسا ہو مزاج

رباعی

ہم اور وہ گوشت کے نشے میں ہیں چور ملے نہیں دیتے ہیں ہمیں اُنکے عزیز	پرہیز و نون طرف چرخ نے ڈالا ہوا ستور مجبور اور حرم ہیں اُدھر وہ مستور
رباعی	رباعی
ہر دم کی جانوں کو چرائیں کب تک اسے پردہ نشین راز کا اخفا تا کے	لب پر نہ تھان و آہ لائیں کب تک کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائیں کب تک
قطعہ	قطعہ
الحمد للہ الذی بلغ الیہ کمالہ اسے تارکِ فعل بری حسنتِ جمیع خصالہ	احکامِ فضل ایزدی کشف الدجی بحسبہ حور و ملک سب یون کہیں صلوا علیہ و آلہ
قطعہ	قطعہ
حضرت چلے سرخ کو بلعِ طمسی کبارہ انکے خصالِ نیک تھے حسنتِ جمیع خصالہ	سب جگہ میں اجمالہ کشف الدجی بحسبہ حور و ملک سب یون کہیں صلوا علیہ و آلہ
قطعہ	قطعہ
چمن کے تخت پر جسدِ شہل کا بھل تھا خرمن کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا بڑا گل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا گل تھا بتا تا باغبانِ رور و بہانِ غنچہ بیان گل تھا
قطعہ	قطعہ
جستجو میں دل کے بہانے کی دل کھونا پڑا نقدِ دل بنا لگا لیں جرأت اُسکے ہاتھ نہفت	وہ ہنسی کی بات تھی سو اسکا اب روزِ نا پڑا راہ چلتے جس طرح پاؤں کوئی سونا پڑا
قطعہ	قطعہ
اُدھرے آد کب ایک ہی ہسم نے بچس گئے دام میں ترے آکر	ایسے نادان کو دل دیا ہسم نے ہو خوشی خونِ دل پیاس ہسم نے
قطعہ	قطعہ

اگرچہ تجھ پر تحسنت الفت کا اے شکر ہم اپنا بوسے
تو تھا یقیناً کہ اُس کے سایہ کے نیچے اکدم بھی تو سوتے
جو تیری خاطر کلی کلی ہم کہے ہیں نالہ پھرے ہیں روتے
خواب وختہ ذلیل در سوانہ تے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جیسے وہ گئے اُدھر نہیں یاد کیا
ہم یاد میں جس کی آہ سب کچھ بھولے
بھی نہیں کچھ خبر نہیں یاد کیا
اُس نے ہمیں بھول کر نہیں یاد کیا

رباعی

گر جو رو ستم پس آئی اچھا
یاں روز جزا کی آس ہو روز فزون
ہو شوق محبت آزمائی اچھا
کر لیجے جو ہو سکے بُرائی اچھا

رباعی

جب پاس وفا سے ہارا نہ رہا
قربان میں کس ادا سے کتا ہو تمہیں
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
اتنے ہی میں ماضی کا دعویٰ نہ رہا

رباعی

کھا نہ گیا اگرچہ دستِ رکھ
جیران ہوں کہ جو حال پریشان ہے
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر گت
یہ کاتب تقدیر نے کیونکر گت

رباعی

نشریف وہ یاں نہ لائے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حشر میں دل ہی میں
مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صنم پسند آئے تھکو
کوئی بت میر جلوہ بجائے تھکو

جس دن نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ پھر دکھائے مجھ کو
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کستا ہون میں	اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیقائدہ غصہ پی کے عزم کھانے ہو	حجاج و قیسر مفت کھاتے ہو
جس نے پالا دہی ہو دینے والا	ناحق اسے صبح تم تو گھبراتے ہو
رباعی	
وان شکو سندر ہوا جو مجھوری سے	یاں تاک میں دم ہو در دھجوری سے
تم پہونچے دہان اور دین یاں پر پہونچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھائے یہ داغ شعلہ ز خاک بیچے	جو زیست سے جلتا ہو بجلا خاک بیچے
ہوتے جاتے ہیں خاک اجڑا سے وجود	یک چند جو یوں ہے تو کیا خاک بیچے
رباعی	
دل در دکا مبتلا حسرتی یہ ہو	تو یار سو بیوفا حسرتی یہ ہو
میں جان دوں تجھ پہ ہو نہ تجھ کو سلام	اے خانہ خراب کیا حسرتی یہ ہو
رباعی	
افسوس شکایت نہسانی نہ گئی	دلبر سے فریب کے گرائی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو برو سے دشمن	اُس شوخ سے مجھ کو بدگمانی نہ گئی
رباعی	
مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہے کوئی	اس طرح بھی جان سے گزرتا ہو کوئی

خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا | نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی +

رباعی

ہو اور ہی ایک سوزشیں نہانی | یہ بات طیبوں نے کسان پہچانی
بکھود عرق کو دیکھ کر دل کی جلن | تپ شرم سے ہو گئی جو پانی پانی

رباعی

عاشق ہوئے کیا کہ اک مصیبت آئی | چون روز نشور شام فرقت آئی
گو یا یہ مکان تھا نگناے عالم | جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی

رباعی

تو ہی نہ اگر مل کرے گا | پھر عاشق جی کے کیا کرے گا
آنکھوں سے مین اپنی اسکو دیکھن | ایسا بھی کبھی حسد اکرے گا

قطعہ

چار دن زندگی کے تھے افسوس | سو اسی کاروبار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن | دور ہے انتظار میں گزرے

رباعی

مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا | فرار کا سارا زور کس نے دیکھا
ای دل جو تڑپ تو ان کے در پر چکر | نا چا جھل میں مور کس نے دیکھا

رباعی

داغوں کا بندھا جو زور پہنے دیکھا | زخموں میں رہا جو چور پہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر میں ناسور میں داغ | یہ چور کے گھر میں مور پہنے دیکھا

رباعی

ای قدر عیش موت تجھے کھلتی ہے | ساعت بھی حساب سے کہیں ملتی ہے

ہر تار نفس سوتی ہر گھٹنے گن لے	یہ دل کی دھڑکنیں مگڑی چلتی ہے
رباعی	
کب تک قاضی سے مین ڈر دیکھا تو بہ	کب تک مفتی کا دم بھر دیکھا تو بہ
دیوانے ہو زراہ و بہار آئی ہو	اس فصل میں مین تو بہ کر دیکھا تو بہ
رباعی	
اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ	دیتا ہو وہی رزق وہی عزت و جاہ
بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے	لا حول ولا قوۃ الا باللہ
رباعی	
پہلے کھانے سے پیٹ خالی بھر دے	بھر جائے جو پیٹ پھرے احمد دے
جب پیٹ بھی بھر دیا شراہین بھی دین	پھر تو کوئی معشوق پر ہی پیکر دے
قطعہ	
چکنم بیان کمال ادب بلغ اسطے بکمالہ	چو فروغ کرد جمال و کشف الدجی بجالہ
من و میرے زخمال احسن تہجیح خصالہ	دل و جان باد خیال او صلوا علیہ وآلہ

تمام شد

پران پیا جب سے گئے سدھولین خلیے	دش آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال من بیدل بہ بخشاے	زبان در سنج گوہر بار بکشاے
لکھ لکھ سونی سیمیان جل بھر آوت لین	حافظ جی کیسے کروں پڑے نہیں جیا چین
لکے در گر یہ کہ در خندہ سے شد	لکے مرد و گاہے زندہ سے شد

دوم

رہا کر دے اسے صیاد اب فصل بہاری ہے	فصل میں کب تک تریوں نہایت بقیاری ہے
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی کتھیں ہوت چوکنی کرے سینہ
ہجوم نا آوازی سے بہت اب جان عاری ہے	
تن سوکھ کنگری بھو رگن بھین سب تار	رووان دروان دھن لٹھے کہ باجھ نام تار
مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہے	
پریت تو ایسی کیسے جیسی کرے چکو ر	مکھنچ ٹوٹ گردن سے چترے داہی اور
محبت اسکو کتے ہیں ہی بس شرط یاری ہے	
تن سمندر میں مرجیا کو تو غوطہ دیوں	پاسے سکون نعل کو یا نعل کارن جیہ دیوں
سنو اکیان شاد و غم یہ وقت جان شاری ہے	
تن سوکھ پھر بھو ر ہیو رکت نا اس	پران چھریہ رہ گئے کس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کر یان تو دم شاری ہے	
کڑی جل کو تلا بھتی کو تلا جل بھو راکھ	مین پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھو نہ راکھ
جل کو تلا جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہے	
نا کچھ کیا ذکر کی رین گوانی سوے	خالی ہاتھوں جوت ہوں دیکھوں کیا لگتھے
لحد میں سب سے سنتے ہیں کہ پہلی رات بھاری	
بوجھ پڑے دھرتی پتے پار چکو گھام	دوڑی پھٹت جالے ہوں تھوہ چوت سیام

مقدرا سکو کتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آؤ پیارے مومنانین بیچ تو ہے لیون	نایمن دیکھون اور کونا تو ہے دیکھن دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہمانی ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل بین ہر دم بقراری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدریسی ہے
وہ دو تلمذ دین ہے جسیدہ انعام باری ہے	
دیش نبی کے جارہن اور صوبہ بھر ہے کس	لو لکھون دان میں آپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساہی داک بات ہے اور سا نچادہ ہے نبی	دل کے سندرہ بول پرو دارون اپنا ہی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دیش رسول کا جاوین سدا مدد بھول	جہہ کارن جہر ہے ہیں ملک دھول شعل
ہمارے حق میں بیوشی وہاں کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور چین کمان سے ہے	ورن بن بیاگل رہون چین چھن آؤے رے
چین تو زلزلہ بان جنبش باد مباری ہے	
دستر و نیہ سجائے گئے جو اتر آؤے آج	نیہ نبی کے کامری اوڑھے آؤے لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس میں سے عاری ہے	
پوری ہوسن کا منانت ہے ہمیشہ چین	مندرمین جو پہرے کے راگروں دن رین
ہیں اس معبد مختار کی بے اختیاری ہے	
سچ گراہت رسول کی نت کریں جو پا پ	سُن سُن مبری کھنچن اونچین ستاد پات
فقیر اس ملک میں کہ تو بھی تلمیذ مختاری ہے	
چام	

فراق یار میں ہر دم لبوں پر آہ وزاری ہو	
پڑیسم کس کرین کا اب مارا تیرے	تن من سارا چھو گیا اٹھت کر بیٹے پیر
تھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہو	
من ہلا دھواں کیسا ہما کھن ہرین	ہاے دلی کیسی کردن بن دیکھے نہیں چین
گلے کے تو لگ جایا ہی امید ساری ہو	
تن پر اچھڑانا ہو باڑہ گئے سب کیس	سودہ بدھ آب کچھ نار ہی ہنست ہو سگڑاویں
تھارے عشق میں پیارے عوج جالت تھاری ہو	
رکت اس تن ہوں نہیں کا سے پہنچوں دھارے	پاؤں بٹری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پر بوجھ بہاری ہو	
پتیم ڈھکیاے گینو سکھ کو لب گینو ساتھ	رین بچھو با جوے گینو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب جوتی طیاری ہو	
پیارے تم مست جاؤ تم کچھ ٹپے موہ چین	جیسے بن کی لاکھوی سلگت ہو دن رین
گزرتی حال پر میرے نہایت بقراری ہو	
پروسی کی پریت پر سکھو من لکھ پے	دواؤں اتنی کھوٹ ہو ہے رنگ لیجاے
محبت ہم سکھوتے ہیں کہ برسوں انتظار ہو	
پیت کو داسوں کیجیے جاسوں من قیاسے	جنے جنے کی پیت ہوں جنم اکارت جاے
جگر پر چھاری ہو پیارے محبت اب بھاری ہو	
گہری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھسار	کھوٹ سے پہلے ملو جو آتر اچھا ہو پار
سنو تم آشتا یہی نصیحت اب جاری ہو	
پنج	

	سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنانی ہر ہاری جیو کی جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
آہو شیا م سن لیجے ونے کے برج بال +	پران پیارے پران پت پران ناتھ گو پال	
	کے دل تو نہیں تیان تڑپتی بن رے چھتیاں دیا نرہ تام کی تیان نہیے کرتب کمانی ہر	
تم بھڑت بھڑت شکل سکھ سلج آئند	بھین سنو نش چند رین جاسن جم بن چند	
	صورت کراگلی تیان لوہر لگ بھر چھتیاں کپٹ چھل چندر کی تیان توجہ بھٹائی ہر	
پر تھم بچن کی صورت کر لے پر تھم دھلے	نچ بائین گھاتین کپٹ ہی موہن جدو داسے	
	چلے برج چند برج کو جانکی پر شاہن بنتی درس پیاسا بھالے ہی سرکھ چھتیاں لگائی ہر	
سنو اوج چسندو برج بالا کی بین	برج نایک برج مون کے برج سہار برج این	
	سبب کیا ہر جی گوہن پری کیا چوک سن بوہن نہیچہ بین جگ تک دگر جوہن چرنج دھو لائی ہر	
اچی کون اپرادھ سے من بوہن برج گرام	تو ورشن کے آسے بین گڑھی مگ دھام	
	سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنانی ہر ہارے جیو کے جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
	ششم	
رہا کروے ارے عباد اب فصل بہاری ہر	فلس میں کپت تگتہ پون نہایت بھاری ہر	
	برہ روگ تن سن دی کل نہ پڑے ون رین حافظ کا ہو کے کون لاکین ہارے نہیں	

انہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہے	
پریت ریت تم اگلی سبھی دئی بسرے	ایسی کوڈ کرت ہو جیسی تم کری ہاے
انہیں معلوم کیا ہے ہولی تقصیر بھاری ہے	
پریم پریت لگاے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ لبس ہوے یہاں جٹا جٹ بکلیس
ترس آتا ہے دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہے	
حافظ جمل کل کان سب تم سن گئی پریت	تم زور ہو تھر ہوے کرن گے پریت
اسی کا نام الفت ہے یہی کیا شرط یاری ہے	
پریت کرے سے نا بھی گاؤن دم و سب نام	حافظ وہی گت جستی بایا ملی نہ ہم
بجائے شک آنکھوں سے بیان بابخون جاری ہے	
گر جن ہٹ کی تانسی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب کھ پرے دین گے دکھیت
انہیں تقصیر کھانگی یہ سب قسمت ہماری ہے	
پریت کری سکھن کو تن من دھن بسرے	سوال گے دکھ دین مات کری کون اُپاے
منایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہے	
ارے پیہا نر دے بول نہ آدمی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پوکی نہیں لگتی کٹاری ہے	
پیارے تمہری سدھ من ایک گڑی جسرے	پتھر پتھر جیا جاے اب لے نہیں چپ چین
انہیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہے	
ہم بیا کل ملاپین یہاں دہان کر دم چین	اے پیارے من سوہنا پریت ریت یہ بھر نہ
نہ یہ طر محبت ہے نہ کوئی شرط یاری ہے	
حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ اُپاے	گر جن ارد سب گائون گھر چاے بھالے
انہیں معلوم ہی حافظ یہ کیسا مسرہا ہے	

ہفتم

خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں	
انکا کر دل وہ اور دن سے چین بیزا کرتے ہیں	
برہنا کا ہو کی کوں لا گین اسے نہ بین	پلیمہ تلیمہ جیا جات ہر چین پل پڑے نہ چین
بہت نکمیں اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اور چین چین بڑھ گئے	بیدار جانے نہیں جن سب کو پا ہے
کمین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلیمت بیا کل ہیں پڑے کھڑکولی گوال	اودھو کر جن سب کمین یون پیالے نندال
کہ کچھ کر سے سبجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب گئے	تلیمت تلیمت یہ دوس سو اب موہنا جانے
محبت کر کے عاشق کو نہیں یون غوار کرتے ہیں	
اگن بروتن سن دھوکس چاہت جان	درشن آسا لگ رہی کر پا کر و آب آن
نہیں تو کو ج دینا سے ہم اودھو کر کرتے ہیں	
اودھو کر کھو حال جو سو کیو سب جانے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلا سے
بھلا اس طرح سے کوئی کمین ایسا رکوتے ہیں	
چوک ہو کہ کیسے نے جب وجاں جانے	چلت سے اودھو انجین کیو نہ کو دھو جانے
بھلا عقلت کمین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں	

ہشتم

ہر سون جانے کو یہ کوئی	
تلیمت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گے پریں	نرمو ہی ایسے تھے پھو نہیں سندیس

معات کرد خطا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن لو بچے گی یہ پریت	ہاے دئی سوکا بھی کمان گئی مم میس
کاسون کون کرے نہیں کوئی	
جاؤں گئے پوچھوں کمان پڑے نہیں جیچن	کمال سی تڑپ پڑی گل ہما دن رین
سو دیا ہم کاسن روئی	
جو میں ایسو جاتی نرمو ہی ہن آپ	کھون ناین بباہتی پریت ریت کو باپ
جاسے کمان تم کا اب جوئی +	
اسن موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	پلچہ تلچہ تین ہن حافظہ یہ دن دین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظہ جو میں جاتی آپ دے ہن بسرے	کھون تو کرتی نہیں پریت ریت گجاسے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
یو دن بیتے درشن بن کر پاگرداب آسے	سیا گل حافظہ لکھ ہین ہیہ سون یو دلا سے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجالات پیاری بھی سیری کوئی گوال	اگلے رنگ سون جاری ہین چھاڑے بحال
حافظہ ایو کری نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین ناپن پران	کر چوری دتی کروں کر پاگرداب آپ آن
چھن سون دور تھا سب ہوئی	
اورون سون کر پریت تم ہین دیو بسرے	کون چوک حافظہ پڑی جان پڑی نہیں ہے
سواب حافظہ کر پاکب ہوئی	
انہم	
ادو جو کب آئے ہن بسواری	درشن کو رسیں بروج ناری

ایسی نکو چاسی ہو تو کوئی ناتمسہ	جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمارو ساتھ
کجا بھی نہیں اب پیاری	
ہر سون پریت ٹوٹے کے پردہ میں پھٹان	ہم جانی بچہ جاگتی آن کچھ اور سے ٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساوی	
حافظ دھری بان پر کہے کون دسواس	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاک ہساری	
کلمہ لکھ سولی سیمان جل بھڑاوت میں	حافظ اب کیسی گردن پرے نہیں جیہ چین
بھول گئیں سگری ہشیاری	
حافظ پایے شہام کی تجا سی نہیں جات	مورچیت ہوئی دھرتی گردن بار بار پھٹات
کون گئے یہ دشا ہاری	
برہ بان ایسے گئے نمکن چاہت پران	سو غریب ہم کا بھگ کر پا کر د آب آن
تم بن کو سندھو لے ہاری	
نیمین ات بیا کل پری بچ بلا سارے	نمکن چاہت پران ہیں کر پا کر د آب آئے
مے ہیں ہیں سبی د بچ ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر +	کھائے ہلاہل یہ سبی ہوئی رہ میں بس ڈھیر
پھر کا کر ہو آلی مزاری	
برج سون گھر گھر سوگ ہر تم بن ای نند لال	مورچیت جوے دھرتی گردن کرہ کرہ سبیل
ڈھو ڈھو صحت پھر بن سبی یہ ناری	
دہشت	
تم بن چین ہیں نہیں پیسے	
چھو کچھ جیہٹ ہر پئے نہیں یہ چین	جب تے پر تم گئے روت ہیں یہ چین

تا پر برہ دیت تن جا رہے	
کجا اب پیاری بھئی ہمیں دیو بسرا ہے	کون ہماری پریت اب کہا کرو تم آے
بھلے بھٹے اب بند ڈلا رہے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین	جیسے جل بن ماچھری تلچھت ہر دن رین
سو گت کی جات نہیں پیارے	
اوسن موہن سانورے درشن دیو اب ای	یا تو تم ہم سب کو دہان لیو بلو اے
کٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ ریت انگھیاں ٹھکین پر برہ کو پھیر	درشن آساگ رہی کرو شام جن دیر
دیکھین کو ترسین اب سارے	
جو حافظ یہ جاتی پریت کیے دکھ ہوے	نرڈھنڈھو را پیتھی کہ پیت نہ کچو کوے
پر درشن بھٹے نہیں رچھو ا رہے	
پڑے حل حیاں ہن سب یہ گونی گوال	تم بن موہن آٹکے پوچھے کون احوال
یا مکمل ہن سب یہ بیج دارے	
پیارے تیری یاد میں پڑی رہوں بھین	مور تھت ہوے دھرتی گردن ہی حال بن رین
جب سے ہو تم شام سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لکھو نکو دھسک	بازھت پرت دن ہی ہے شوک روگ درد کو
سو اب کس بنے نہ ہمارے	
یا ز دہاسم	
اودھو دیکھ چلے سوسینو	
ہم کا کچر بجاوے نہیں کرشن کو اپدیش	تم بن سو سب گے جیسے من بن بیش
حافظ کا سون کون تن دیو	

۱۱۱

اور حوالہ شام سون چل کے ہیں ماسے	ناہن سب ایک دوسرے مر رہے ہیں اس بھاسے
اگر پوچھو کہ جو کچھ تم چھینو	
برہ جوگ دھان کر دن بٹایا دن کی شش	کہہ اڑاؤں تن دھون جیسے سو آگ میس
پا ہی ہیں رجا اب چھینو	
بھری سدا بھرا تم وہاں دے کا چھاسے	پتھر پتھر جیہ جات ہو درن دیو اب آسے
ناہن من بھٹکے رہو	
تین آسا لگ رہی کب ل ہو تم آسے	حافظ چھین ہوں کل نہیں تلچہ تلچہ جاسے
اب سو جات نہیں تن دھینو	
اور حوالہ اب جو نہیں جان پڑی برہ روگ	ل لوان کو لگو پڑے ندی ناد سوگ
لٹن پڑو درشن اب لٹو	
دوا از دھم	
ایرانی حال یوں کنا تو جگر ناسہ بر پٹے	
تڑپ کھٹکے سوزان کی تو کو دینا خبر پٹے	
نینا ہاے لگائے کے کل دھپے دن دین	دے پھڑے جب سے سکھی نہیں بیا کر چین
لگا دے لگا جو تھے کرے جان کو میر پٹے	
نہیں کی کر کو ٹھری چلی دیوں بھاسے	پگن کی چک ڈل دن کر سائیں میٹھیں آسے
کر دن خد سدا بن لکھوں سے بھاؤں شیم بر پٹے	
جن تین سون دیکھے کیا بھئے وہ نین	کل تل بریہ بھلا کے اب لاگے دکو دین
بتاؤ کیا ہوئی پیار سے جو کرے تھے قدر پٹے	
بھوز الو بھی درشن کا کلی کلی رسسے	کاٹا لاگا پریم کا بار بار دکو دے
بھوں الفت کے کوپے میں نفع پیچھے منر پٹے	

سجن سکارے جائیکے نین مرینگے روے	برہنا ایسی رین کرکھو رکھون نا ہوے
صبح گریا جا گیا تو اپنا ہے سفر پہلے	
ہجتم پیارے اب دوسے گئے نذی کرار کرار	آپ تو پارا تر گئے ہین چھانڈ منہ حار
قتل کرنا جو لازم تھا تو کر دیتے خبر پہلے	
پنکچہ نین بے شکہ ہون بے پراڑو نہ جاے	دوشن پیارے شام کے گیسو بدھو دین ہے
مرے صیاد ظالم نے لکھا ہے بلل در پہلے	
سیر و ہم	
ہوئی غیروں سے الفت جسے اب تکرار کر دین	
خفا ہوتے ہین ہر دم بچ بھی ہر بار کرتے ہین	
لاٹ باٹ روکت پھرت کرت تھی ہٹھ رار	بچ کر انگشت دان دوہر جو مسرت تک بار
جستاب ہو کر سوا بر سر بازار کرتے ہین	
چال چلت گھراج کی پائل شہر ستاے	ماؤ پڑھ کچھ متر سون بدھنہ دیت جگے
وہ ٹھوکرے سیحانی دم رفتار کرتے ہین	
پریم روگ کیسے کچھ لگو برہ کو بان	ہکو اوکھد چاہیے مسرت ہوا بیداجان
کین مرض محبت کی دوا بیا کر کرتے ہین	
مہر اکاشی بھرتی ہین دیت دشواس	گھٹ ہی بھیر ہر سین کین کو محبت لگاس
سدا دل ہی ہین ہم اپنے تلاش یا کرتے ہین	
حیرت و ہم	
لکھنے آکھ کیا جسے کوئی میرے حتم پہلے	
خدائی تھرو جیسر وہی آکھ قدم پہلے	
بیا کل جل بن بن جیون تلچہ تلچہ دی	سوئی گت حافظ بھی کو ڈنبر نائی

تھیں لینا مناسب تھا خبر سب سے علم پہلے	
برہ بھاسر سادہ حافط جی دن رین	برچی ملکی پریم کی ٹپے نہیں حب چین
ید قدرت نے لکھا تھا مری قسمت میں علم پہلے	
کیا ایت پیاری جتنی دین دیو بسد اسے	ایسی تھیں نچا ہے ہر پاسے دلاں جاے
کے اقرار تھے ہے ہی تھے ہم پہلے	
مست تاجین پران ہیں حافط تھری اس	تین پیاسے درس کے رشت پیاس پیاس
بھولانے تھے جو پچھتے کیے قول قسم پہلے	
سمجھانے محنت نہیں روت ہیں کج تین	ایک لک حافط درس بن پخت ہیں دن رین
تمنا دل میں کیا کیا تھی ہو پاسے کج و غم پہلے	
چامک چاہت سوانح جل جلی چاہت بھر	حافط تو بلو پے جیسے چنر چکو ر
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھلاؤ دل سے علم پہلے	
یا نزد ہم	
خندنگ چو کا جب سے جگر رزخ کاری ہی	صنم کی آرزو میں رات بھر اختر شاری ہی
لوگ کروں تو جاگ رہے چپکے لالے کھائے	
ایسی کھن پریت کا کہ دو دھ کروں لو پاسے	
آگہ کیا کروں میں اب نہایت جان ماری ہی	
جو میں ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہوے	انگوڑا ہنڈھو را پیشی کہ پریت کرے ناگوے
اگر میں جانتی پہلے سے آہیں اپنی غاری ہی	
وہ گے بالم دھگے بالم ندی گسٹار	آپ تو پار آتر گئے زمین چھانڈو بھو دھار
بھلا کیوں جا ہے ایسا ہی کیا یہ شہو باری ہی	

کنک سول کا خذ بھیرا ملک مس بھیرا بول	قلم بچے کئی لاکھ کے گھٹ نہیں دوئی بول
تائیرے پنکھ نہ پاؤن بل اور سیات دور	کبھی بھیجی کرو خط تو یہ کیا عادت تھاری ہے
نہیں طاقت ہے جانے کی نہ یان مل کو قمراری ہے	اڑا نہ سکون گر گر پڑون رہت بیور بہر
کا کا سب تن کھائیو جن کھو ماس	دو دنیا مسک کھائیو بیاد کھن کی اس
مسز بعد مرے کے تمنا یہ ساری ہے	

شازدہم

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	غم دوری ہے جی جلتا ہے شک کنگھون جاری ہے
کو لیلی سے ای پیارے صبح نصرت ہائی ہے	بد رضا ایسی رین کر بھور کھونا ہوے
کڑی جل کو یلا بھی کو یلا جل بھیرا کھ	مین برکن ایسی جلی کو یلا بھی نہ را کھ
اک تویتا مد بھرے دو بے انجن سار	جگر و جل چکا پیارے مراب تن کی باہی ہے
انگاہ یار جہاد و ہر کہ بوندی کی کناری ہے	ای پورے کوئی دیت ہے متوارن ہتھیار
کاشکائین محاس دین پیاس لجاے	پہلے درس دکھائے کے پانچے بچے کھائے
بجال یار سے کب عاشق کو لاکھ پیاری ہے	
لمہ پہیا بادوے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیر سگتی تو کیوں دینے بھوک
جا بید اکر اپنے تو کیا جائے سار	ارے ظالم تری آواز لے آفت آتاری ہے
مرے اس درد کی داروے اظہار بھی عاری ہے	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار

ہم تو بھی پریم کے پریم ہوا دیس	سُود نہیں پانی پو کی تب لیتو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہاری خاکساری ہو	
تن سو کہ گٹری بھو رگین سو کہ بھین تار	روم روم سر اٹھت ہو با جت نام تھار
مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہو	
دیگر سو کہ پتھر بھی رکت رہو نہیں ہاس	خالی پتھر ڈارہ گیو باقی بھی نہیں باہاس
اجل لاری خبر جلدی سے پتھر زیت بجاری ہو	
نہفت ہم	
زبانی حال یوں کہنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آؤ گریان کی تو کردینا خبر پہلے	
بھو ترالو بھی درس کا کلی کلی رس سے	کناٹا لاگا پریم کا ہیس ہر پتھر جیاد سے
تری الفت کے کوپے میں نفع بھی ضرر پہلے	
بجن سکارے جانے میں مرنے کے رو سے	بدھنا ایسی دین کر بھو رکھی نا ہو سے
صحیح گریار جائیگا تو اپنا ہو سفر پہلے	
جن نینوں سے دیکھتی کہاں گئے وہ نین	پریم پریت بڑھائے کے اب لائے دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کہنے سے قدر پہلے	
پتھر نین بن پتھر ہون کہ بدھ اڑ کے جاؤں	دوس پیارے شام کہن پر کیسے پاؤں
مرے صیا و ظالم نے اکھاڑے بال و پر پہلے	
وہ کے بال و گے ندی کسنا ر کسنا ر	آپ تو پار اتر گئے زمین چوڑ بنجہ دھار
شکر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آؤ پیارے نین میں موند پاک توہ یوں	نامین دیکھوں اور کہنا تو ہو دیکھن دیوں

	کروں خدمت میں آگھوں بچاؤں چشم پر پہلے	
اب بچھٹائے ہوتے کا جڑیاں جن گین گیت	مگے دن باجھے گئے ہر سے کیونہ بہت	
	مخل جاتی ہو اس کو چہ بن اس خاص کی پہلے	
	اسیجہ ہم	
ہوں بچان شیریں ہی پتیری یاد گاری ہو	فراق یارین دل کو شاید بیتیاری ہو	ہم تھرے عشق میں رہو رکھنا ماس
	بقا بی جان آؤ تم تمہاری انتظار ہی ہو	
مکھتا دم نہیں ہی زندگی کے دن میں بھرتا ہوں	فقط اس درد سے ہر دم میں آہ دہلا کرتا ہوں	تم میں پیارے شہام جی تر اپت چون دن رات
	جیسے جل بن باجھری تلچہ تلچہ مر حساب	
	تمہارے عشق میں پیارے ہوئی یکتا ہاری ہو	
تمہاری دام الفت میں بہت کچھ دست دہا لے	شہر کی جو یہ پالے جو تھے دل میں ہم ہمارے	چیم پریت بر حال کے کاہے تم کم کسین
	ناکچر دینو ہم نہیں نا کچھو لبس خوب چین	
	خطا تیری نہیں پیارے بڑی نسبت ہاری ہو	
	محبت تھے حب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے	اگر ہم جانتے ایسا نہ ہر گز دل تجھے دیتے
	سدا آئی چھاتی بچے کا پنے سدا رنگ	جیسے ہم سے کری کرے نہ کو دینک
	تمہارے بچ کا دل میں ہمارے زخم کاری ہو	
	نہیں تاب داغ وقت کا صدمہ مجھے سما جاتا	جو کچھ اب دلہ گزے ہی نہیں مجھ سے کما جاتا
	جو بدھتا کے من بے آپ آگے ملجاسے	ٹوٹی ڈور تنگ کی کون ملا دے آگے
	اسی کو نہرتے ہیں ہی تو فصل باری ہو	
	نہانی راز دل اپنا حیلان کیجے تو کما کیجے	صنم اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے
	ہو کی مادی ہن مرت دن دن بڑھت کلیں	کو تو ایسے جبر و جبر سے کے سندیس

	چکر میں آہ سوزان ہو شایع بیقراری ہو	
خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ تم بن ہو و تاجہ جی نا تھ نہین دکھلات	تم اپنا رو سے اقدس اب شانی ہو کو دکھلات ہمری تو اب نا تھہر نا تھہر تھارے بات	
	یہ تم پر جان قربان ہو تمھاری یادگاری ہو	

بھجن

- ۱۔ راوہا پیاری تاجت لال جی کے سنگ۔ تک تک تھی تھی نچت راوہکا سنگ
نچت گو بند۔ ٹوہپ ڈھرو ونگ کما بھری کھ موہر چنگ۔ راوہا پیاری۔
اندروک سے اندر آئے بر محائے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہر چند۔
راوہا پیاری۔ شیشو آئے کیکسی باسی سر پ لپٹے لگ۔ بھو مندرو کو دیکھ تا شا
جہنا اوٹھی ترنگ۔ راوہا پیاری۔ برندا بن سون رہس چو ہو سب گو پی آئند۔
کین کیہر سو بھائی ساوہو دھن دھن گوئل چند۔ سو راوہا پیاری۔
- ۲۔ اودھو پریت کیے پچتانی۔ ہم جانے ایسے بھلی آن کچھ اوری ٹھانی۔ کاری قن کو
کون پتا ڈولت دھری بانی۔ ہو کو لکھ جو گچھاوت آپ کرت برج دھانی۔
سوئی بیج شام بن سون کو لپھت رین بھانی۔ سور شام پر جھول کے بچھڑے تانی
سج جو ہرائی۔ اودھو پریت کیے پچتانی۔
- ۳۔ کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے۔ کمان بے راہون بے رب بٹش من آن بنوگ پرے۔ گرو
بٹش پٹھات کیا نی برج پچ لگن دھرے۔ چامرن اردھن سیا کو بن مین
دھپ پڑی۔ بھارنہ مین بھری کو اندر گھنٹہ ٹوٹ پرے۔ ہری چندر سے دانی راجا
پنج کو پانی بھرے۔ تین لوگ بھادسل کش مین سرزد دیند دھرے سور داس مین

سوی ہوئی ہر کاسے کوچ کیے۔ کرم گشت نادرہ نادرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وہے بنیان چھتیاں کھراکھین جے نندلال کی۔
ایک دیوس سووے گرہ آئی میں مٹی تخت وہی۔ رعنا لگت میں دن کیو سکھی سو
ہر گساگھی عجیب ات چھتاہ رادھکار چھت دھرن ڈہی۔ سورواس پر بھو
کے بچھڑے تین تجاہ جات سوی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اودھو سوار توبے لوگ۔ آپ توکیل کرت کجا سنگ جن سکھادت جوگ۔
بھرم جن جات سانوری سورج جن دیکھیں وہ روپ۔ آپ میں ماس پئی جبنا
کی کرت لاج بٹی بھوپ۔ ان دن میں لکھیں لاکت بھو برہ پت روگ۔ لٹو کا غر
کمارا شونی شین سور سب سوگ۔

۶۔ پریت کرکا ہو سکے دلیو۔ پریت تنگ کری دیپک سون اپن پلان دھوپ۔ مل گن
پریت کری جل ست سون سمیت سکھ گیتو۔ سارنگ پریت کری جونا د سون سو
نکھو بانہ دھوپ۔ ہم جون پریت کری مادھو سون چلت نہ پکھو کیتو۔ سورواس
پر بھو بچھڑے رادھکار نینن نیرہو۔

۷۔ نش دن برکھت میں ہارے سمدار مہت پاوس رت ہکو جب تے شام سدرھلے
ورگ انجن لگت نینن بھون اکپول بھئے کارے۔ کچاک شوک تنہ سن سجنی کچے نچ
مہت پارے۔ سورواس پر بھو اسب بڑھو ہے کوکل بھو او بارے۔
کمان گک کون شام گن مسند روکل چوت ات بھارے۔

۸۔ اودھو من ناہن دس بیس۔ لیکے ہو سو گوبہرے سنگ کو ارادہ تو ایس بھینن
ات شعل بے مادھو بن جھاد بندہ بن شیس۔ بانسا لگت وہی آسا لک جیو کوٹ
بریش۔ تم تو سکھا ہیشام سندھ کے سکل جوگ کوایش۔ سورواس رس کن کے
تیاں پردہ من جگ دیس۔

۹۔ اودھو جو کما کھائی۔ چت چہہ رہی ساونری سورت جوگ کمان تم لائی۔
پالاگون کینو ہر جوسن درس دیواک بیر۔ سور داس پر جوسن بقی کہی
ستادہ شیر۔

۱۰۔ ہر پھر پراہن تلج رہی ہے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھو آدے شوال مشہر
مذجات سہی ہے۔ نیش واسر ٹھاٹھ سے مک جو دتہ یہ دکھ ہم نہ ششین بچی ہے
گون کرت دیکھن نہیں پانی نین نیر بھر بس ہی ری۔ تے باتین بس رہن ہیسہ
مین اولٹ بچن کی ری سور شیا م بن پر ب برہ بش ماؤرب شش ر
کی رے

۱۱۔ بجے نین انا تھ ہارے۔ سندرشام دہان تے یعنی سفیت دور سدھا ہے
دے جل پین ہم پین سکھی دی کیسے جو پین نیارے۔ ہم چکور چاک امید تر سدھا
ہر کہ پرت دارے۔ سدھ بن بست آٹل درشن کے جوی جوی مک ہارے سدھ شیا
کینھی دو دایسی مرکب ہوتی پھر رہے۔

۱۲۔ ہاتھ انا تھن کی سدھو بیجے۔ غم بن دین دکھت پین کو پی اودھو کو پتیاں لکھ دتے
نین کل بھرائے ہر پین کر من شکر میری گم لیجے۔ سور داس پر جوسن
لمن کی اب کی ہر پھر آٹن کیجے۔

۱۳۔ چیت ہون تیرے نام کی ملا تھرے کارن جو کن جو دنگی بانڈہ کر مرگ چھالا۔
اک ہی ڈھونڈھ سکھ بن ڈھونڈھاکون پٹائی تندللا۔ سور داس پر جوسن
درس کو ہون برہتی بھالا۔

۱۴۔ دے دکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تاہن شیا م ہا ہے پر تم ضن ہری میری
نین بھوکہ رے۔ ادن بن ہون پے رہون پرت بن دتے نین کو دھو کہ رے۔
سور داس پر جوسن ناگر گورہ کو ملہ بھوتن ادھو رے۔

۱۵۔ قمرے دیش کما س کھوئی۔ بھوکہ پیاسہ بیندگی آں ہر بن برہ لیون لوئی۔
 ولور پور پیا بولت اودھ بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آسے کما تم کر جو جتن جیسے
 جھوٹی۔ گوب سڈیش ہر پے چوت پر غم پریت کیون لوئی سور داس پر بھو یون
 جانت ہون بیکر کینے کوئی۔

۱۶۔ سادو ہوکب آئے جن نندال سیرت تپہ بہت دن جیسے سب بیج بال بہال۔
 گھیر لیو چوں اور پریم بس پوچھت گوالن گوال سور داس پر بھو تھرے ملن کو
 پھر کر جن پرت پال۔

۱۷۔ شیا م و نونے رسے مدھ بنیان۔ آب ہر گول کا سہ کو آدین چاہستہ نو جوبن بیان
 دے دن دھو بھول بسر گئے گود کھلاے کنیان۔ گہر گہ دیت تہ جتو دانک
 کلنچ کی مینان۔ ڈان چارنے پھرن سکھے پاٹ پتا سرتنیاں سور داس پر بھو بچے
 کامرے اب ہر بچے چکنیان۔

۱۸۔ تند تنن بن کل نہ پڑے۔ ادا لوراک بھرے جوتی سب جہان شیا م تہان چت
 دھرے۔ بھون گئی سن تہان نہ لگے۔ اگر جن ات تر اس کرے۔ دے پلکین کرین
 ادوری ساس تند تن پر جھرے۔ ہی نہیں پت مات سکھا بول کرت نہیں بن جوے
 سور داس پر بھو سوچت اور جو یہ بگے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات چات تر اس دکھاوت۔ بھرا تارن کو موہ دھرے دیکھے موہ نہ بھاوت
 جہنی کست بڑے کی مٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتلکے کیسے کل اد پچے بن ہی بن سداوت
 بنی دیکھ دیت ہو گاری کا ہے گر لجاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ کسا پنی
 بجا جتاوت۔

۲۰۔ جم پرست کرے رہیو۔ وہ دن اودھو بسر تہا بن پھر پھر کا چوہ۔ دیکھے جات
 ہوا پنی انکھیاں یاں جن کو دھو۔ یاں برج کو یو ہارا یو بھو سب پر بھو سون کہیو۔

شبام سر بر کل دل لوچن کب درشن لیو۔ سب تک لارڑاے شور پر بھو
دہ دھراے رو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری بچ نہ کی ہو۔ یہ یو پار تھار وادو دھو ایسوی پھر جی ہو۔ جا پے
آنے جو مدھ کرنا کے آر نہ سچ ہو۔ داکہ چوڑ کے کٹک بنواری کو اپنے کٹک کھی ہو۔
موری کے پاتن کے کوئین کو مکنا ہل دے رہے۔ سورداس پر بھو گنی چوڑ
کے کو نرگن نر ہو۔

۲۲۔ رادھ نے مٹی چورائی اب ناچون موری مائی۔ کھیلت رہون کدم کی چپٹان
سب بکھین بلائی۔ بانہ پکر موری مٹی چپین لی کاخو روت مگر جانی کو کٹیاں
نکھائی جو مسہ بار بار آرو لیٹ بلائی۔ بانس کی بنی جانے موہن سونے کی دین
گڑھائی۔ سر پر تے بنی یہ آئی بابا نند سنگائی۔ مو بنی میرے پران بست جواب
کیسے جاہ بنوائی۔ اتنی سنے گوال چھکت بھین کرشن کو کٹھ لگائی سورداس
بل جات جو مسہ کا تھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ساری جب اگر درگوں آئے کنس راج بھکاری۔ رتھ
چڑھائے لگے مدھ پر کو کر گوچین دکھاری۔ جو ہو بچ چوڑا لیکے آپ جا کر
تیاری۔ تب سے کل رہے شاش واسر جیے مین جل نیاری کھان پان بھو کھن
نہین بھاوے نا بھاوے تن ساری سب سنگار تھے ہم ان بن تچ دی سچ ٹھاری
کھین سر دار آس چرن کی ہون مین سون تھاری۔ دین دیال دیا اب تھے
کل سے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے نہیں آئے شبام سے لاکی ہر دے دیواری
کون جتن مین کروں میری آئی رہے من تن جاری رجون آسنگ آسنگ
پھر آئے جیے گم رنگ باری۔ مین پیا لگو کون منادے کرے بہت دوہو راری۔

جلے چھی کون کو روگن کی مل گئی سو تھاری۔ تم تو بھوک کر تھو پیارے
ہکو جوگ تجاری کہیں سرور سب دن تھے مگ پیرت میں تھاری۔
کر پاسندو سوہ لو دیا کر آؤ دیک بھاری۔ پیا بن میں رہیں ستاری۔

۲۵۔ پھر گئیں انکھیاں شام تھاری۔ ہم تم سوہن ایک ٹکڑے تم سٹیا مل ہم گاری
ہاتھ کی سند بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری۔ گلین گلین ہم دودھ بے چین
تم چڑے ہاتھی عاری۔ سو تم اب ہراج بچے ہو کاسے کاسو نو ہاری۔
کر پا کر داب بیک درس دو پھٹ ہیں برج تھاری۔ حافظ داس کہیں کر بوی
ہو سنہن کچ بھاری۔

۳۶۔ جو گردھر قری میں پاؤں تھری تان کون تھری سنگ جو سرنیک مڑو کر پاؤں۔
تم بس کری سکل برج بتا میں بس کر کے تھیں رجھاؤں۔ جو گیسر پٹھان
گیانی تھوں آر آسند پڑھاؤں۔ سنگ سندن اور کھ نارو مہا دیو کو دھیان
چھڑاؤں۔ مارت بند کروں رب سس گت پر بل پر باہ پر چٹ بھاؤں۔
انند میں بجاے میں سارنگ مرنگ ست اب رتھ بھاؤں شکر پود دیاں
میرے آراس میں ہوئے سنگ گاؤں۔ سو رو اس پر کھان نندی
دھرا دھرن پر اچل چلاؤں۔

۳۷۔ سینو برج کی دشاگو شائیں۔ رتھ کی دھو جا پیٹ پٹ بھوکن دیکھت ہواٹھ دھائیں
جے تم کہیں جوگ کی باتیں تے ہم سے سنائیں۔ بار بار سندیش جیو مت کست
دوارو آئیں۔ ہو کچھ ہم ہوں سونا تو دین بند بسرائیں۔ سو رو اس
جے بالاپن میں تم پر بھو کاسے پسرائیں۔ تن گین کو گوال نہ گھیرت ما تو
پھرت پرائیں۔

۳۸۔ کیو جیو سٹکی آتیس۔ جہان رہو تھان تندو دلاری جیو کوٹ بریس

رنی دلی و دہنی گھر بھرا دودھ دہنی سس۔ یا گھر ہے واپی سس بھی کو
چوپار و جلدیش۔ اودھ چلے سکھا جڑ آئے مل دس پانچک میں۔ اب کے
برج تم پھر ببادہ سور و اس کے ایس۔

۲۹۔ مٹی کٹ پیٹ پت پاؤں۔ تم میر تو بدن بابے تو بنی میں شام بجاؤں۔
مور کٹ سورے سر سوہے نھرے سیندور مانگ بجاؤں۔ تیا نھر نھر
میں اوڑھوں ٹیل امیر بچ تھیں اوڑھناؤں۔ شام بچیں برکھان تندنی میں
جودا کو لال کناؤں۔ گونگھٹ کاڑھ چلو تم سوہن میں گھوسے تو چیسر
اکھاؤں۔ پھر پھر کھان کر دم میں کر دم میں چسرن دھرشیش مناؤں
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون اچھلا کو بتاؤں۔

۳۰۔ مٹی کٹ شام جو پاؤں۔ نھر ویش بناسے ساوڑے اوجھ چرت دکھاؤں۔
شری برکھان منا تم باجو میں شری سند کو لال کناؤں۔ تم کیول بر جو
میں کینھو میں بس کرتے لوک دیکھاؤں۔ سر زمین تم دھیان چھوڑا لے
میں تھر جب گیان چھوڑاؤں۔ تم سوچن سگری برج بالا میں اب سوچن
تھیں دکھاؤں۔ تم جتنا جل تھکت کیوہی میں رب شش چھن سوں لمباؤں۔
دان ہست روکت تم راہن میں جب یاہی ٹھور منگاؤں۔ تم برج بال نجات
ار میں تک تھی تک تھی تھیں پاؤں۔ ایسی تان کون من سوہن بر مھلوک کو
دھیان چھوڑاؤں۔ حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون اچھلا کو
سناؤں۔

۳۱۔ دیا زح تو ری کت لکھتا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم
اکرم کرم کرے۔ تیا بچن نارے سو پاپی سو پر ہلا دکرے۔ تاسے بسند
چھوڑا دھوکو پر بھونر سکھ روپ دھرے۔ ایک گون جو دبت وپر کو سو سر کوک

تھے۔ کوٹ گنواراجہ بزرگ دینی سو بھوک پڑے۔ گربشٹا اٹ ہی گن اگر رچ
شیخ گن دھرے۔ سستیا ہرن مرن دسرچہ کو میٹ مین پت پڑے۔ بیدہت
جیرو جس گادے سونل جگ کہے۔ تاکو بانہ ہتال ٹھپا یو کیے شور
تھے۔

۳۲۔ کورے چمک شام کب آؤں۔ مین مدھن کی شرت کرت تھی وہ ہر کنگ
دھین چاؤں۔ نے ہرا دھونچ گئے ہمکا جابے بے کبری کے داؤں۔
تلی سے اک بھنور چٹا پوڑ میٹورا دھاجی کے پاؤں۔ اوڑد بھوڑا ب جاؤ
بیان سے تھری صورت کے نھر کماؤں۔ ہم کا جوگ بھوگ کبری کو بر با
جرت اڑکل نہیں پاؤں۔ بھشم رمانے ہن کے مند راب ہم جوگن
روپ بناؤں۔ نین چلت پنہ نہیں سوچے جب سے بچھڑ گئے
من جاکوں۔ سور داس اودھو کچھ کہہ گئے رادھا کرشن کرشن
رٹ کاؤں۔

۳۳۔ ہمارے پر بھو اد گن چت نہ دھو دسم درشی ہو نام تار د سوئی پار کرو۔
چار۔ پر بھو اد گن۔ اک نریاک نار کماوت سیلو پھر بھرو۔ جب مل گئے
تب ایک ہرن بچنے گنگا نام پرد۔ ہمارے پر بھو اد گن۔ اک لوبا پوجا میں دھت
اک گھر جگ پرد۔ شور بڑھا پارس نہیں راکھت کھن کرت کھرو۔ ہمارے
پر بھو اد گن۔ اک مایا اک برہم کماوت شبر سٹیا م جھگرو۔ کے یا کو نر باہ
کرد پر بھو نہیں پرین جبات ترو۔ ہمارے پر بھو اد گن چت نہ
دھرو۔

۳۴۔ ان میں کون را دھکا رانی۔ ہنس رگن پوچھت سکھیں سے گوڑہ بکن
مرد بانی۔ نیلسر جاس کے تن سو سے نکھ پرٹ لپٹانی۔ سو کیت

برکھان تندی درمند سکبائی۔ بس کے بس گئے من سوہن سنیت چتر
سیلی۔ درشن بن ترسین دودنیان جیسے مین بن پانی۔ شیو برعاجا کو دیا
دھرت چن سورادھا مرانی سور داس سنتن کے کاج کر دھر
باتھ بجانی۔

۳۵۔ آج رادھا کے روپ بناو۔ البیلی انگ تک کیسہ کو تاج بندن بوند سہاوی۔
مانو پورن چند رکھیت چڑھ لا سر بھان سول کھائل آو۔ دیکھت نہ کھت
نہیں آوے کھ چھب اپا اند لجاو۔ کان کی بیرین ات راجھت مانو دل دھ
چکر چلاو کینن کچھت رچھت بنا لا بھوہن کے نگ بھون سہاوی مانو مرگ امرت
بھوہن پیت نہ نہت دیف دھرت کاو۔ جیون دیکھ او پوہ بھون مین تر
کچ شرن گت او۔ اتی پر نہیں ملت سور پر بھونے دوتن در پن دیکھلاو۔
۳۶۔ درم بن تم کیسے رھت ہرے۔ تھرے ترے ہر بنی بجا دین شاکھا ٹیک
کھڑے ادم تلج لاج نہیں تم کا چوکن پھیر پھرے۔ ہری آس تنک چا یا کی جب
تب ہوت کھرے۔ تم دھری برکھان تندی بھیشٹ انگ بھرے۔ جیسے جل بن
مین دھت جل ہو کے جوہرے کینن کینن بھرت رادھا کینن نیر بھرے۔ جو
آدین سوی شکل گادین سن سن حال جوہرے سور داس سوامی تھرے درس
کو برج باسی لہرے۔

۳۷۔ دھوہن شام ہو جگم کارے۔ روم روم بس چاہے گیوہر چوٹ سوا لسا
ڈارے۔ یک باؤ گر گو پالی جو یس کا اوتارے۔ ہنتری کرت ہنتر نہیں
لاکت کراوایے سب بارے۔ بن بر جواج پیر کو جانے جو یہ کیم کو اتارے
کما اکون کچ نہیں میرو بیدگنی سب بارے۔ برہ بھاک پیر مین جو سو نہ
ڈارے بارے۔ بھلی کری اودھو تم کئے بندے چلے ہارے۔

سور داس گرہ کب آئے ہیں مکی پیمان پاس
۳۸ ابلی را کہ یوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹی درم ڈر یا پار تھ ساوے بان۔ کر شر ساوے
ڈھکیو پار تھی او پر اوڑھ سچان۔ دوو اور بھیو ڈھکیو میرے کون اور پاس
پران۔ رام کست پر پا داو بارے سا کی نگم پران۔ سن کی دہ جا چھاو بھنگم
دا کو دھر داب دھیان۔ ہر سرھ کھ ڈھ سو پار تھی کر سی چھو ڈھان۔ سور شیانم
شرک اسچانے جو کر پانڑھان۔

۳۹۔ بھومن رام چرن دن رانی۔ رنا کسن جپت کول پنام لیف الساتی۔ جا کے
چے کست وارن ڈھک تینون تاپ سرائی۔ کست پوران بھشن رگھر کوسن جو رات
بہ چاتی۔ شر ڈاسمٹ سوشیل سوہر چن کرھ صلاح شہاتی۔ رام چندر کو نام
امیرس سورس کاہے نکھاتی۔ سمٹ سور ڈھکے اکتیا جیٹھ ماس چھو سواتھی۔
تکسی داس اک دن کھت ہیں پر تھم عرض کی پاتی۔

۴۰۔ دبان گت نیک چلو ندرانی۔ دیکھو سمٹ اپنے کی باتین دوو دھلاوٹ پانی۔
ہم سے تم سے بیر کمان کوہین دکھاوے جوانی۔ میرے شرکی سترن چوڑی
ڈرس کوہیں سانی۔ بارچ کوہیو ہم چھاوڑھے تھے کر جانی۔ سور داس
اوسر کی برکھا تھوڑے حل او ترانی۔

۴۱۔ پوچھت جینی کمان رجو پیاری۔ کون یسیس بارگندہ دینھے کن یہ سندھانگ
سنواری۔ یکیت کیلیٹ گتی تند یا گھر جیو دا میا یہ انگ سنواری۔ کلانہ
کو دیو باکھن مصری اوڑھن کو دی سندھ ساری۔ ہو کر پکر پاس بیٹھا یو تم کا
گلاے یمن دین لاکھن گاری۔ توتی چتے چتے ڈھوٹا تن تب برھنا
تن کو دیپاری۔ سور داس سنن کی دایا سن مان دھپت بیاہ
بپاری۔

۴۲۔ کیو بھین جو گنی راوے۔ جب تے ہر نہ پوری سدھارے تب تے گل
جوگ ہم سادے۔ سوانسا نل آس آون کی سبیلی شیا م نام کی بانوے۔
دھولی دھوان چو وڈرکت ہونش دن کرن کرن الوراوے۔ چھیدے تن
بیدے بر نل او پر ہی بن شر سادے۔ سور شیا م سون جان تیاگ
کے جات ناہن کون اپراوے

۴۳۔ اوو دھو شیا م سینی کا کے۔ ایسی ایسا کینی برج سون بھیل ہے جٹا لے
جب رچہ بانک پے مدھن کو گہن رو کے تاکے۔ ات تھرا او
گوگل نگری بیچ پڑے ہیں جھانکے۔ سورکت کی اوٹ لک رہے بیٹھ قدم
تر جھانکے۔ آٹھ ماس نواو در سون را کیو بھے نہ اپنی ما کے دو دھوی گوگل
سون کھا یونیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جاسے دوار کا جھانکے
کر کو بری تنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو لاگت گل
سون ٹانکے۔

۴۴۔ سونو جھوٹ تو رکھائی۔ ڈگر چلت سون سون رار چائی۔ مین جھنا جھل
بھرن جات تھی۔ بانہ پکا موہ تلچ چائی۔ ماسے کھٹ افیم سو ہے۔
کھو سوجا کچھو کسی نہ جائی۔ پانکے سجا رسی پر بھو کے ورین کو بنے کرت
جو سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام عجز دو دھجک پیارا۔ ایسا پُرش مت بسر او دین کا کھنہ تھارا۔
جگت بھان پر کاشس بھے ہیں سب جگ بھو ہوا جار۔ پتھر کر دیو سہے
نیارا۔

۲۔ بادرو چوکی گیان ہارا۔ بالاہن کیلہ سکھین سنگ ٹھوٹو قول مستہارا۔ جب
سدھ آوے پیا اپنے کی کاپت تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان ہارا۔
گونسے دن انکھانے پیا چھوٹا نو ہارا۔ جاکر کارڈولی بے ٹھاڑے آتے
ہیں آئے ڈوارا۔ برائی مانگت ہارا۔ سنگ سیلی دیکھن تاین جھوٹے ساتھ ہارا
ماہ پتا دواہ کر دیو ساعت کو کیونہ پچارا۔ اب پردیس سدھارا۔ بھوک
دلاس بے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پر دارا۔ چھوٹو داس بجے اب اکیلے
کوونین سامھی ہارا۔ دانا کرے آپکارا۔

۳۔ بن کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ بھارتی
ہیہ بچ گیو ہے سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوے کسی یہ پریت لگائی۔
نہیں سوے جات چھپائی برنہا بن کج گلی مان مل گیو کرشن کھائی۔ کست
ہتی پک کسین نہ پانی کیسو چڑھو ٹھوٹھ کھائی۔ کست ہم سے جترانی موری
نہیں برجوری ساورے کہا سون اکھ لگائی۔ یہ چل بل تو رو ایک نہ چل
ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور لگائی۔ جب سے بچے متواہ
خادم تب سے بھی رسوائی۔ بھگ کی لاج دورے
اتھوڑی موہن گھٹھری مون صورت دکھائی موری اب تو
بن آئی۔

۴۔ برج موہن سکھی ری میں نارہن۔ بن نقصیر شام گریا دین ریت بھرے
کے سیون۔ دھتی کنا لک بھرا راتے جاے سیون۔ آخسر برج اب
رہن نہ پیون میں تو گوبی طریب ذاک کی تم من نابراے ہون۔ تم شیل
بیان بچ نایک تلے رار بھون چھوڑ برج کون اتے جیون۔ کر کے
سنگ راور پھرا بھو کن میں دوہرین جیون۔ جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بچ نہیں مکاری تھامی سینوں اپنی مر جا دیے جون۔ جو سن آوت سوکے
بھاجین ایسی ناب سیون۔ بست نہیں اُن کے کچھ گھیرے جو ایسی
کو یوں نکس کون اتنے جیون پچھن داس منوات موہن انجنت ناب
کیون بھری کرشن کین کر جوے اپنی بانہ بیون۔ بس کون
مین اب جیون۔

۵۔ سو ری مانو یکہ دش کندہ رگھیرتے بیر کر دنا۔ سو جو جن مر جا د سندھ کی سو
کوئی بانہ سکے نا۔ تاہ بانہ اترے رگھندن سنگ بھال کپ سینا۔
سمر کو دجیت سکے نا۔ ہو ری سی لک جراسے دئی ہواب تم بھاگ بچونا۔
کر کر واپ بیر سب تھا کے پاوک پرل بھگے نا۔ جگت کچھ ایک چھٹے نا۔
تم جیوت اد بات ہمارو سانچی کو پیہ بینا۔ کینی رار نہیں برا یو تاہے
جاسے ملونا۔ بھاگ تون لوگ بچونا۔ مین تر یا ہو بھانٹا سکھاؤن شہر کان
کرے تا یسی داس موڑو بھو راؤن پھوٹے ہیہ کے نیست۔
تو کچھ سوچ پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر چوری چائی۔ با جت تال مرونگ جھا بھو ڈھپ منجیرا
شہنائی۔ جھیر ملال کے باور چائی کیسر رنگ بر سائی۔ کتب سب ہو ری
چائی۔ اوت تے آئین سکھ را دکھات تے کنور کھائی۔ ہل مل چاک پر بکھلین شہ
برن غائی۔ نند گھر بخت بر حائی۔ بھلا برج من ہر چوری چائی را دکھاسین
دئی سکھیں کو بھند بھند آٹھ دھائین۔ لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور کو پر من
پرکھائین۔ لال کو نلج نچائین۔ بھلا برج من ہر چوری چائی۔
چھین یو کھ مری پتیا میر سرے چوڑی اڑھائی۔ بیندی بھال نہیں نک کا
چرنک میر پینائی۔ منو مئی نار بھنائی۔ بھلا برج مو انا

سکست ہو کہ مور مور کے کمان گئیں چترائی۔ کمان گئے اب تند سباجی
کمان جو ست مانی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا برج مون ہر ہولی مچائی۔
بھاگ لیے بن جان نہ دیون کر ہو کوٹ اپائی۔ بیون نکار کسر سب دن کی تم ہو
پنجل چائی۔ سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہو ری کھیلت اودھ بہاری۔ کریت کھٹ کرا کرت کٹل کام کوٹ بلہاری
پنجن ہاتھ رنگ گئے ٹھاڑے رام ہاتھ پککاری۔ باجھ تال مردنگ جھانچ
ڈھپ اور بخت کرتاری۔ اڑت گلال گھٹا گھن گورن بے حیر کھ ماری۔ ہل دل
بھاگ پر سپر کھیلت سٹیو ساودھ ہوتاری۔ سٹیا ل گورکشور منوہر پر بے رنگ
ات بھاری۔ ات مین رام سکھا سب چرکت اُن مین راج دولاری کھینچ مچی
گلین مین گوری داس بلہاری۔

۸۔ ہو ری کھیلت جنگ دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے ہن کھن کی پککاری
گور بن نیلا سر اوڑھے کھ پر حیر نہاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری پتا سبر کی
کھن کاچے سر کے بچ سنھاری۔ پنجن اور بھرت روپ سودن پھینٹ گلال
سنھاری۔ سکھ کے کھ پر ماری۔ جا کو مید جید زمین پادشا شیش شادہ ماری
پنجن سنگ بھرت کھن مین بے حیر کھ ماری۔ سکھی سب دیت ہن تاری۔
گلین گلین دھوم مچی ہو بھاگ کھیلت نزاری۔ گوری داس کھ کھوڑے
ہر چرن بلہاری۔ یک سدھ لیو ہاری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو حیر رنگ ذرا میری اودھ مچائی۔ شری برنرا بن کی
کچ گلی مین لے ہن گوال بھائی۔ ات تے رنگ چلتا دھڑے کو سکھین لے
سنگ دھائی۔ گھیر چوں اور سے آئی۔ تند ندن کو پکڑ لیو بھگوا مین لیون
منگائی۔ ستر گھن گوری شرنچ چو نری بھاسن روپ بنائی۔ کر ششن کو تاج

چٹائی۔ شیشا اسٹیم بھاگ دو وکیلٹ آسنہ رنگ بچائی۔ ایسی دھوم مچی برج
بھیتہر شیشہ دھین نہ جانی۔ بیکہ گونی کو بستائی۔ باجبت تال مردنگ
جھانچو ڈھپ اور بیت شنائی گوری داس اس چندن کی کاہے کو
دیر لگائی۔ سرت ہاری بسرائی۔

۱۰۔ دیکو دیکوری گوری ہوری کو کھلتا۔ نیٹ تلج لاج نہیں دیا۔ دیکو دیکوری
گوری۔ چمک چمک پک ٹنگر دجاوت ناچت تاچتی تھی تھی تھی۔ دیکو
دیکوری۔ دے دے گاری ماری پکاری چو نری بھار ڈاری کنور کھیا
دیکو دیکوری۔ برجوری موری بھیان مردنگی ساری رنگ پوری پھوڑی دودھ
کی ملتا۔ دیکو دیکوری۔ پرپس بجے آن بھنسی ہون پیا غطت سے کرہ ہنسیا۔
دیکو دیکوری گوری ہوری کو کھلتا۔

۱۱۔ میں تو کر پانڈہ مشرن تھاری۔ چھترتی راجا درجو دھن لائی بھارات بھاری۔
میٹھے بھانٹ بھانٹ کے راجا تن کچ کرت اگھاری۔ کہا ہر مرضی تھاری۔
میں تو بھر دے تھارے رہت ہون سدا ہی گنج بھاری۔ آویگ دیا اب کوکے
ناچن تو ہوتا گھاری۔ لاج جاسے بناری۔ چیر پریش بھیو پرہو ترے بھویش
اوہکاری۔ انچیت انچیت بجا ٹھکٹا شکتے بیٹو مان سن ہاری۔ چاٹو دئی
ڈر پکساری۔ کہیں سردوار سدا کے رچاک رادھار من ٹھاری۔
آسے دیال بجے داسن پر راگھی لاج ہاری۔ کئی ہر سچ کی تھادی میں تو
کر پانڈہ مشرن تھاری۔

۱۲۔ اودھوی نہیں آئے کھالی آن موری ٹرہ بھولائی۔ ایسے بھڑ بھٹے اب مہن
بودھو بسرائی۔ درشن بن ترست میں نشن دن ان کبری کی سچ بنائی۔
ہین برج مون ترسائی۔ بھکو سوچ تھا درو سب ہو چمن چمن جیسہ راکائی۔

چونکہ چونکہ گر پرت سچ پر دے روسے نیر بجائی سنون سیکوا جھڑائی -
 جیون چترک سوانند کے کارن نرکس دن بڑ لگائی - تیسے پایا مین ٹیرت
 کب مل ہو جد و راری - تجا سگری سٹ جائی کسین - سردار سل برج
 بتا کرین شمع ادھکائی - تاہ سے آئے جد و تندن مین بے اٹھ دھائی گئی من
 جیون پھر لائی -

۱۳۳ - نین مانت جتو واسٹا تیرو - مین دوہر جین جات سکھی ری موہ مارگ مین گھرو
 دوہر ٹکی لیکے مہنکی پکڑا ہر جک جیرو - کما نین مانت میرو - ناکون انھ سے
 آئے مین ناکون اور لیرو - ہم جانین ہم کو تم جا فو یا ہی دو ہون کو کھرو -
 دار کے ناہن نیرو - جاے کے کیون کنس راے سے ہر برج واہی گھرو
 سوچ بکھو جیہ اپنے تاتے تھین اب تیرو - ہر بھو بہت ڈھیرو - کسین
 سردار کنین سب سکھیاں دیکھی سکھا کھیرو - لوٹ چلین اپنے اپنے
 گھر دیکھو شام انیرو - بے پکر دند چیرو -

۱۳۴ - جب سے سکھی رت چاکن آئی - چاکن چاگ سے سکھی کھیلین بن پیا کچھ
 دھائی - اٹھت پیر و میرن ناہن برہ تجا ادھکائی - کون کا سو دکھ جائی -
 جب سے گئے موری سدھ بسلئی کھ پتیا نہ بٹھائی - ہیرت مک بیشت
 نش و اسر نہیں آئے پوہر جائی - پیت کون اتے لگائی جو کوئی آئے
 سند بس سناوے تلکے مین یون بٹائی خیم جسم کی چیر ی
 کما دن کھے کا غلائی - کست ہون رام دوہائی - ایسے سے مین
 پیا مورے آئے کر لیون من بجائی - نرپت ہر دے لکھے
 پریم بس سب دکھ دیون بہائی خوشی بیران ادھکائی - جب سے
 سکھی رت چاکن آئی -

۱۵۔ ستیان نے سوری سرت بساری۔ پیا بن جو بن باد جات ہو ہی شوج حید
بھاری۔ ہیرت باٹنن اندھر بجے تیان نہ چینی اناری بیٹھ رہے کر چکاری
جو گن ہوئی کے بھوت راتی۔ پر کسم رنگ ساری۔ لوک لاج کل کان تیاگ
کے رستی میں بستر اگھاری۔ دھرون نو لاکھ اتاری۔ برہما بتھاتن جود جات
ہو لائی کر یجے دیواری۔ بیگ بھاوت آئے جو نروئی نج دیتیون من کی تیری
پورن کرو اسس ہاری ٹھمن داس سنگ بوتن کے کئی مست
ہٹ تھاری۔ بس کرنے کی جگت مہو جانین موہ گیتن پر تاری۔ ٹوہے
تم جہر کھاری۔

۱۶۔ برن کے کا نڈھ ایسی مری بھائی۔ سودھ تھی سکھ چین اڑیا مری بھنگ سن پائی
بیا کل ہوئے کے مین اسے ری سکھ ری اٹھ پلنگھ نے دھائی۔ پھرون جیسے
گھرائی۔ مری کی تان بان ایسی لائی گھر اگھانہ سہائی گھاوہ گھاو گھو ہلر دے
نج بیڈانہ دیف دکھائی۔ جواد کھو دیف بتائی۔ جب نے گھو برہ پور من
موہن کبری سے پر یف بڑھائی۔ تب تے گئے کوئی پاتی نہ چینی مہری سرت
بھرائی۔ تنگ ٹھمن لاج نہ آئی۔ جو بن جو رے مہری آئی رت بھاگن
کی آئی۔ خوشدل پایا کا مین پادون سندھان تب جیرا ہسانی گھٹ
مین رام دھائی۔

۱۷۔ سکھ ری اب رت بھاگن آئی جب سے شیا م گئے پر دیو اچن چین حید
اٹھائی۔ بھون بھون سے ہم تیلے کل کی لاج گھائی۔ دھیان آن ہی ہون
لگائی۔ کون سی چوک پڑی من موہن جو مہری یاد بھلائی۔ ہم کا تیاگ بدیس
اکیلو مہر اگری سہائی۔ پر یف کھاسون بڑھائی۔ نا کو آدھ جات ٹوہے
جونین پاتی بھائی۔ بھول گئے سب نہیہ کی با مین کمان گیتن چترائی۔

جو تم دین بھلائی۔ چوہا چندن ناچو بھاؤ سے ناخس بل سہائی کر پا کر دھرج دیا کر
ایک لوب آئی گشت سے کٹ جانی۔

۱۸۔ رات پیاہن نیند نہ آئی۔ جب سے پھر گئے سن موہن ہراگن جلائی۔ کوکل کوک
ہوک بھکت چو ترس ترس رہ جانی۔ شام کو کوئی دیو لاتی۔ چوہا چندن اور
ارگیا کیسر رنگ نہ سہائی۔ دے ندال حال جو اسے پن ناہن ہلال کھائی۔
پرلن اب دیون گولی۔ سنی سیج اوکھ ڈولا گئے چھن چھن پرک گولی۔ جو بن چور
آنگ چٹین پر بن پیا کون سنائی۔ سہی انگیا نہیں جانی۔ کرم رکھ نہیں شت شت
جو دودھ اک۔ بنائی۔ کمن۔ درواست بھی کجا راسکے شام سکھائی۔
ہین بچ ان تر سائی۔

۱۹۔ ساؤر سے کے چرک سنوری۔ ایک سے بچ کی سب سکھیاں جات تھن جل گوری۔
نجن بیت گھٹین جتاہن کوئی ساؤل کوئی گوری۔ کرک جل میں جگ بھوری
تاہی سے برج لاج ساؤر عامبر ٹپ ہو پوری لیکر جیر قدم کے اور چڑھ گیو نند
کٹوری مدت سن آند سون ری۔ لڑ بڑکی ہو روا چری جب ایک کٹی جل سون ری
جنا کے ٹپ پٹ نہیں دیکھے کت سین سون سنوری چیر سب کون ہوری تب
سب مل پٹ ڈھوڑ جین لاکین کوئی نہیں ورشت پڑوری۔ تاین ایک ہر جوج
برج بنا کت قدم پر کوری چیر ست جاے دھوری۔ ہلت کرشن مھر رس
پتان تم سب لاج تجوری لاج چھوڑ سکھ جب ایو تب پٹ ہو کوری۔ ٹیک تم
جانت ہوئی تب سب مل کے نٹان بچار بن کرشن ٹیک نہیں چھوڑی۔ لاج چھوڑ
سکھ حل آئین سکھ سکھ دیکھ ہنوری۔ چیر دو سب کوری۔ سور داس سوی تھرے
دخن کو یہ ہوری رنگ بوری۔ چمن مان پار کرک ہو ساگر سن اٹکویا جوری
چلو سر بھاؤن کوری۔

۲۰۔ اب تو لب نہیں دیکھائی۔ بار بار موسے گراہ آدین نگر کے لوگ چائی
گھر گھر میسر و نام دھرتی ہن سستیاں سے لاگ لگائی۔ سو اگدن پتھ موری
جائی۔ پتھ تو موہن تھرے ہاتھ ہو پتھ گئے پتھ نہیں پائی۔ ایسے
جتن سے پریت بنا ہو چرچین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیا کل بان نش دوس رہین سب برہا تھا سر سائی۔ تلچہ تلچہ دھرتی گرین
سکھیاں تم بن کرشن کھائی۔ نہیں دیا نہیں آئی۔ پریت تھاری عطر سو گند
ہر مل مل اٹھ لگائی۔ ادھت سو گندہ پاس بھلی آدے آسے آپ بھائی
پریت نہیں چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سا نورے سنگ سکھی میں جیوں۔ ہونی ہوئے ہوئے سو اب میں جس
اچس کا نہ ڈرے ہوں۔ کمار سائے میرد کو ذکر ہے برج سے پران
گوئیوں اب بچ میں نہیں رہ ہوں۔ آخر سب مل نام دھرتی اور کہا
کوئے ہوں۔ مات تپا شکی نہیں من ہوں جاے کے کھٹے لگے ہوں۔
پران نہیں کچے ہوں۔ تلچہ تلچہ حیران کن بن کب لویاں تھے ہوں۔ جو
چاہیں سب نام دھرتی اب میں نہیں نیک ڈرے ہوں۔ نکس کوں
اتے رہیوں۔ من مانے سب لوگ کست ہیں سو کب لو کوئے ہوں۔
تاسے تچ برج کو اب بھی جاے کوں انت بے ہوں۔ حافظ مر جاد
بچے ہوں۔

۲۲۔ ہر سے جاے یہ کوڈ کوئی۔ جاد نے برج راج تچو برج تاد نے
بسروئی۔ جو کھن بن آسن سنگھ سن سوانس اد سانس رہوئی۔ تھا
اب کا سون کھوئی۔ آئے بسنت کنت نہیں آئے تھہر لوک رہوئی
کوکل کوک چوک سم لگے برہا ہر دے دھوئی۔ چھین تن دیت جھکوئی

تریدہ سمیر شرم لگت پیر بجات سواری۔ پوچھ گچھ مدد کرو من سمن سماج
دھوری۔ دھیر نہیں جات دھوری۔ جان انا تھو ہست کرم انتہ کرن
پروری۔ چھپیم کرن ہر آون سن کے تاتے پران روری۔ بتھا کچھ دور
گنوری۔

۲۳۳۔ تیشی بٹ جوی رہن ہوری۔ ندلال برکھان لاڈلی سست پر تم کروری
مورکٹ کر کرکٹ کٹل دارون ری دت ایک توڑی۔ شران جھک ہن
کووری۔ تیشی تان کان لگن دمن شن من و جیان طوری۔ لگن جھک لگن
لگن لگن کی لگن مرگ موہ پوری۔ چکریت بن دیو پوری۔ کیسر رنگ لگن
تک مارا آتن جیر پوری۔ شری برکھان ستا سکین سنگ شری پست
یا نہ گوری۔ بچے کھنور ہنوری۔ تریدہ سمیر تیر جتا کے یا بدہ چاک پوری
چھپیم کرن جن ہست کر یا بدہ برج ما پرگٹ پوری۔ سکل وکھ
دور کروری۔

۲۳۴۔ گوریا بھئی جن جو بنوان کے باری۔ کھیل تھی اپنی لوکیان سب سکین بانجھ
اوگھاری۔ جب چھین پرائے جو بنوان بانہ کمر ٹھاری۔ کھیلن ست جاؤ دھاری۔
بیاہ کے باجن باجن لگے انگنائین ہوہ تیار۔ آگے آگے موہے سنیتان
چلت جن پاچھے سے ڈولیا ہاری۔ بھئی سسرے کی تیاری بچے لگھار بھن
پرہم کانہی رسوم چاری۔ ہرے سنگ کی سکھی سلی بیچ بیچ مانگ ہنوری
بھئی گنے کی تیاری۔

۲۳۵۔ اودھو ہری تم سدھ لہرائی۔ آپ تو جاعے دوار کا چھانے ہین میان لمبائی۔
کیل کریں کجا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی۔ نی بی چال چلائی۔ کاسون کون
اودھو کھ اپنا نہیں کو دیت دھبائی۔ ہیر سیر سنگ بین جھکست

بجے آئے نہیں کرشن کھائی۔ دھون کو نے لمبائی۔ جیسے دھکت جل ہن پھر ایک کپ
کپ رو جائی۔ پھر تپہ جوجات ہارو نہیں کو و چلتا او پائی۔ طین ہر کا جو دھائی۔
دین دیال کر پاب کیجے دیکھے درشن آئی۔ مئے جم برہنی پاوین روگ تجا سب
جائی۔ حافظ رام دوہائی۔

۲۶۔ سو سکی آج بلم ہے کون کا کھا۔ گو کل ڈھو ڈھار بننا بن ڈھو ڈھاندا نون
برسا۔ کھیلست جو ہے ہن کون برج کی سکھن مون اے ہن تو کر ہن بھانا۔
تے ہن نہیں صاف ٹھکانا۔ ہم سے کے چلو سچ بناو تھرا کھا ہم مانا۔ ہم سے
پھر ماری کو ڈبرج مان تا کو دیکھ لکھانا۔ ہمین من بجاو ستانا۔

۲۷۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہو ری۔ شام سنگ کھیلین۔ ات را دھکا ات سری
نندنن دو دل رنگ رچوری۔ بر بھاوک۔ مجھے کھن کھن پر شور جو چوان اوری
شام سنگ کھیلین را دھکا ہو ری۔ ایک ہاتھ بکر چند را دل دو جو لٹا گوری را
چھین لئی مدھر لیا متیہ بر پچوری۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہو ری تھی کرت
آدھین سانور را دھاکرت ٹھوری قمر حست دھن دھن نندن دھن بھلین
کٹوری۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہو ری۔

۲۸۔ جہ گومبرو شام مند رسون۔ بھلا نیہ گومبرو شام مند رسون۔ آو بسنت
بجے بن پچوے کھیتین پھولی ہو سر سون۔ جن پیری بھی پیسے برہ سے
نکست پران او سر سون۔ کو جابے نشی دھر سون۔ بھلا نیہ گومبرو کھن
مین سب ہو لی کھیلست ہن اپنے اپنے برسون۔ پیسے کے بروگ جو گن ہوے
مین مگیسی دھورا اڑاوت کر سون چلی تھرا کی ڈگر سون۔ بھلا نیہ گومبرو
او دھو جابے دھار کا مین کیوا جی عرض سندھ برسون سہرا تھاسے جہرا
جوت ہر جب سے مئے تم ٹھرسون۔ دس دھن کو مین تر سون۔ بھلا نیہ گومبرو

میر و شام سندھون سو شام سوری اتنی عرض ہو کر پاسندہ گرد و سون۔
گہری ندیا تاؤ پرائی ابکی ابارا دساگر سون۔ عرض سوری را دھا برسوں۔
بھلا نیہ گو میر و شام سندھون۔

۲۹۔ کرے کون بہا کون ہر انکھانا۔ بھلا کرے کون بہا۔ سب سکھیں ان چن سوری
میل دو بے پیا مکر جانا۔ نیچے ڈر موہن ساس ند کا جوتے پیا
دھین طہنا۔ کون ہر انکھانا۔ کرے کون بہا۔ سیم نگر کی راہ کشن چو دمان
رنگریزیانا۔ ایک بور دیو چن سون تاسے پیا پچانا۔ کون ہر انکھانا۔ بھلا
کرے کون بہا۔ راہ چلت ست گرے و جمن ان کا چن نام بھانا۔ جب
کرپا ان کی ہوے چو سو پر جب لگ جو ہے ٹھکانا۔ کون ہر انکھانا۔ بھلا
کرے کون بہا۔

۳۰۔ تند کی تند دیکھو ہوری چائی۔ مین جہنا جل بھرن جات تھی مارگ۔ چچ ٹکانی۔
کنج لئی سوری نازک ہیان ساری نگر یا بہائی۔ دیست مین رام ڈوانی۔ بھلا ند
کے سند دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت پین ان مین اچانک آئی۔
جات ہی سوری ماتھے کی بندیا ڈھو ڈھ بھری نہیں پائی۔ ساس اور
تند رسائی۔ بھلا ند کے تند دیکھو۔ کیس جھک مور آسین نواہو ایسی
کینھی رکھائی۔ بر جوری سوری چینی سند ریا نازک ٹر کی کھائی۔
مشتری پیا کو لاج نہ آئی۔ بھلا ند کے تند دیکھو ہوری
چائی۔

۳۱۔ ارے ساؤرے برج کھلیت ہوری۔ عبیر کھال دو د کر لیتے گھونگھٹ
کھل لوری۔ بھر پکاری شکر کاری چو زرنگ تے بوری۔ شام سکھی
ڈیٹھ بھوری۔ ارے ساؤرے برج کھلیت ہوری۔ بانے بھاری

داس چلن کو لٹھاڑ حور ہو کر جوری۔ بیگ کر پائیے نند نندن سدھ نابسا رو
موری۔ سرن اتوین گیوری۔ اوسے ساوڑے برج کھیلست ہو ری۔
۴۲۔ اری سکیر مانگ سنوارو ہاری پیالین کی ہوت تیاری۔ بالاپن سکھین سنگ
کھینو چوٹ دھاؤکھ بھاری۔ کون جتن کر پو کھپھون کیسے کرب زبکاری
بڑی گف ہو ی ہو ہاری۔ گونے کے باجن لگے ڈلیا دروزوا پٹھاڑ ہی
لوگ کم کے روت سارے پیٹ باب ستاری۔ دواغ اب ہوت
ہاری۔ ناسوہن گن ڈھنگ پارے جو نیوان باری بھر ہاری۔ ہو لی
کھیلست ہم کیسے پاشنگ ہم ہین نیٹ اناری۔ پیاسوڑے چتر کھلاڑی ناگن
سکے ہم کو کو نادر زنگن گھیرے بھاری۔ ناگو ذاب سدھ کو کیو یا آس نبی بی
تھاری۔ گرین آپے چھکاری۔

ٹھمری

۱۔ موری بے دردی سون لاک پریت۔ ہر دے بست ہو آن کی صورتیا اب
موہن جئے سیت۔ جیت مرٹ ہین نین بھرت ہین بھول گئے سہر کی قیلین
منظر کننی ان ریت۔

۲۔ متوارے نینتان تھارے پیارے۔ جوم تے جیے بدرا کارے
لٹ پٹھکانے جیر لگائے چندنگٹ جس پٹھکے تارے۔ چپاے لیلاو کھلایکے
کھڑا تھک کر جوا پے برچی مارے۔ جالے آپ پردیسا چھلے جالے جیسا
موراؤکھ کے مارے۔ اورے۔ جالے تھک توری پنیان پرت ہون ہوتے

پایا کی کھیر لالہ۔ جبے کو کوئی منظر پایا ہے جیہ جاہ سورا تو ہے اسے
حوارے نینیاں۔

۳۔ ہنسی کو بجا کے سنائے سکھی من ہر لہجہ کر باور یا ہے۔ گنج سمیپ جناس کے
تہہ بیا بیادے شکار ہو کر دھریا ہے۔ چپل نین چوں چپل چپ بھنوں ٹمکات
ہو یا ہے۔ ہن دھن ادھن مرلی کی سنے رتا کو سا گر یا ہے۔ لکن پایا دھجپ
کے داری جنگ جنگ جو شالیا ہے۔

۴۔ تنگ بجا ہے جو ہے بیا کے بجا۔ بہت دن پیچے پورے کھرائے ہو دھن
دھن بجاگ بل گیا۔ لکن پیار کر کر پاب بکوسے کے بجا۔ تنگ بجا ہے
جو ہے۔

۵۔ جھولا جھولن میں ناچاؤن ری کا ہے کو کھائی بیان گنت جا ہے۔ روپ
کی نویلی ہون کیلی ناسیلی کوئی کرک ٹھٹھولی سے جیون جیون ہنکت جیون جیون
مانت نا ہے۔ جانت کھائی ہون دھٹائی چترائی توری کرونگرائی تھوری تھری
ان کے لکن بیا چیلے ہے۔

۶۔ چل بیا چیل چل گیوری وہ تو شیلی صورت وارو شیا لیا۔ ٹھاٹھے سوپا
اپنی اثر یا آن سنائی سرہ یا سسریا۔ یوس کیو موہ لیو لکن پایا ان ہنسی
والے بن لیا۔

۷۔ پران پچا اب اسے پر بجات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ بالہم
تڑپ گنوائی رات۔ جاؤچی ہٹو چلو موری بیان نہ گوس بیان میں چھوڑ
ہارو گات داہی سوتن کے مندر پر ہا د جان نش جاگن جات۔ موسے
نہ بوگو ٹھٹھست کھو یوہ ڈھنگ چین نہ سہات۔ اب ناہین بولون گی
میں تو سے سپد دی تھری دھوائی کھات۔ لکن سپا توہ کا یہ

پہل بل کون مکملائی گھات

۸۔ ہری یہ کون تمہاری بان جو پھیرت ہوت ہر حال بلان کل کے کا تھا بجے اب
ر سیا مانگت جو بن دان۔ ہری کو دکھلائے لے لاکا اب تم بجے جوان۔ پنا تھا لے
تندر اسے جن جو مست مانگت سجان۔ بل داؤ بھرا نا لگو تھرے نام تمہار دکان
مین داسی بچ باسی ابلا تھری مانگت سنان لین سپا مین جانگ تم کا پہل
ہٹ مار نہ ٹھان۔

۹۔ کہ رو میری گینان کیسے بھجوان پاتی۔ ایک تو سونی سچ مانگن دو بے کاری رین
پاں تیجے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی۔ کہ رو میری گینان۔ ایک تو آدمی بین میری
دو بے سو ہے بر ہا میری پہا کی دھن دھن مین مین آتی۔ کہ رو میری گینان
کیسے بھجوان پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو سوری پیٹ نہ چھوڑو رہے۔ پیٹ لکے موٹے تھوڑے موٹے
دیکھو دیکھو پیاں پڑت تھی کرت جون۔ سلطان پیا موراجا ست توڑو رہے
دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ درہیش مراری مین چکرت بھین بر جاری۔ سوڑکٹ سر دھاری
الکین سوہن گنگھواری۔ کنڈل کی جھلک نیاری۔ نہال انگ بچ کاری۔
دھر مری ادھر دھاری تب شور بھیج بوج بھاری۔ سن دن سکھن تن جاری
سکھی انکھیں برہ کی ماری۔ سب لالین کرین تیاری۔ اڈھے چیمبر ماری
سکھی سون انگ سنواری نہکھن چڑکھنگ اماری۔ سردار ہر دے بچاری
تم آؤ نکٹ بھاری سکھی بانہ میل نار ڈاری۔ تب مستہ جودل کی بیٹاری
کیونٹ درہیش مراری۔

۱۲۔ پیاں کیسے سکھی دھر دن دھر۔ جب سے گئے میری سدھ ہو نہ لینی ایسے

نہ بے پیر۔ کھان پان بھگن ہم تیاے تیاگے تن سے چیر۔ نیش دن دن ہوتا
لگ آئی باسے ناچیدہ میر۔ کہیں سردار لگاؤ سوہ پار کیل سب سکھیاں لوجہ سیر
پایں کیسے سکھی دھرون دیر۔

۱۳۔ سکھی ری پلٹ پلٹ پھیر پھیر۔ ناہر آئے نہ بین بجائی تابن بولے مور۔ مگر دین دین
تلیسھ مٹی برا بھاتن جو رنگ ہیرت درگ میرے تھکے بجھے جیسے چند چکور
کہیں سردار نہ بھاوے کچھ کار لو تم پیارے میرے چہرے چور۔ سکھی ری
پلٹ پلٹ پھیر پھیر۔

۱۴۔ گٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔ مگر ہیج مون شور پھیر دیں سکھی بجال
و شال ٹالک کیسر کو نہ کہ چکین اٹھیا۔ پھنسی آئے کھگ بر نہ تھکتا۔ دے لکھی بیہ
گیا۔ کہیں سردار نہ تندن سون اور نہیں رسیا۔ گٹ دھاری کرشن
بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیا کیسی کر دن۔ ٹپٹ اٹاری میری سرے بسیا ری مارے برہ کے
مرون۔ اب کوئی جاوے ہر سجاوے ایللی سچ ڈرون۔ لو پیامیرے نہ بھاو
کچھ بن تیرے نہیں بھگن بین دھرون۔ کہیں سردار لگاؤ مت پار پی ہر
بھرن پروں۔ سکھی ری بن پیا کیسی کر دن۔

۱۶۔ سکھی ری گک ہیرت درگ مارے۔ رات ونا چھن چھن جیہ بیاسل گنت گلن
کے تارے۔ یہ تینا درشن کے پیاسے نو سروج رتنا مارے کچھ کھنچ مرگ
مین لجاوے جن سبے اُجیارے۔ کہیں سردار ادھک
جیسے رچے آؤ پران پیارے۔ سکھی ری گک ہیرت درگ
مارے۔

۱۷۔ سکھی ری مین تر سون بن پیا۔ پران نا تھر پردیس سدھ مارے برہ

جلاوت جیائیں سکھی کوئی سنگارنا بجاوت جون مند رہن دیا۔ سکل لوگ یوہار
چھوڑ کے مالدار الیا کہیں سردار پایا کے کارن بن جو گن تن گیا سکھی
بن ترسون بن پایا۔

۱۸۔ سکھی ری بن پایا بکل پری۔ اپنا جالے سوت رنگ۔ راپے ہمری سندھ بھری
ہم کاندن ستاوتے فٹش دن چمن چمن ٹھری ٹھری۔ جو بن ختی ایسے تھر ہونا حق
پریت کری۔ ترس ترس میں رہت کیج پر روے روے
نوبھری سردار بن تاجاوت تیرے بناہری سکھی ری بن پایا
بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے بن۔ مگر مگر چمن پل سوہ نہ بجاوتے پریت نہیں
دل چمن۔ ایک تو سکھی برہی ماری دو بے ستاوت میں۔ جب سے کوکل تچ گوبشیا کو
نگینو کچھ بن کہیں سردار شام بن دیکھے ٹٹ نہیں دن رین۔ درس بن
ترس رہے بن۔

۲۰۔ ودیسا ہمارو بھا تو کہیں رے مک ہیرٹ جیہ سیرا بکل ہر ترست جون پایا
آے نہیں رے۔ تاجاوت سکھی کون دیش ہوان بن میں تو تھاسی رے
میری تھانہ بن جانی پیارے۔ شامے کو ایسی ناہی رے کہیں سردار
لو تم پیارے نا میں چل آؤں دین رے۔ ودیسا ہمارو بھسا تو
کہیں رے۔

۲۱۔ بہاری توری بسیا بچی بنان۔ شروتن شبد سنو میری آئی آٹھی ہوک تمان۔
جاسے لون گو پال لال کون یاہی ہوت متان۔ شام سبیل تن کٹ پٹ سوہو
جیون داس گن مان کہیں سردار جوگ کی مڑی باج اٹھت چمن مان۔
بہاری توری بسیا بچی بنان۔

۲۲۔ بھینی بھینی رات کا غائبیا بجائی رہے۔ ادمر مڑھو من جیہ مان سائی رہے۔
جب سے بھنگ پڑی کانن تب سے شام بیو نینن مین۔ رام پتا بگھوری ٹھگوری
اچھا میری سچیا پندیا نہ آئی رہے۔

۲۳۔ کہے کر موی کہہ لینی کلائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کلائی رہے۔
چھپٹ موری آگ سون پٹ گیار کر کرکٹ چولیا مسکائی رہے۔

۲۴۔ موری چھین ٹھکیا ٹھکی۔ دیکھو دیکھو ری ٹھکی ایسہ چتر کا غور دھکائی تاجن نے کر
جھٹکی مین جنا جل بھرن جات تھی لٹا شام ٹھکی۔ بار بار موی پکر کھا دھانت
۱۰۔ ہٹکی۔ پٹ چھپٹ موری چولی مسکائی مینن کسٹ کسٹ کسٹ کسٹ
کھٹکی۔

۲۵۔ لال موری سرک چڑھا رہے۔ دن سوہن پایا جھگڑو جن کر ما پو پیٹ پٹ سے تم ہو
شام بھان شردن اب مین کیا رہے کر دن رہے۔ چتر بچ پر بھو گرد مرن لال کو
ات کے بارہو سینہ۔

۲۶۔ ایسے ٹھہر شام کبری کے بچے سوتن کے پل سے۔ مندرجی کے لال کر گئے
حبال برک بھان ستان سن بھال اب دین کھ پاتی گو پال پیا رہے بھان
چھائے ہے۔ کر پریت لگاے ریچائے شام دلی برہا اگن تینن لگاے
اب سوچ سمجھی مین سائے تم بن کیسے پان رہے۔ کر کیل کھن مین لاک
لاک رس تیان کھی ٹوس ٹوس اب سوچ سمجھی مین سائے۔ تینن
سے غیر بچے۔

۲۷۔ سکھی ری کمان گئے بخواری۔ ٹھری مند لال درشن بن تھرے تھپت
راوہا پیاری۔ بیگ آئے سدھ لیجے سوامی مرے نہیں مار کٹا ری۔
تھپتھپ بیا کل نٹن واسر ڈھو ڈھو تھپتھپ بھاری۔ دیکھ پھرین تھپتھپ

برندابن ناچن ملے گردھاری۔ بیاگل جیون ملے چن پھر یا سوتی گت بھی ہاری۔
حافظ پایا دیکھو موہ بیاگل لوگ بجا رہے تارے۔

۲۸۔ بیان ناچر دھوری ترک کلائی رہے۔ کرکڑت دھوری چوریان سکائی رہے۔
مومن بچ دھوری اکیو نہ مائی۔ حیدر پیاکی مین دیت ڈولائی رہے۔ بیان ٹکڑو
دھوری ترک کلائی رہے۔

۲۹۔ ڈگر چلتے ہوئے کئی رارو دھوپن مین نا جاوئی۔ بپٹ جھپٹ ٹٹلی دھوری پکڑی
سکری چوڑو دھوری چلے لیا سے مین تو گئی بار۔ دو دھوپن مین نا جاوئی۔
ڈگر چلتے۔

۳۰۔ سکری ری آن بن چرت نہیں چین۔ اُجھک اُجھک گزرت ساری رین۔
شرطن تھ چاہت منہ بیٹھے بین درس بن ترس رہے سورے نین۔
بھولت نہیں پیارے ہماری سین۔ برہ پست مون کشت دن رین۔
سکری ری آن بن۔

۳۱۔ پیارے ستیان چاڑو دھوری پیاکی بیتی کرت ہون پاتون پڑت ہون بار بار
سمجھاؤں ٹھک ٹھک دھوری پالے بلے جاگے ساس جھینان۔ پیارے
ستیان چاڑو دھوری بیان۔

۳۲۔ پیاکیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سون گر چائے ہکا دین جھولائی حافظ
پیا سون جاے کہو کو دکا ہے کرت نظرائی۔ پیاکیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جس پہ ذرا گھماے چمن دیکھی سیام برن اک کانیا۔ ہون جس پہ ذرا
گھماے چمن۔ عارض چن فریب ماہ فلک ملے جھوم رہی جیسے ناگنیا۔ وہ ابر
سی دندان کی چمک من بچ دے جیسے دامینا۔ ہون جس پہ ذرا گھماے
چمن کیسوں بھنساے طائر دل منہل مرگ نینی باتیا فرحت وہ ادھر قمر و بلا

من سوہ لیت سکھ دھاینا۔ ہون جبہ فدا۔

۳۳۔ پن ٹھٹ پر موری گاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ جب
نیرجہن گھرنے کسی اک کاگ بول گیا گاگریا۔ دہنی دھجا رٹا رگیا باہن کرھینک
جھاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ سوزے سنگ کی
سکین سب کس گینن جو سب گن پوری اگریا۔ سوہ جان اکیلی چھینک یوسر
بانرے پڑھی باگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ موری
ایج برج ایکو نہیں مانت بست کون دھون ناگریا۔ سن اٹھت کر دودھن تھر
تھرات یک پڑت سدھ نہیں ڈاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر
موری گاگریا۔

۳۴۔ تھارے گھوگر دالے بال۔ ات بھو نرے کالے کالے لٹ ناگن سی جال۔
تھارے گھوگر دالے بال۔ قدر پار پیم کی جھانسی من موہنا کا جال۔ تھارے
گھوگر دالے بال۔

۳۵۔ ان جو راجوری موری بیان مردوری رے۔ بر جوری کر پکرت پیہ پھتیاں چھوت
جو راجوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری چڑیاں کرک گینن اگیا مسک گئی ایسی کوئی
کرت ٹھٹھوری۔ لاج مرون کچھ بن نہیں آوے مورا جیا ڈر پاوے عالم دن
کی میں تھوری۔

۳۶۔ مورا چا تر شیاہ سون من اٹکا۔ بتاؤ گتیاں کوئی جادو لٹکا۔ مورا چا تر شیاہ
من اٹکا۔ سلطان پایا بن چین شادوے مورا من رہت ہو بھکا بھکا۔ مورا
چا تر شیاہ سون۔

۳۷۔ کج سنو لیا لیا بجائی رے۔ شمن دھن تان پران سنک پائی رے۔ آج سنو لیا
مڑ لیا بجائی رے۔ ڈرم درم درم درم درم گت باجے چھب چا ج

من بجاوئی۔ چمک چمک پک چمک۔ دھڑے اٹھتی تاٹھتی کرت کنھائی۔ سنو لیا
مڑلایا بجائی رہے۔ مین درس لین پر سپر ہنس ہنس من بس کین رہے۔ فرحت
شیام سے گھٹیان کرے۔ چھتیاں چھوت رس تبیان سنائی رہے۔ سنو لیا
مڑلایا بجائی رہے۔

۳۹۔ سنو لیا توری باری مین نا جیون رہے۔ سنو لیا توری باری۔ اس باری مین
کیا کیا بویا عشق محبت باری رہے۔ مین نا جیون رہے۔ سنو لیا توری باری
مین نا جیون رہے۔

۴۰۔ قدر پیا آئے نہ بھیا دور۔ رہے کون سون کی اور عکری رین سوہتے پلھت۔ بیتی
اٹنے مین جو رہے گویا دور۔ قدر پیا آئے نہ بھیا دور۔

۴۱۔ سنو لیا دے گویا گاری رہے گویاں کونے نلتے۔ سنو لیا دے گویا۔ ناہم کا ہو کے
گالوں بست مین نا سر بچ نا ساری رہے۔ گویاں کونے نالتے سنو لیا۔ ساں ساری
رانی مسرور رہے راجا مین برہن دکھاری رہے۔ گویاں کونے نالتے۔

۴۲۔ ترچھی جنون مینم پیار رہے من بڑا نامور رہے۔ ترچھی جنون۔ اپنے پیا پر تن من
دارون جو دارون سو تھوڑا رہے۔ جاہ پیا چاہے جی سہاگن کیا سا نور کیا
گور رہے۔ ترچھی جنون مینم پیار رہے۔

۴۳۔ شیام کا سندھیا اودھو پائی تاٹھائی رہے۔ متھو آجار گئے گویا بسائی رہے۔
شیام کا سندھیا۔ گہری سے پریت کینھی راوہا بسر لائی رہے۔ شیام پاتی تو انیک
آئین باچی مین جانی رہے۔ گھونٹ گھٹ کی اونٹ پاتی چھاتی سے لگائی رہے۔
شیام کا سندھیا اودھو۔

۴۴۔ اے دی گویاں کیسے بھجوں پائی کدر کو مین۔ اوری گویاں کیسے بھجوں پائی۔ ایک
توسنی سچ تاگن دو بے کاری مین پاپن تیجے میرا بالا جیادس ڈس جاتی۔

کدر کوین۔ اے ری گویان کیے بھگین پانی۔ ایک تو آدمی رین اندھیری دو ہے سو ہے
برہانے گھیری نیچے مہیا کی دھن من نیند نہیں آتی۔ کدر کوین۔ اے ری گویان کیے
بھجون پانی۔

۴۵۔ اچے سیان چانڑو موری بیان۔ اچے سیان۔ فنی کرکھ ہون بہت تھلے پیاں باؤ
بار بھیان اچے سیان۔ تھنک تھنک موری پائل بلے جا کین سا بن جھنڈیان۔
اچے سیان۔

۴۶۔ چانڑو چانڑو رے شام موری بیان بن تو پرت تھاری پان۔ چانڑو چانڑو
رے سفیام موری بیان۔ تم چیل چیل کردھاری بھو رسیا جتر کھلا ری
میں تو اب نہٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔ چانڑو چانڑو رے شام۔
موری چلیا سگ گئی ساری ساری ڈنگ ڈنگ کڑواری کسان گن
پنسی دلی ماری ہی بار بار کھپستان۔ چانڑو چانڑو رے
شام۔

۴۷۔ چلی جھک جھک برجاری۔ رہی چوم چوم تھاری۔ چلی جھک جھک نینون
سے جاو ڈالا۔ سینون سے مار گئی بھالا۔ چتون بوندی کی کٹاری۔ چلی
جھک جھک یکین نخبم کرے سو ہے ہر واسرگا کرگا کر پر کر ڈل بولن
چلی پنہاری۔ چلی جھک جھک۔

۴۸۔ ناوان گاری دے گیو۔ ناوان گاری دے گیو۔ ناہن واسے بولی چالی ناکیو رے
گمان۔ سانو رے سے پیت لگا کے بھی بڑ نام۔ ناوان گاری دے گیو۔

۴۹۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاوون۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈھن ہا بڑا بن
ڈھونڈا ڈھونڈو پھری تند گاون۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈو پھری کو و ناہن
بتا رہن کن لے دہی ٹھانون۔ سنولیا کو۔ سوور شام سو ہے

آن ملا وہ جرن کے بل جاؤں۔ سنو لیا کو کو نے بن۔

۵۰۔ مری دمن دگر کون باجی رے۔ مری دمن دگر کون باجی رے۔ دمن دمن
کجن مین دیکو میری آئی خند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے۔ مری
دمن دگر۔ سبب شرن مین موہو ہر بیا کل ہو مین دمن سکے تار۔ اک
فکرم جن سون مری بے سند پیا مین تو سے باجی رے۔ مری دمن دگر کون
باجی رے۔

۵۱۔ بہت کٹھن ہو دگر ٹکٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی جانت ہو بٹکی۔ بہت کٹھن ہو
دگر ٹکٹ کی۔ گھر سے جنکسی پیا جرن کو کیسے مدد سے بھلاؤں ٹکی بہت
کٹھن ہو۔ بیر بھی پیا جانت ہوئی مین جان پرست کو تو اور سے اٹکی۔ بہت کٹھن
ہو۔ نظام الدین اولخاں سے مین ملن بسٹ مین لوج رکھو موہے گنو ٹکٹ کی۔
بہت کٹھن ہو دگر ٹکٹ کی۔

چوہا

۱۔ اودھو بچ چوڑ مراری گئے صورت بھول ہاری۔ ساؤن کھج نیلن بجائی۔
بھاؤن بھیاؤن راتی۔ کتو اے کیا کروں پجاری نہیں کٹھ بنا کر دھاری۔ گانگ
چندر چھب تارے۔ اگن اگے توارے۔ پوسے تن پیر پجاری تیج دیخی کجہاری
ماہو دن سر سالی۔ چاگن ہر فم بھلائی۔ چیت چوں اور نہاری۔ مین پھولن برہ
کی ماری۔ میا کھ بھان چائی۔ جیٹھ جن کوک سالی۔ ساڑھ گٹن پجاری سرفار
لے پیہ پیاری۔ اودھو بچ چوڑ مراری۔ گئے صورت بھول ہاری۔

۲۔ سکی چاوس پیری آیا۔ پیا موراجا دیشس چا یا۔ ہیست اسارہ کالاکا

گوری نے سٹھار سب ساجا۔ پن چوڑی سا رکھنا۔ کڑی بات دیکھتی انگٹا۔
 نیند میں دسے گیو پینا۔ جن سے کب ہوئے کا ملنا۔ جو گی ہوئے رم رہے
 مارا عشق کا بان سیلی دھاگا ڈارنگے میں پیٹ ڈرا خطبان۔ جن میلا جوں نا آیا
 گھٹا سون گھرائی۔ محل پر بادری چائی۔ گنگ کوئل نے چائی۔ چپا
 دیت ڈھائی۔ رین میری ساری گولائی۔ گروے کر کے کا پڑے لین
 کنگیری ہاتھ۔ پی اپنے کو ڈھونڈ من کسی مستند آدمی رات۔ جن میرا
 اجون نا آیا۔ شور وادڑ نے اچائی۔ بیگہ دھین کو دہائی۔ مینا بھا دون کا
 بھاری۔ پاپن تڑپت ہر داری۔ کہ ہم سے برہن دکھاری۔ نین سے جوا
 نیر جاری۔ اڑو نہ کا گا جاو دھن کا اتنا تم کہ آو۔ سانجھ کھکے ڈون پرانا
 پایا پاس لیاو۔ جن میلا جوں نا آیا۔ مینا اسوج من بھا دے۔ گوری
 کا سا بن گھراوے۔ سچ پٹنگون پر بھلا دے۔ جن میرے اس بھلا دے۔
 بھڑے سا بن جو لین بگے۔ تن کی آگ۔ سکمی ری پیسٹم آتے پورن
 اپنے بھاگ۔

۳۔ ہاری صورت بھرائی گبری سے پریت لگائی کاکک چندرا بھاری۔ انگن
 یہ عرض ہاری۔ پسے میں لین کھائی تن کی تجا سب جائی۔ ماسے من کو
 بھا دن۔ بھاگن دن ستا دیں۔ چتے چھولی بھولائی۔ مدھ کراو ڈھوڑ چائی۔
 بیسا کہ سکمی برج سو ڈھنڈ برہ ڈک ڈو تو۔ اساتھ سے آس لگائی کب مل پن
 پن جد ورائی۔ سادن سکمی لگن بھاری۔ بھا دن میں سچ سنواری سحر فاکرین
 من لائی۔ کواٹھن پر بھوائی۔

۴۔ سکمی برکھا بھرائی۔ پیالے صورت بھولائی۔ اساتھ میں گھیرن گھلا کاری۔
 چٹا جوں کلین تر داری۔ اندھیری رین ڈور داوے۔ پاپن نیند نا آوے

وہا۔ جب سے پی بھڑن بھیجی نہ دیکھے نین نش دن سوچ رہا ہوں ناچن
دل کو چین۔ خراب ملک نہیں پائی۔ سکی برکھا بھرائی۔ ماہ سا دن نہیں بھاوے
ابر چون دشت تے مگر توے۔ ملک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے برکھا کی جاری
وہا۔ محن کر جھٹ چکھت چسپل برکھت بکھا جوہر۔ برہم تھاتن سون اٹھے
سٹن سورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ سبون بھاو دن پڑا سونا۔ پیابن
مجر کو دکھ دونا۔ پیہ پائی کا نام لیتا رات دن سونے تا دیتا۔

وہا۔ ارے پیہا باورے مسٹے نی کا نام۔ اڑ جا تو اس دیش سے یہاں
تیرا کیا کام۔ ہین کا ہے کو تر سائی۔ سکی برکھا بھرائی۔ کنوار میں کر کے ہر پیایے
دس دس برہن کے دکھ مارے۔ لے پیتم بھاو دل شاد۔ مکان اجڑا ہوا آباد۔
وہا۔ پی بھپے بھجا کے لے پوری نالی آس۔ چون پیہا سا جل پائیے
سب بھجات پیاس۔ یہ تر پت چوہا سا گائی۔ سکی برکھا
بھرائی۔

۵۔ گئے پیہا برکھا ان سورنہ بھڑ۔ آگ لائی تن میں کک رہے سور۔ مینا
اساڑہ کا آیا۔ ہین پیتم نے تر سایا۔ ودیشی آپ جا چھایا۔ کسی سورن نے
لہا یا سکی میں دیکھوں کس کی اور۔ آگ لائی تن میں کک رہے سور۔ مینا
ساڈن کا بھائی۔ ہوا چلے سن سن تہڑائی۔ گھٹا چو دشت نے گھیر آئی۔ اندر
نے جھارا چائی۔ کیا جوہن نے اب ہر جوہر۔ آگ لائی تن میں کک رہے
سور۔ مینا بھاو دن کا بھاری۔ رہن چوٹی ہوا اندھیری۔ بھبہ کا لگا
تیرکاری۔ جان آس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن میں شور۔ آگ
لائی تن میں کک رہے سور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلیجہ لیون ہا جوہر
تھام۔ چھڑاوے آس سے میرا رام۔ کروں میں کا کے سنگ بسرام

مکھ گاتے جوڑکا تو لا لگ لگی تن میں کھک رہے سور۔
 ۶۔ سکھی آج جو اس رہے نہ چھاتی۔ گوجب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔
 گے ماہ اسارہ کھنکھن چھاتی۔ بجلی چکے جوں اور جیا ڈر پاتی۔ سکھی ایسے
 نظر کو را در دنائی۔ لہل سے دیا اتار صورت بسرائی۔ کش دن تا کوں
 میں راہ رونا چھاتی۔ گوجب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔ سادون میں سکھی
 نہ بن ہمارا آیا۔ سنا جان کس سوتن نے دہن لمبا یا۔ سر پر میرے تیو ہا ر
 سینون آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے فلم کمان چھایا۔ سب سکھی خوشی اور
 عیش میں سادون کھاتی۔ گوجب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔ بجا دون میں
 برشا نیر پیرتن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دونا نا جاے سنبھاری۔ کتے زہری
 راہ ہوا جی ماری۔ سن سن پھیا کی میں میں جل جاری۔ جو چتا پیا معلوم
 بانہ کہ لاتی۔ گوجب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔ کنوار میں کنت آئے
 درشن موندہ دینا۔ جو گے بھرمین تر پیر ہر لکھا۔ بھر کے سوچوں
 کا تھار پھا در کینا۔ زہت من من دھن دار اسی پر دینا۔ لپ لپ کو کھنٹ
 لکے جستی من بھائی۔ گوجب سے پیا پر دیس لکھی
 نا پاتی۔

بارہ ماہ سا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آئے ہیں مراری۔ چیتا س کیسے جیلا گے دل چند راجیاری
 ایک ایک چمن پل جگ نیے کا نصیر ہاری۔ بیٹھ رہے صورت ہاری

اودھو جی کب آئے ہیں مزاری۔ تیساکہ دسھاسون وارن بھی سب کیوں یہ سنھاری
 شیتل مند سو گندھ پون بھی پھل رہی پھلوا ری۔ کرے پھیا نھا زاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مزاری۔ جیٹھو جگ تباوت ہکا بھو کھن بسن اتاری آگک بھوت
 گکے مرگ سبلی کان کنڈل ڈواری۔ پتے ٹیج آگن سواری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مزاری۔ آساڑھیکہ چوں دھن دھا دین لے واسن تر واری۔ ایسے
 کھو رہا نہیں لادین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ آگن برہن جاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مزاری۔ ساون گھر گھر کھٹے ہیں ہنڈولہ پیرے کشم رنگ ساری۔
 کر سہو ہو سنگھاراگ سون جھولین بے برج ناری۔ کیسے آو آند بھاری۔ اودھو
 جی کب آئے ہیں مزاری۔ تبا دون رین بھیا دن بھی سرس بھی اندھاری ڈاڈر
 مور بھا جو ولین۔ کل دھڑت ڈاڑی۔ آٹھین تن سے چکاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مزاری کیو آراس کچانے چندن جادو کراس ڈاڑی۔ روپ سروپ کہان
 اوبرون کو برکی لہاری۔ تاہ کھ سوہے مزاری۔ اودھو جی کاتک ماس جب
 لکے کھی ری دیک بے دواڑی۔ ہری دواڑی لگی کو بری نے برج
 سون بڑی اندھاری۔ موسے دھان کچ بھاری۔ اودھو جی۔ آگن اس سلیم
 گھر ناہن جو ہم جنتی آگاری۔ کونٹ پکڑکے سنگ جاتین اب پھٹا پھاری۔
 بھول گئین بے ہو خیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پڑی سچ پلوٹن منوین
 اودھو ماری بایک تو جاڑا جو رگستہ دوہے برہ کی جاری۔ سبجے ہر گسرت لہاری
 اودھو جی کب آئے ہیں مزاری۔ ماہ آس سنگ آٹھے آگک جگت بھین سناری
 رت نسبت کو آگم خایو سونی سچ بھاری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مزاری۔ پچاگن پھیکو پیاہن لگے دینہ بھی سبکاری۔ دھن دھن سچ سچ
 تم کا پون ٹھن لہاری۔ سر جھن چاڑیو ہاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مزاری

۲۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساؤن سم رہے سب بچی
 جگر کل آن دھری۔ تیس گنا ناپن نار آپنے تم کیسے سندھو بسی۔ اودھو
 نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بھا دون تال نری ٹرائی
 بہ بہ چند دھری۔ دادو سور چکور مہیا برہ مشہد سگری۔ اودھو نہ اچھ
 پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گستا آوے جو گلن سون
 پتوںے کانس مہری۔ پردیشی سب کے مہر آئے ہجری ٹھور ہری۔ اودھو
 نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کالک چندر پرکاس کیوہر
 بریت چکور کری۔ جتوت رہت درشت دہی سن گردن گھوم بری۔ اودھو نہ
 اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ انکھن آس ملی انکھن سون۔
 نینن نیر جہری۔ ہر کے نیمہ شج سگری ہن بوڑ بوڑ آچھری۔ اودھو نہ اچھ
 پوس پوس ہیوت چولن دش دیکھت سج ڈری۔ رین بھی موہ کاری تاگن
 تلچہ تلچہ گڈری۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 ماہ بسنت بہار سکھی ری مان مگر گھر جہری۔ پیرے چول پیردن مورالائی
 سوت جہری۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 بھانگن لال پھار پڑے ری کچ کچ کئی تن جہری۔ چڑھت سندو جو رنگ کرشن بن
 کھن رنگ سانوری۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 پیٹھ ماس پتوںے بن یسودھ صاحب گنج من ری۔ ہر دے بسی سانوری سورت
 جت نے ناٹری۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
 بیساگہ گہست گن سون مہب دینہ جری۔ بلکہ گستا برکھان نندلی مہیے
 سوت کبھی۔ اودھو نہ اچھ پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ جیٹو
 ماس رب پت میں ہی ساگر نیر پری۔ باوہا نیر نیر سوہرے ہی سن رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 آسارہ اگم چڑھ چڑھ نہہ دھادین دھوڑ مست آڑ پھری۔ اُن کی آس رہی
 جیون کی آس ہیں پھیر پھری۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے
 جوگ کری۔

۳۔ اودھو بتھایہ ہاری ہر سون کیو کر جوری۔ آسارہ میگہ نہہ دھادین مردانک
 بھرا دین۔ جھینگر بولت جھنگارے رہا ادھک سونہ جاری۔ اودھو بتھایہ
 ہاری ہر سون کیو کر جوری۔ ساون سکھی ری لاگین سہا دن اجون نہ آسے
 من بجا دن۔ پیرے کسم رنگ ساری تن ماحورے اُٹھت دھاری۔
 اودھو بتھایہ ہاری ہر سون کیو کر جوری۔ بجا دن سکھی ری بھی لیے
 حالادھر جوگ لیو کرالا۔ بیٹھی سادھ سنواری نین کے سونڈواری۔ اودھو
 بتھایہ ہاری ہر سون کیو کر جوری۔ کھار سکھی کرم کو لیکھو ہر گھمان اب دیکھون
 پرکھا بکھت بھی ساری اجون نا آسے گردھاری۔ اودھو بتھایہ ہاری۔
 کاک سکھی ری شکل سا بے مردنگ جھانچ ڈھپ بابے۔ گھر بدھن کر سب بابی
 منن کرین زناری۔ اودھو بتھایہ ہاری ہر سون کیو کر جوری اگھن سکھی ری
 آہر چوسے کے کرکل پتر کا لیکے۔ چورے نے حال گھوری سری کرشن کو بھوی
 اودھو بتھایہ ہاری ہر سون کیو کر جوری۔ پوس پری جبال بیال بنانڈ لال
 سونی سچ گے بھاری ڈسے جات ناگن کاری۔ اودھو بتھایہ ہاری ہر سون کیو
 کر جوری۔ ناتمام۔

۴۔ گے سب سے سکھی پریم خبرا کی نہ پائی ہو۔ دووہ۔ چیت پانک رٹ ہیں
 سوانت بونڈ کے ہیٹ۔ دیسے پیو پیو مین رٹون اور خبر تالیسٹ گے چیت
 چوں دش مین گھٹا پھولوں کی چھائی ہو۔ لیے رس جوڑ ستوار سے

چہ تھوڑوں پر لجائی ہو۔ دوہا۔ میاں کہ رہ بارہو سکی جو بن صہرت نہ دھیر۔
 جو سوہن لے سکی کتنی تن کی پیر کے میلا کہ جب سے تھاتن کی نہ جانی ہو
 میں ہیروں باط پیارے کی انگٹوں چمن چمن کو آئی ہو۔ دوہا۔ جینہ ماس
 لگے سکی کیجے کون آپا ہے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا چوخی آے۔
 جینہ لگے سکی جب سے کروں میں آپائی ہو۔ پتھر رب جو رہے سر پر
 یہ انگ سیدو کھائی ہو دوہا۔ اسارم ماس لگے سکی آئے نابرج راج
 موہ لیکے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج۔ لگے اسارم میں سخی رنگ برکھا جانی ہو
 پیما سور بن بولیں کو کہ ہکو مٹائی ہو۔ دوہا۔ سادوں میں سکی آس کرکچ
 ہندول بنائے۔ نوسٹ ساج سنگار پتہ پیو مارگ درگ لائے گے ساٹن
 بے کیماں ہاتھ مندی رچائی ہو۔ کسم رنگ اورم سرساری ہندو لاجل گائی
 ہو۔ دوہا۔ بھادوں میں کہ کے کٹا چڑھیں اٹا ہر کھاے۔ ہک ہیرت
 درگ حکمت بچے آئے جدو راے گے بھادوں میں نہ بیان نہ تھی بار جانی
 ہو۔ میرے پیارے کو بس کر کے موت کبری بھولائی ہو۔ دوہا۔ کنوار کا نس
 چھوڑے سکی برکھا گئی بڑھالے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون آپا ہے۔
 کنوار لگے سکی جب سے سر دھون اور چائی ہو۔ اکیلی سچ پر تر سون
 جگر میرے سائی ہو۔ دوہا۔ کاکہ شش پوجت بھین کرانہ سنگار۔ کنک
 تھار کر مون یو دھر تھوڑوں کے ہار گے کاکہ بے کیماں ساج دینا جلائی
 ہو۔ کریں کوجاگور دھن کی جالے جنانائی ہو۔ دوہا۔ اگن اودھو جی لے
 پائی دینی آے۔ جوگ لیجے سو کے دینو کل تباے۔ گے اگن لے اودھو تھو
 سکری سنائی ہو۔ لاؤ شام پیارے کو کر دول کی صفائی ہو۔ دوہا۔ پوس پون
 دولت سکی ہسکت میرنگ۔ ہرن سونی سچ ہو نہیں بھادے کچ رنگ

پس پل بل برہ دونوں دن کی سین دعائی ہو۔ بیت رنگ و بجا بھرائے سرسرت
کی ادائی ہو۔ دو ہا۔ ماہ ماس پھولے لٹا آو پر گٹ بستت فیتہ نہارت میں
تھکی اجون نہ آئے کنت۔ گے ہن ماہ امب بورے پھسہر برہا تو آئی
ہو۔ دن کے بان چھوٹے لگی جنگی آڑائی ہو۔ دو ہا۔ بھاگن میں سب
نارنگا دوت بھرے آسنگ۔ چوہا چندن ارگجا چڑکت کیسر رنگ۔ گے
بھاگن لے پیارے بھاسکری سٹائی ہو۔ کین سر دوار ہست کر کے
پرہ اپنے سٹائی ہو۔

۵۔ بابن آئے برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساطر
ہی گھنچائی کالی کالی۔ پایہ دیس عربا لی محل میں پڑی سچ خالی۔ دو ہا۔
آکر گڑ آدن گے گھن گھن چوں اور۔ دادر ہنس چکور کو کلا سور چاوت شون
جھک چھ لگا برستے تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ ستر قوع جب سے
سکھی سادون گے پایہ دیسی آون۔ خناہم سے ہون بھاون دست سے
چھڑائے داسن۔ دو ہا۔ گھر گھر میں جھلین سکھیں کرین تیج تو ہار۔ دیکھے ہی
داسن سی کاسن کر سور سنگار۔ دن میں ہن کسی اچیر ہی میں ترس نہ آئے
تیر۔ سکھی بھاوون میں چشم نم کی لگی ہر گڑی جھڑی غم کی۔ خطا کیا ہرم کی
ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دو ہا۔ ترساوے آئے نہیں کر سون ہون
پریت۔ رخصت بھاوون ہو اپا پان جوے نہان کی ریت۔ میرا غم گیا
گیجا چیر ہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھی اسوچ بگل بھاسن کرے بھش
کمال کاسن۔ گھن گرجے دے داسن کھ کیے غم کی جاسن۔ دو ہا۔ ہاوس
میں پانی نہیں پر دیسی کی بات۔ سن کی سن میں رہی پلنگ پرنا سوئی
برسات۔ میرا اس غم سے دل دگیر رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ تہے کاک

دو دیش بیا قفس میں ڈال گئے حیا۔ حرم والی میں بیاہ کیا چھوڑ کیون بقیہ ورنہ دو دیا
جب غضب دل پر سکھی دیا صتم نے داغ بگر گھر میں جو رہی دیواری۔ روشن
ہوے چراغ۔ کری ہے ہنسنے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔
لگا لگ سر میں نے جانا کو میں پیا اپنا من ملنا۔ ارے قاصد دوش جانا میرے
ہرم کو بھاؤ۔ دو دیا۔ لگا میں بیا ہی گئی رہی جوانی چھائے۔ اُنکا جو بن
جات پیسہ بے پھر کا کر جو آئے۔ بدن پہر جو بن کی بھیسر۔
رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس تیم کی یاد آئی پٹے ہر دم غم سے چھائی۔
نہ بھی کہ ہیں باقی مصیبت سی نہیں جاتی۔ دو دیا من میں تن بھین ات پت
سی نا جائے۔ ہر کو کو ایسا پتر سکھی رہی پیا ملا دے آئے۔ دیکھا دے
ہرم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ آگ میں رت بھنت آدھ
پیا بن ہیں نہیں بھاؤے۔ کوئی مالین کو بھاؤے۔ نہ میرے گھر بھنت آدھ۔ دو دیا
نہا کت کاسن کے کہ بھو کمن اٹکار۔ چلو سکھی جرم میں پیا بن چڑھ پلاس کی
ڈار۔ بدن تن تنگ مار میں تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا چھا گئی لی
ہولی۔ اڑے بھر بھر گلال جھولی۔ عطر جو پیا چندن روئی و بجن کے بدن میں
گولی۔ دو دیا بخت تال مردنگ ڈوب ڈوب سنار منہ جگ۔ رتن جڑت
کجن بچکا رہی بھر بھر مارت آگ۔ فتنہ برست اڑت عبیر۔ رہی میں ترس
نہ آئے تیر۔ جیت میں کر جو گن کا بھیش سکھی میں دلی پیا کے دیش۔ میں
کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈگر میں شاہی کھلے کیش۔ دو دیا ہادہ باٹ جانے
نہیں چلت مسافر پاسے۔ سب سے پوچھے خبر پیا کی کل ل پنا ہے
کرون میں سو دل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بیا کہ
ماس آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پتنگ ڈوری سے کھنچو ایا غرض چھو دھکا بھرا یا

دو ماہ کرنگھار سولہ سکی کھڑی پیاکے ساتھ۔ کیا بیخِ رخصت ہم نے ڈار گئے ہیں ہاتھ
ہاری مکی آج تقدیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیرے چٹھہ حاصل مراد ایجاد خدا نے
کیا پتنگ آباد۔ کروں حق سے ہر دم فریاد سبھی وہ شہر فرخ آباد دو ماہ۔ کوچہ کلاں
پوٹس تو نا پاس۔ لیکر راج فرزند چند ہم پورن بارہ ماہ۔ کری بندش کنیش
گنجیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔

۴۔ شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شام سندر چٹھہ بیت
دن رین آسٹارہ میں گج گھر مرہیں ساون گڑے ہندول کرشن کبری سنگ
جھل ہے۔ شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بجا دون
برست لیکر کنوار بن مورہ اکو کہ ہے کاکت نزل چند گین پرتارے چھک ہے
شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکشن اگر اندیش پوش
ماہرت رہن ہر کے گئے گر نہاے کرشن کی پانی نہیں پانی۔ شام سندر راجان اورت
کمال چیت بن بیو بھول ہے۔ شام کرشن بیٹیا کے بیان آن گئی۔ شام سندر۔

۵۔	ساون بنا کردھاری سونی ہر سچ اٹا ری
ساون میں سب ساوری جھولت چیک سنگ	ہمرو تو نند لال بن جود جات سب سنگ
بجا دون بھون نہ بجاوے نت رین ہر تاتے	
بجا دون میں سچ بن کنت بن کرا گتا نہ سات	جیسے ماہی شہد کی کرمل مل پچھتا
کنوار کنول جل بھوے۔ کبر دیش دیشی بھوے	
کنوار ماس ہون سب کنول رہت میں جل بھوے	ہمرو تو نند لال بن اٹھی کر بنے شول
کاکھ ادھک ڈکھ پانی۔ ان بن کچ نہ سہائی	
کاکھ پیاسے کرشن جی کیل کرین چھون اور	ہمرو تو بن شام کے بھو جات ہی بھور
اکھن ٹرن لاگو سیتا۔ اچون ناظر آئے بیتا	

لکھن بن شام کے روضہ مدون ہر رات	سندھ آئے چھاتی پٹے پانی گھی نہ جات
پوس پیا جو نہ ای بن - جوت آئین نہ پے بن	
پوس ڈکھ کا سون کون موسون کو بجاے	اُن بن کو ڈاے سکھی ناچن ذیفہ دیکھاے
ماہے جبک پنج جنیا - تین بجا دن رستا	
ماہ ماس بن ای سکھی مری جات بن پو	جیسے کمال لوبار کی سانس لے بن جیو
پچا گن بجاک سب جیلین - جیو کلال رنگ بیلین	
پچا گن سون پو پنج ہر بن کیسے گنگ	ہمرو تو یہ سوخ مین سوکھ گو سب انگ
مات جیت مکمل بن پو لے کیسے پیش بجا بن پو لے	
چیت ماس سون پو ل سب ہر سکھی دی پو ل	ہمرو تو نندال ہر رو پو پچ سون بھول
بیساکہ ساکھ کیا پو کی - جاتی نہ تھا مورے جو کی	
بیساکہ ماس کی شمی خبرا جون نہ آئے شام	ساکھ گئی موہ شام بن نیک نہیں آرام
جیتھو بن تن تن جاری - لکھن پچ مکمل جات اٹاری	
جیتھو بن پوری ای سکھی جاہے دیس ہر دینہ	پو مکھ مین اردہم جرن ایو ہو دھ سینہ
ماہ اسار دھ جب لاگہ - پردیسی دلش کو بجا کا	
اسار دھ ماس سون ای سکھی پو نہیں آئے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت بچے جم نہیں
لوند سون نصرت آئے - ڈکھ سے بسر آئے	
لوند ماس سون آئے گنگنت لوند آئے	تن کے ڈکھ سونے ہرے دیکھ کو دین آئے

راگ متفرق

۱ - چھائے پیا پردیس سکھی اب جون جورتا دھ ہر جب سے گئے سوری سندھو

نہیں ہی برا دکھ اچھا دے ہو۔ نروئی ولی اب کیسے کروں سو نش دن کون تلچاوت
ہو نکھ نہیں مگر کیسے لون اب دیر نہیں جیہ لادے ہو۔ اولم لگ جاؤ گلے نہیں
برہن پران بھاوت ہو۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سون گرہ چاہے سگری رین
گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کہو تم ایسی کرت نخرائی۔ شام تم کیسے
پریت لگائی۔

۳۔ بتاؤ سخی کون گلی گئے شام۔ نش دن سوہ کا تلچت بیٹے پسر گئے سب کام
گوگل ڈھونڈھا برز ابن ڈھونڈھا ستر این چو گئی شام۔

۴۔ بابل سورانیہ چھٹا جاے۔ جب ٹولیا دروز روپ آئی اپنا بکاتا چھوٹا جاے اگنا
تو پرست بیہودہ مری بھی رویش لے بابل مگر آ پنا جاے پیا کے دیش۔ بابل ہورا
نیر چھٹا جاے۔

۵۔ سنہ لیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤں۔ گوگل ڈھونڈھا برز ابن ڈھونڈھا
ڈھونڈھری ننگا لون سنو لیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤں۔ سور شام
سوہ آن ملا وہ چسہ ن کے بل جاؤں۔ سنو لیا کو کونے بن
ڈھونڈھن جاؤں۔

۶۔ ان بن بل چھن پرست نہیں میں۔ مونہ تلچو تلچو مٹی ساری رین۔ نہیں آئے
شام رہے کونے دھام کہیہ کی سج دھون کنھی سین۔ سورے تن کی تھاتھ
سجی مک ہیر ہر خاک لے نہیں۔ کچھ کسٹ بست نہیں موسون قظامی جو کچھ
ہر کر گئے سین۔ ان بن بل چھن پرست نہیں میں۔

۷۔ بن آئے گوپی ناتھ بیہو لائی۔ پر جو مگر گرجست پرت سکھن کی ناری جنگل کی
بولی بے بھرت جھوری میں۔ کچھ میں کرت پکار دھسہ بولی میں۔

کوئی پری ہوے یا راسی ٹولی میں۔ ہم تجا کرین سب دور ایک گونی میں
 یہ سکے آئین نکس برج کی ناری۔ مدد نہیں گواہین پید بید کر ٹری۔ کوئی پری سکھی
 بیار بھانے گھیری۔ ہو ساس نند کر نہیں دو اگر میری۔ مجتہد گئے ملن کو پال
 پری برجی۔ جوری سے گولی دلی گئی بیاری۔ برنڈا بن میں برج بال
 ڈسکا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مار بغض دکھلائی۔ ہو روگ دو کو کچھ نہیں دیکھائی
 سری گری سے اٹھو جی گھرائی۔ سوہن برج بال کو پال سوہنی ڈاری۔
 بن آئے گونی تاجھ بید بخاری۔

۸۔ برکھان نندنی بار بار گھونگھٹ رووت دھار دھار۔ ہر ماگ لگی تن جرت
 سوز تلخ پھر ہو ہوت بھر کیے کے سکھی تذکثر میں تو ڈھونڈ پھری انجمن ہار
 ہار۔ حافظ ہے پرت نہیں چین لگ میر میر تھک رہے میں کون اور
 جاے۔ ان کنھی سین کا سون کون سو پکار پکار۔

۹۔ کسک کسک کیسی چلت چال۔ توری سا فوری صورت گھونگھٹ دھار۔ کسک
 کسک کیسی چلت چال۔ میندی بجال میں بچ کا جرت گھرا ج گوری چین
 سبھال۔ کسک کسک کیسی چلت چال۔

۱۰۔ سوراچا ترشیام سون من اٹکا۔ بتاؤ سکھی کو ڈھونڈا۔ سلطان
 پیابن چین نہ آوے سورا من رہتا ہی جھٹکا جھٹکا۔ سوراچا ترشیام
 سے من اٹکا۔

۱۱۔ پیا پیارے اتنی عرض سوری مان۔ گرے لاگن کی بھی ارمان۔ سورا من
 ستان ہنسہ بولت ہیں ہے کرت گمان۔ پیا پیارے اتنی عرض سوری
 مان۔ دیا کرشن کر جوئے کسک ہیں سدا کرمان گمان۔ پیا پیارے عرض
 سوری مان۔

۱۲۔ جو بنوا بارے سے تج دین۔ بیاہ کیو گونا نہیں لینھو کون غلام ہم نہیں۔ جو بنوا بارے سے تج دین۔ مات چنا سب ہی مل تیا گو سنگ نہ ایکو لین۔ جو بنوا بارے سے تج دین۔ خلیل پتا تم ردوت ناحق ہوے ہی جو بد خدا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تج دین۔

۱۳۔ مرد مانی کو لیا ڈار ڈار۔ مورے آگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر من جو رتا پردی نارو کرت شور سوہ بیکہ بیکہ کے ہوت جو سورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مرد مانی کو لیا بار بار۔ جو بد خدا سوہ پنکو دیت آڑ جاے سانس پیا پاس بیت شیو پر شاو بیت مین اچیت مین تو ڈو ڈو نہ بھری سارا دم بار۔ مرد مانی کو لیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بھر بھر پکاری مارت رنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بات سیس نکٹ آت تلک بجال۔ اے کنڈل اے موتن کی مال۔ اے پیاری آت متواری چال۔ اے چوڑا لال آت پت سنگ کھلیت بسنت۔ اک من موہن اک چھت چور۔ دوڑن چتوے اک اک کی اور۔ پیاری چندر بن پیا درگ چکور۔ پیاری ماو دیک پیا چنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندرا دل بھر جھوری بے گلال۔ روڑی لتا بے لال لال۔ ابرک کو سیکھا بے ہی خال۔ کیسر رنگ چھر کھٹا گ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ کوئی گونگھٹ مین کھنچا بے کوئی دوڑ چھپت پچ گھٹ آے۔ کوئی مارا تھوڑا حاسے دھاسے فرحت پیا پیارے کو جو سنگ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کبلاش ہی مہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ شکر کمال گے بیا مال لوچن دشاں ہن لال لال چندر بجال

ات سوہست براج - شکر شیوہم ہم بھولا - اردھنگ روپ جیسے چھانہ
 دھوپ درکھٹ انوپ بجے چکرت بھوپ کرڈمک ڈوب گسٹ ڈمرواج
 شکر شیوہم ہم بھولا - بیش ترنگ چب ہگ لگ لے گورنگ سوہست شیش
 گنگ پیہ بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شکر شیوہم ہم بھولا کے واس
 نظامی کر نور نور دے بھگت دان رکھ مان سورگہ چرن تو رکمان جادو آج
 شکر شیوہم ہم بھولا -

۱۶۔ دیکھو للی چب گھن لاکھی - گوردھات تک کیسرت گول کیوں اکھ جھلاکی - ترچی
 تگن ہنس کہ ترکن چلت غور گیند لاکھی - شری رگھو راج نہ کہ چب سوہست
 ایسی مار کون تھلاکی - دیکھو للی چب گھن لاکھی -

۱۷۔ نصرت کون اب کیا کیا میں اس مڑی ادھر بھائی - نت سیوا کج پتھریاکی - اور
 بن بن گود چسریاکی - گوپال بہاری سری بنواری ڈک ہرنامہ سرکریاکی
 گردھاری سندرشام بن اول دھرجی کے بھائی - یہ لیلہ ہر اس
 نہ تندن من موہن جٹو ست چھیاکی - دھرم دیان سو ڈھوٹ کر دے
 بوکرشن کھیاکی -

۱۸۔ دھرم - دیکھے دامن سان کامن شی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دیکھے لار دیکھے دامن سان کامن سی جنات جھک جھک چلے سوکھ
 چکے دیکھے لار - دھنش روپ بھوین بانا در دنگ بانن سون بانہ سے
 رس ترکش مرگ نیشی کھلت شکار - دیکھے دامن سان کامن سی -
 جگن نین مون ڈورا ات سوہن روپ تال ترنی نے ڈار دریشم کو چار -
 دیکھے دامن سان کامن سی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دیکھے لار -

۱۵۔ ساون۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ برست شیتل جل جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولیں۔ ہنس چکور چودش ڈولیں۔ ناچت بنات کرت کلولیں۔ سور موئی چوم چوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کنجن کھنجر ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑے تھل کے۔ چن چن بچے بچو نا بچے۔ کلی کچ دل توم توم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈوے تر بد پون پروائی۔ سر جو کٹ پیٹ چپ چپائی۔ جھوین جک ستار گھرائی۔ بھو پال جھلا دین جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گادین راگ راگنی بھابھ۔ دھک رہی مانو چپ دامن۔ جھونکا دیت رہن گچ بامن۔ پائل بابے چھوم چھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جھو کرک سمن جھو کرکھت۔ اندر نشان بجاوت ہر کھت۔ داس گنیش جل چپ تر کھت۔ چھاسے رہو سکے روم روم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰۔ (طار) رس کے دن کس کے کریجوا اسکے ہر چلیا ہارے۔ رس کے دن۔ دین اندھریا چائی بدیا انگلیاں پڑت پٹو ہارے۔ شور چکور کرت چوں اور امور داکرت گمارے۔ رس کے دن کس کے کریجوا اسکے ہر چلیا ہارے۔ بارو پریم روپ رس ساگر سو جھٹ دار نہ پارے۔ بن پیا کو دندہ پار لگا دے نیا جھنسی بندھارے۔ رس کے دن کس کے کریجوا اسکے ہر چلیا ہارے۔ کیمن سنگھی کر بنیں دے انجن بن پیر بر جہارے۔ کالے کر دن سنگھی بارہ ابھو گھن کا پر تلوہ سنگارے۔ رس کے دن کس کے کریجوا اسکے ہر چلیا ہارے۔ سب سکھیاں ملین اپنے غم سون گادوت مدھ طارے۔ پافرحسہ پرین دھونی راون ٹھی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کس کے کریجوا اسکے ہر چلیا ہارے۔

۲۱۔ آج کیونکہ گنہگار آتے مک ٹھاڑ ہو جاوے بانسریا۔ میں جناہل آج بھرن گئی میرے
ڈاری کرے سج پھانسیا۔ تن من کی سدہ ناو رہی سیری کسکن لکلی بانسریا۔
گنگا بخش نے ہر رتجے میرے پائین پڑتھنیں ڈاگرایا۔

۲۲۔ تندہ دین بند تک تو دیا کرو۔ نشی کی دھن میں سکنے نکل ٹھہرے آئی ہوں۔
جیاب دل پر چین نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بیاٹی تھی بانسی۔ ویسی
بجا دھیر مارا لگا کرو۔ اچھا لکھ ایک اور یہ دل میں ہے پیار سے لال شری
جناہی کے گھاٹ پہ نہت ہی مار کرو۔

۲۳۔ (لاونی) مانی نش دن گیرے کیل عیول مدہ بن میں۔ جو بن کا مانجھن
وان کا نہ کنجھن میں۔ میں دودھ پھن کے کاج آج بن بھکی بنشی بٹ من کپل
پکر کر چٹکی۔ میں شک شک شک کئی نہانی ہٹ کی۔ ناگرتھ جبت کھٹ شک
دی شک۔ ہو گئی نئی تکرار بات بات میں۔ جو بن کا مانجھن وان کا نہ کنجھن میں۔
جبت پٹ بیان جک جھری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹ میں جھکا جھٹ
بارانولی۔ سبیری لپٹ لپٹ مانی پٹ گونگٹ کی مٹولی۔ کر جھٹک
جوزی چٹک سک دی چولی۔ ہو بے لمانا نارہر لاج نہیں میں۔ جو بن کا
مانجھن وان کا نہ کنجھن میں۔ گھر آئے گلے چہرے نند کے لالا۔ عبور دے
یو بلاے نکٹ کو پالا کر پکر کسی ٹکار غضب کر ڈالا۔ کرنے آئیں منہ ریا
برج کی بالاد کیا قلع نہیں دودھ لوط لوط چاکھن میں۔ جو بن کا مانجھن
وان کا نہ کنجھن میں۔ جیووا کی باہارٹ پڑت ہر قیان۔ مانی میں بنشی بٹ
گیس چہرے گیسان جیسہ ج ساچ مانی آج قدم کی چیتان سیری
نہی لئی چہرے سکھی بن بیان۔ یہ چوچل چٹ پٹی پتھر سکھیں میں جو بن کا مانجھن
وان کا نہ کنجھن میں۔ مسر کیں سنو مانی میں ناہن دودھ لونی یہ کہنے

کو طوفان دو۔ ملی چوٹی۔ یہ رپٹ پڑی گر پڑی شکیا پھوٹی۔ اُبلو جڑن میں
ہار پڑی سب ٹوٹی۔ ہرئی اسے کھائے دھر بتین میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نہ کھن میں۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی سکھیائی۔ چھب نرکھ نہر
بدن پریم سکھ پائی۔ سہے لیکر راج سبت پر سہاے کا نہائی۔
بندش کنیش پر ساد راگنی گائی۔ ہر بیکرن سوہی ملن سوہن میں۔ جو بن
کا مانگین دن کا نہ کھن میں۔

۲۴۔ (خیال) ہر گسین چشم مہدین عمر جو بالی۔ گونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ سوہنی
ڈالی۔ ایللی باگی ادا دار بھاسن ہو۔ کر کے تھوڑا شکار کھڑی کا سن ہو۔ دل
ہو بیل شتاقی خدا خاص ہو۔ کیا پھین ہو غنچہ دھن پان کی لالی۔ گونگھٹ کی اوٹ
کر چوٹ سوہنی ڈالی۔ اس قدر تیرے خساروں پر جو بن ہو جس قدر فلک میں
جھلک ماہ روشن ہو۔ کیا دن کی آمد دن میں نازک پن ہو غنچلی طاقم شکم جسم کنڈن
ہو۔ کیا اداسے ترخ پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ سوہنی
ڈالی سکا زون میں تیرے کرن پھول بالا ہو۔ مندی میسر نورتن گوے ملا ہو۔
ترخ جھوم جھوم جھگون نے جھوم ڈالا ہو۔ افسر جان جو بن کا اچھا لا ہو۔ چھب
محب تازا انداز چال متوالی۔ گونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ سوہنی ڈالی کیا پری
پری سی تیری پیشانی ہو۔ وہ ادا تری کل جان کے سن مانی ہو۔ حق تعالیٰ کی اس
قدر مہربانی ہو۔ بندش کنیش پر ساد شرفانی ہو چھب دکھا کے طبیعت پیشا ر
انجانی ہو۔ گونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ سوہنی ڈالی۔

۲۵۔ شام بن گھٹا شام نہیں بھاوے۔ گھن گر جین رجمین ہے کاسن تا پر دن ستارے
بیرن کوئل نش دن بولف چکر شبہ متاوے۔ جب واسن دے کے آسے او ونگون
سی لہراوے۔ تھر تھرا جگ کپنت بن پیو کے اٹھ بھاگے ڈر پاوے۔ اووہو

کب سے ہیں سوہن نہیں ستاؤے۔ کب نہال کر ہیں دے بہکار راج بہار
کا دے۔

۲۶۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصور میں ترے گلغام۔ بھولی عجب الٹی نور اور افشال
اور چشم دو تیری سوتی چور۔ نگہ میں ہو جاؤ بھر دور۔

دوہا۔ گل ترے رخسار کے گل کرتے ہیں دید۔ آفتاب سے صاف تھا چار چار ماہ عید۔ ادا ہے
تری سرنام تصور میں ترے گلغام۔ دیکھ ناگن کالی کال۔ ہوا گل پریشان شہل۔
سیر دل ہو عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر پھل۔

چشموں میں رہتی بسی نسیم تری تصویر۔ دن بھر گلبدن تھا رہا جو بن گیسو کرین
گلشن گل تجھے سلام۔ تصور میں ترے گلغام۔ سر میں تیری پیشانی ہے گل گلشن میں
ثلثی صفائے کری مرہانی۔ خوشنما نہیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہو یا رہ۔ قتل کرو یا کرد رہا ہو یہ کو اختیار۔ پھنسے
تیری الفت کے دام۔ تصور میں ترے گلغام۔ ہوے ہو وفا خطا ہے۔ کرو ہر دفع جفا
ہے۔ اے کیوں کئی دفعہ ہے۔ حال یہ کو صفا ہے۔

دوہا۔ دل بل بیار کی دوا تھا ترے تیر۔ نگہ مرہانی ہر دم کی یہ ہو کثیر۔ ہے ہر دم دل کو
آرام۔ تصور میں تیرے گلغام۔ عجب ہر دم ترا دم ہو۔ خدا تجھ پر گل عالم ہو۔ محبت
کیوں ہے کم ہو۔ الٹی یہ ہو غم ہو۔

دوہا۔ اپنے اپنے پار کو سب کرتے ہیں پیار۔ پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیوں کرتے تکرار۔
برا کچھ کیا نہ ہے کام تصور میں تیرے گلغام۔ ہوا دل تجھ پر دوانا۔ شمع پر جیسے پروانا
مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ شکر گلزار جو میں فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چند بندش گنیش پر ساوہ کال
کوچہ ساک رام تصور میں تیرے گلغام۔

۲۷۔ کچھ مین باج رہی مرلیا دن بھری۔ ادھر دھری گو پال لال کے سن سوہن برج
بال ادھر دھن کان پری۔ اب کوئی جنم بنے نہیں بجنی کھٹکے ہر دن رین چہین
نہیں پڑے گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دتی ماری خچل چلانک چٹ پٹی چٹک ہری
ہست ہر بس گنیش موہی بسی کرن سنسار۔ تنک بن کی لکڑی۔ گنن مین
باج رہی مرلیا دن بھری۔

ہیاک اک

- ۱۔ تیرے جھگڑے مین رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پریت
نئی۔ کھل گئی بدری چٹک ہے تارے سوئی گنت ہری۔ لم تیرے جھگڑے
مین رین گئی۔
- ۲۔ رنگ جوتی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسائی گت ہنسا جانے مر م جانے لاگا۔ کست کبیر سنو
بجائی سادھو موے مین لب سہاگا۔ رنگ جوتی لاگا۔
- ۳۔ شام تیری عجب رنگی انھیان۔ آپ رنگیے سچ رنگی اور رنگی سکھیان۔ شام تیری عجب
رنگی انھیان۔
- ۴۔ جو بن موہ دینے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ بکے جیسے کسم دھکا۔ جو بن
موہ دینے جات دگا۔ شام سلو نے آوا ب تم کون کو رنگ لگا۔ جو بن موہ
دینے جات دگا۔
- ۵۔ کرم تم کمان کمان لیجھو۔ کبہ کی دھری کبہ کے انگٹان کبہ کے بول سینھو ساس
کے انگن تندہی کی دھری سیان کے بول سینھو۔ کرم تم کمان کمان۔
- ۶۔ سورے کھے مڑھ بن گت اچار۔ ایک سے موتن کے دھو کے ہنسا جنت بھار۔

جنار۔ سورے لیکے مدح بن گشت آجار۔ بیا کل تلخت بجوم پر دشت کو دشت
گوار۔ سورے لیکے مدح بن گشت آجار۔ جادون نے ہر باے سدھارے
نچ دینو گوار۔ سورے لیکے مدح بن گشت آجار۔

۷۔ آج ہرین آئندے آئے۔ اور ہرین آئے مائے ماور سیندر کپول لگائے۔
آج ہرین آئندے آئے سو کو اس سوہ یا ہی اچھوتین ملک کمان پائے۔
آج ہرین آئندے آئے۔

۸۔ شام کمان تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاک آئندے نینا پاؤن پرت ڈگ گے۔
کانو تم کمان تے آوت جگے۔ شیش ماوراد حرن کھرا پاں کپول گے۔ ال
تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھیں رس یو سا نور کن سوخ گھر جگے۔ کانو
تم کمان تے آوت جگے۔ سور شام جاؤ آئین کے مے ہن تھارے۔
گے شام تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچا دے ہکا کوئی آن تک۔ سب نکس جات سورے جی کی کسک۔
چھانین کالی گھاڑ دیکھو انا جیہ مون سورے ہوت چو دھک دھک۔ پک
انگا حتن تھر تھارت بکلی رہا دے چک چک۔ تیزی کنوا رکھائی چرائی
نظرانی اب جان پڑی مودے تنک تنک تھرا بزمدا بن یاد آوے ان کا بن
سنی ہسی کی بھنک۔ ہم تو گرجی ہن درس پرس کے ہکو نہ پایے اک بھنک
نچ لوگ لاج مقصود پایا دوارے کھڑے اب کھول پھٹک۔ پونچا دے
ہکا کوئی آن تک۔

۱۰۔ میرا جگے کے جو بن ٹھارے۔ بارہ برس کی راوہا پیاری ہاتھ لنگن میرا
چوٹا ہے۔ کرکری پر جوری کرت ہن موتن ہار سور ٹھارے میرا جگے
کے جو بن ٹھارے۔

۱۱۔ سکھی بن نبی بجاوت شام۔ رین سین ڈھونڈ من کو گھسین پریم سہا بچ بام۔
 سکھی بن نبی بجاوت شام۔ بانس بنسر پائہ کھ لائی ٹیر مٹے لے تام۔ آس
 پاس جو تین کھڑائیں پھین سک بس کام۔ بانس کے بتی کرتا جو درشن دیو گھشام۔
 سکھی بن نبی بجاوت شام۔

بھیروین

- ۱۔ کیہ دودھ لہائیں گروہاری۔ ایسی کو جتن تباوری باری۔ گوگل ڈھونڈھا برنڈا بن
 ڈھونڈھا ڈھونڈھی ستر ساری۔ کیہ دودھ لہائیں گروہاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھنی بیریاں درد جواب ٹھاڑھی رہون۔ کدھر پیاسون جلد
 ملا دو کسو جات سورا جیا جو۔ سیان درد چلا ٹھاڑھی رہون۔
- ۳۔ گل لالون میں راوہا پیاری بسین جاہی جو ہی میں کنیا بسین۔ گل لالون میں
 راوہا پیاری بسین۔ بلایا میں البیلا ہے۔ بیون میں نئی البیلا ہے گل لالون میں
 راوہا پیاری بسین۔ پیاکی سدا پیا باسا میں باسا شیاہ میں شیاہ فولی ہے۔
 گل لالون میں راوہا پیاری بسین۔ چاندنی میں چندا دل فرحت لالے میں لالہ
 سیلی ہے۔ گل لالون میں راوہا پیاری بسین۔
- ۴۔ بنا پاک پر دھار کون کھریا لے سوری۔ چو پھی بھرے بھری ڈھکا دے یا مو لے
 قدر توری۔ جو چاہے سوکے برھا آچے نہ کھوکی بر جوری۔ بنا پاک پر دھار
 کون کھریا لے سوری۔
- ۵۔ سیان کروٹیاں لینے دے۔ جاکی ساری راسد لہم کروٹیاں لینے دے۔ سدر
 گوری مدھ بھری نکھیاں رس ٹپکے واکی چھتیاں سیان کروٹیاں لینے دے۔

- ۶۔ اچھا مورابا بل دنیہ گو نوان۔ چلن پیا تیرے دیش نگر۔ میر و با بل نے دینہ گو نوان
چاراس جازے کے لگے رہے تھر تھر پوت جو نوان۔ چار مینہ گرم
رات لگی ٹپ ٹپ چودت پسوان۔ پھر چار مینہ چوسا کے لگے بھیج گئے
رہے جو نوان۔ اچھا مورابا بل دینہ گو نوان۔
- ۷۔ رات کے پسوان تندی مون پے ستوان کے گئے رہے۔ سیان سے آئے سچ
چو نیا اور دیو رالائے ہاتھ کنگوان۔ سیان گئے موہے پردیوان دیو رالائے
پسوان۔ موہے ستوان کے گئے رہے۔
- ۸۔ کیسے بھرون پیاں گیان۔ نگھوارو کے نان۔ اک ڈر ہر جے ساس نند کو دوجے
بیرن سو تنیان۔ پیاں بھرت موری انگیان بجائیں دیکھ نہیں سب
کامیان۔ گیان نگھوارو کے نان نیسی کی دمن سن بیا کل بھین نکسو جات جیا
گیان نگھوارو کے نان۔
- ۹۔ ارے جوہان نہ بجا دو شیاں مرلیا رہے۔ مری کی دمن سن جیا بیا کل بھو رہے
نکے جات مورے پران۔ ارے جوہان نہ بجا دو شیاں مرلیا رہے۔
- ۱۰۔ مذہ بن میں کھڑی اٹھلات۔ چند بدن مند مرگ نیسی سو بجا برنی۔ جات۔ دھر
سیس گورس کی تیلی کمرن کھات۔ گونگھٹ اوٹ چوٹ نین کی نوٹ پوت
کرات۔ لائے وان کا نچن مین دیت کما شرات۔ جوانی دیوانی چاروناک ناہن
برابر جات۔ واس گنش ملن موہن چھب زکھ زکھ مسکیات
- ۱۱۔ جاہی جوہی مین کھیا ہے گل لالون مین رادھا پیاری ہے۔ جاہی جوہی مین۔
چہا مین جتر جج بیلا مین ہباری لال دونا مروا مین گردوہاری ہے۔ جاہی جوہی
مین کھیا ہے گل لالون مین رادھا پیاری ہے۔
- ۱۲۔ تلمہ تلمہ ساری رین گجاری کر دیا لینے دے۔ بلم کر دیا لینے دے۔ تازک گوری

نہیں بیٹے کرنا دھرت داری تھیں پر کر دیاں لینے دے۔ تہم تہم ساری دین گجاری
بلم کر دیا لینے دے۔

دادرا

۱۔ گئی یاری چوٹ دغا دے گئے بالہ۔ ہم جانی پایا اور نہ سب بیان توری چوٹ
کرم چارے سون پر ہی گئی تھی سو آسا ب گئی جو ٹوٹ۔ کست خادم اپنے منی سون کی
ڈگر باگنی میں لوٹ۔

۲۔ من بھاوے بہن کاشی کی گلی۔ بگ بگ بر شیو درشن میں سدھ براجت تھلی
تھلی۔ من بھاوے بہن کاشی کی گلی۔ بھیر ون کال کرے کوتوالی پاپا
ترے ڈالے لی۔ من بھاوے بہن۔ شری من واکن موہ رہی جو اچل
جھبی پھرناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری نکت کی داتا تھی شیو چانڑ
چھلی۔ من بھاوے بہن کاشی کی گلی۔

۳۔ مائی کے مول بھائے جیرا خریدار دھنم کیوں لیتے نہیں۔ ذرا نین کی سین بول
ہر ہم دام رد پیلے نہیں۔ لکن پیا پر رکھت سبکو بوقا کو دل ہم دینے نہیں۔
مائی کے مول بھائے جیرا خریدار دھنم کیوں لیتے نہیں۔

۴۔ پنیان بھسرن جن جیو اکیسلی۔ ٹھاڑ ٹھاڑ گرنچ نند لالا جو چلیا کے ٹوک کرے
لیسلی۔ حافظہ پیا من کا ہر لہو ایسی کری تیان وہ رسیلی پنیان بھسرن
جن جیو اکیسلی۔

۵۔ لٹ کھوے اٹریا پہ ٹھاڑی نین پیسا رو لیں۔ ساس نند موری جنم کی بیرن
سیان کی پیساری دلا ری سنین سیان مار ڈالیں لٹ کھوے
اٹریا پہ۔ توری فکر مان مورے نند لالا ٹھاڑی مھلیا پہ پھر ون میں ساری۔

سین سیان مارڈلین۔ لٹ کھوے۔ حافظا پیاسون سوہ ملاوہ پریم کی برچی لگی
اب کاری پنیں پیار ڈلین۔

پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اے بے لگاؤت بے کاشی بولے چسپریا
برجیاسی۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیادوت ہنسٹ
ہن بے نہ بولین بلاے ہاری۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ اے سیان ہم سے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت لیلے متوارے تم کہہ کے
ہو بیٹ۔ اے سیان سے ہے جن کرو پریت۔ سوتن کے گھڑاوت جات ہو کون
تھاری ریت۔ اے سیان۔

۸۔ ترچی بھریا دکھائے جاؤ جنیان۔ ان نشین کی ماری مریت ہون دلہ کرٹیا لگائے جاؤ
جنیان۔ ترچی بھریا۔ تن من مون مورے لگ گئی جڑ۔ ایسی لگی کو بھجائے جاؤ جنیان۔
ترچی بھریا دکھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جائے ملیا سوری بھرنے کو نیان۔ موہ کا جرات دیکھو جنیان۔ جائے بلیٹا
موری ہو رکھا پایا انتہا ہیں۔ مکا لچاوت جیسے کنیان۔ جائے ملیا سوری بھرنے
کو نیان

۱۰۔ چلو ہٹو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو ترک موری جائے نہیں بیان۔ کھائے
سوگند لکھیں۔ کست ہون نہہ لگادوت تم سے ڈرت ہوں۔ اوچھے کی
پیت میں تو ایسی سنت ہوں۔ جیسے رہت ترور کی چھیاں۔ چلو ہٹو چھاڑو
ستاؤ جن سیان۔

۱۱۔ کھائے جاؤ نیان ماری جیو۔ نیان ڈولاوت آوے سکے نندیا اس من ہووے
کس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے جن پر چوہے پسندیا اس من ہووے
آٹھائے لیون کنیان۔ ماری جیو ڈلاے جاؤ جنیان۔

۱۲۔ دیکھو چھپلا لگا سے لیے جاوے کہ سو کی چھپیان چھپیان۔ تین کجاساے ۱۱ ر
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاوے۔ کہ سو کی چھپیان چھپیان ٹھاڑو سو سے
کانسی ستاوے ہوا جبراً پرانے لیے جاوے۔ دیکھو چھپلا لگائے لیے جاوے کہ سو
کی چھپیان چھپیان۔ میں جنگل کی سو رنی رے کوئی کنیا لگائے چلا جاوے کہ سو
کی چھپیان چھپیان۔

۱۳۔ اٹھ رے سپہا پارے شکر تیر کو ج تھکو تو تنیا پیاری مجھ پیاری
میری حسان۔ ایک تو میں راجہ کی بیٹی دوسرے بھی بدنام۔ اٹھ رے
سپہا پارے۔

۱۴۔ جل کیسے بھرون جہا گری۔ ٹھاڑی بھرون نند لاکھت ہن نورے بھرون
بچے بھری۔ جل کیسے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھاڑی سکھن بچ ہاتھ سون پڑے
گری۔ جل کیسے بھرون جہا گری۔

۱۵۔ تو نے تو سورا من ہر لٹھا ٹوپی واسے سنو لیا۔ ہاتھ سون برجی جکت آوے کمر
سے باندھے کٹا ریا۔ رات کو بالم سے روٹھے جاوے کے راگھی پور یا تو نے
تو سورا من ہر لٹھا۔ سچ کے اوپر جادو ڈرتیوں ہن کے مرتیوں کٹا ریا۔ تو نے تو
سورا من ہر لٹھا ٹوپی واسے سنو لیا۔

۱۶۔ اد برج بسیا پارے کے رسیار کو نہ سوری ڈگا ریا۔ مائی باپ کی پڑی دولاری
ہاتھ چھوئی نہ رسا ریا۔ جب سے پڑی میں ٹھرا کے پالے دوسے دوسے بھروسے
لگا ریا۔ اد برج بسیا پارے کے رسیار کو نہ سوری ڈگا ریا۔ تیل لگائے پھلیا لگائے
تاپے سابلے کی ٹوپیا کالی کالی چلیں یہ جیا سورا راجہ تک مارے
نچر یا۔ اد برج بسیا۔

۱۷۔ کلین سنگ بھونٹا تھا ہے۔ چاروں اور پھولی پھولاری کو کل مشور

چاہے رہے بیکل چھاڑیں خند لال جانیں کمان خود چھاتے رہے۔ گلین سنگ
جو نرا بھائے رہے۔

۱۸۔ الٹن بچن سنگھار کے بولن۔ پانچ نکاح کی کامراڈ سے بات کست یں بڑے
بڑے بولن۔ نکاح سے قدم ترگاری دیت یں مانو سندھی لے لیو بولن
داون مرد سدرہ ہون میرن جا دن اپو چارے ٹولن۔ سور و تو بار
مستارن کو ہے زوری سب گین کو بولن۔ سور شیا مریں
بس بھین گوالن آگن بھیسترت کلو لال لال بچن سنگھار کے
بولن۔

۱۹۔ وہی چون کھائے لیو گاری نہ دیو۔ کوری لمیا مین دھیا جاؤ سودا کو بول
چکائے لے مرے سے۔ برنجا مین کی کچھ گلی مین بیان پکر سمجھائے لے مرے سے
دھیا کی سوہ چاہ نہیں ہوا دھاسکھی کو ملائے دے مرے سے۔ واسکے بنا سوہ
چین نہ آوے کوئی جتن کر لائے دے مرے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چوتا ہوئے کو پان۔ کلکتہ کی رنڈی بیٹی
کو جان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پایا کو بن بن ٹوٹوڑھون۔ جب ہی لمین
تب ہوئی ہون سماگن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔

دو با۔ نہی کنارے دھوان ہوتا جو مین جانی کھڑوے۔ جیسکارن جو گن بھی وہی
دھننا ہرے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون
فقیرن۔ دو با۔ چھانڈا کیلی پیرن گئے کون دھون دیش۔ نا جانوں کب
آسے یں جٹا جوٹ بچے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے
کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دو با جب سدرہ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نہیں۔

سورجیت ہوئے دھرتی گردن حافطہ پڑے نہ چین۔ ہوئے ہون فقیران ہوئے ہون
فقیران۔ پیانے کا دل۔

۲۲۔ شیاام سے سوری بیان گونا۔ بیان گونا بیان گونا۔ شیاام سے سوری بیان
گونا۔ مین تو نار پر اے گھر کی سوری سے بھر دے گو پال رہو نا۔ ڈگر جلت جیڑت
ہکا کا کو داوڑ تھا رو رہو نا۔ شیاام سے سوری بیان گونا۔ جسوست پاس
پکرانچسٹون تاسون جیسٹ سوانگ کرنا۔ سشیاام مرے سوری بیان
گونا۔

۲۳۔ گوناگ بالہ گئے چلو۔ دے گونا پر چو راگت ہن ڈحال طور یا بانہ سے چلو۔
ہم دھنا بھر ڈگر کی گھیلنا تھاڑے جو بن تم تا کا کرو۔ گوناگ بالہ گئے چلو۔
۲۴۔ پھیری سے لے جاے بھنوا۔ باتھ مین پوتی کاڑے دھوتی جب دیکھو تھانہ
انگنا بھیکو دیے سے پتے تا مین بارہ برس کے مانگے جو نا۔ پھیری دے
دے جاے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو لے جاے کر دنرا کی چیان۔ لپٹ جھپٹ بر جوری دیکھا دے ڈرے
ٹوارے سوری کر ہیان۔ کاہ کر دن بشکو نہیں مانے چھوڑت ہر سوری نہیں
بیان۔ دیکھو لے جاے کر دنرا کی چیان۔

۲۶۔ اکی سیار کیسا سلونا۔ کوٹ دن سورت پنچا اور کوئی سکھی کر دیوے نہ ڈونا جنگ
نگرمون شور چھوڑ چھو ڈپان کمان اور سونا۔ ساڈری سورت بھان بھو بہت لے
لے سکھی بھر دو نا۔ سشدری رگو راج مکٹ واسے پر آخر ہین فقیران ہونا۔
اکی سیار کیسا سلونا۔

۲۷۔ جادو بھری شیاام توری بھریا۔ جٹ چوت تب بس کر اگھت سندر شیاام رام
دھن دھریا۔ زلفین جٹ نگہ چندر پر کاشت ناسا کو لکھن من ہریا۔

جگل پر یا تھراپہ باسی بھنسی جبال پنج منو پھریا۔ جادو بھری شام توری بھریا۔
 ۲۸۔ شام توری صورت پرین واری۔ جاکھ کی مسکان مادھری بار بار تار پر بھاری۔
 بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ سشام توری صورت پرین
 واری۔ ڈوگر چلت ہٹ کرت سانور دلپٹ بھٹ چو لیا سوری پیاری۔ شام
 توری صورت پرین واری۔

۲۹۔ بھنسی بٹ چلورا دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بجا دین رہس چوات بھاری۔
 نمک نمک تھی تھی کرشن جی ناچت نکھا بجا دت تاری۔ نیور بھیا پان بانڈے سرے
 لورے ساری۔ انکرت گنگرت گنگرت ناچت دے دے تاری۔ گوپی گوال
 گمن سب ٹھانڈے زرت کرشن مزاری۔ حافظ کت بنت کچھ ناچن یلا اہرم
 پاری۔ بھنسی بٹ چلورا دھا پیاری۔

۳۰۔ سنگی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب زرت نمک نمک تھی نمک
 تھی کنھیا جھانجہ مردنگ ڈمر ڈھپ باجت اور بھت شندیا۔ انکرت گنگرت گنگرت
 گم گم کرشن کنھیا۔ حافظ دیکھ گمن ات من سون سند یہاں بھت
 میاں کی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ بھربندیا لگنی سور۔ ٹھاڑھی من جتا پورون رے۔ پھریا بندیا۔ جاسے کو سور
 بارے لم سون جتا من جلال پھراوین۔ پھریا بندیا۔ جاسے کو کوڑھوٹے دیور
 سے جتا من بھنسی لگا دین۔ پھریا بندیا لگنی سور۔

۳۲۔ رام کرے کون نینا تار بھین۔ ان نین کی سین بڑی ہوار جے نینا سرجاے
 تاسر بھین۔ رام کرے کون نینا تار بھین

۳۳۔ ماری سرون من تو پیر پیریا۔ ساس بتاے گئی پنا کو ٹنا سینان چلاے گئے سین
 اڑیا۔ بھارے سین جھو کون پنا کو ٹنا لکھ رو پیا کی چوٹ اڑیا۔

۳۴۔ رنگی قوری بارے کی روگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے کتوان پر تک تک مارین گوٹیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے گیل مان اپنی پرانی تاکین روگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے جھڑکی تک تک مارین بھریان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے سچ پر جھک جھک لیٹ بلیاں۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ جب چکنا پیر تو آئیے چکنا گئی۔ تیے چکنا گوری کا جو بن ترپے ہاراجی۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ پیارے گلی سکوج ہی نہیں ملے کو داؤن نینن ہی رس لیجے بیزی سگر دکانوں۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو باری دھنیاں گنگا ہٹاے آدین کاشی تون پڑت گنواں۔ گنگا ہٹاے سورج پیاں لاگون مانگون ایک گنواں۔ گنگا مرانی تھری پیری چڑھے ہون سیان کو کے دیو ملواں۔ چلو باری دھنیاں۔

۳۷۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا میں۔ پہلی پھونی ناؤ آدناؤ کے سنگ موری جاے بلاے۔ دوسرے پھولی دیورا آد دیورا کے سنگ موری کر پر اسے تھیری پھونی آپ ہی آئے ہنس اچھ چلین پیاسنگ دھاسے۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا میں۔

۳۸۔ سوامی موری تیاں بسر جن جیو۔ تم تو بلم پر دیو جیو جھک دار تھلنی لیتے آئو۔ جو جو کر پادن پڑت ہون جلدی لوٹ سپا گھراؤ۔ سوامی موری تیاں بسر جن جیو۔

۳۹۔ سنو لیا یار مورے حیرا کی دروت باے جیو۔ کاشی لبانی کا شو کے راجبا دیتا اخر حیت۔ نگر اچو دھیا سو نو پڑد ہی سن کر اجیت۔ سنو لیا یار مورے۔

۴۰۔ سانجی کندو کمان مات جاگے۔ جو ست پھر چیل متوارے لال لال گرے

کمان لاگے۔ بھور چوت اٹھ آسے کمان تے باتیں کرت برہم رس پانگے۔

۴۱۔ گوری دھیرے چلو گری چٹاک ناچاے۔ سر رگڑی گری پر کر داپتی کر موری

چٹاک ناچاے۔ گوری دھیرے چلو گری چٹاک ناچاے

۴۲۔ موری دھیان کپت گوری تھر تھر موری چھینان کرت دیکھ دھر دھر دھر

موری دھیان نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچاری مارت دن بھر

بھر بھر۔ گوئل سے آج سکھی بھاج بھاج سب چھپ رہیں نار سکھر سکھر۔

موری دھیان۔ موری بیان اینچ لئی پچ پچ تن پیر پچ پچ کو سر سر سر۔

موری نرم کلان مڑکالی کرکالی سورے اگیا کی دوری توڑی تر تر۔

موری دھیان کپت۔ برسات کیرنگ کی بوند مانو میگھ اگر گوری جھر جھر۔

پیافر حستان مورا تھر تھرات پک ڈنگات نکھ ہر ہر ہر۔ موری

دھیان کپت۔

۴۳۔ ترچھی بھریا دکھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بھریا۔ ان نین کی ماری مرت ہوں دلیر

کڑیا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بھریا تن من ہوں سورے لگ لگی ہو۔ ایسی لگی ہو

بھیاے جاؤ جنیان۔ ترچھی بھریا۔

۴۴۔ بچائے رہو مارت ہن نینان بان۔ بچائے تو سوزی تیر کی کھانسی بھوین بنی بین کمان

بچائے رہو۔ گورے کھکے ادھرن ادھرن چھب دیت چو بان۔ بچار ہو۔ بکو

ہیں بچال کر لیتو جب ماری اک بان۔ بچائے رہو مارت ہن نینان بان۔

۴۵۔ مرلیا کا ہے گمان بھری۔ جڑو تری جانوں شیر بچاؤن منوین کی لکڑی۔ کھون مرلیا پر بھو

سہے کھون کے ادھر دھری۔ مرلیا کا ہے۔ مڑی من نرم سب موہے دیون

دھیان دھری۔ سور شیا م رس بس بھنیں گوان پر ہر دھیان دھری مرلیا۔

دو

پیارے تھری سدھیں چین جن بسر تہا
 گک جود تہا نینا تھکے چھٹی من کی آس
 پیارے تھری برہ من نری بجے نین
 نش دن من بیاکل رہے برہ دیو تن چوک
 حافظ پیارے لال بن پڑے نہیں چین چین
 جودیکے سو پائے حافظ کہیں یہ لوگ
 حافظ تھری درس بن بھت ہون بن بن
 تھری سدھ بسرے نہیں چین جن پیارے لال
 پیارے تیرے چرن کی کون کمان بھید
 چمت کار تو روپ کی مو پر کی بھاسے
 نرمل مورت پیو کی یون گھٹ رہی ساسے
 اویسے توہ بل گئی چین سون بار کپشاس
 مری دھسار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ
 پیارے تھری درس کو ادھر رہو جو آسے
 حافظ اب اکلات ہونا کت تھری آس
 کر کا نہت پاتی گھٹ جل بھر آوت نہیں
 کا قد بھیج نہیں جسل کر کا نہت س کیت
 کہیں پڑھن کی ہر نہیں کی سنی نہیں جات
 یگن پاتی نا لکھون دھرمے رہون جیہ ہون

درشن بن جیہ جات ہر حافظ کراہ کراہ
 مور چیت تھے دھنی گردن کو تو آس نہ پاس
 تن من کٹ کٹ یون گرت جیون کرادون رین
 تم بھرن سدھ جب گردن اٹھے کر یکے چوک
 کمان پان بھاتے نہیں بھت ہون دن رین
 پران دان جب سہم دیو ملو برہ کو روک
 کب لون پیارے آویں پتھ نہارت نہیں
 بیاکل جل بن من چین حافظ کا اب جل
 چین بھرت جا کے پرین جھاوان چھاتی چھید
 حافظ درشن کرت ہر بھان سویرے آسے
 جیون مندی کے پات میں لالی لکھی بھاسے
 سس کوس یتیم بسین آن سلاوے پاس
 تیرے درگ جیون جیون مرین جیون کاٹ کراہ
 اب کیا اگیا ہوت ہر گھٹ سون ہے کہ جاسے
 بیک آسے سدھ لہاب پر ہر کرت نہر آس
 کو روکا غذا تمددے کھ کھسیو چین
 پاپی برہ من بے بھالکھیں نہیں دیت
 اپنے جیہ تے جانو میرے من کی بات
 تم پیارے من سو پاتی باچر کون + +

پانی واکوئی بھیجے جو ہو وہ پر دیس
 کا قند تھوڑو ہست گھنہ ہم پر گھوڑ جاے
 پیارے پانی نا لگی گئے بہت دن بیجا
 پانی آدھا بن ہو جو پونچے پچس
 اوکھرتین سون لگی برہ روگ نہیں جاے
 کر کلن پانی لگی پیلاے چتر سجان
 جب سدرہ آوے آپ کی برہ آگ سرے
 جو بھگے دراپے سب کا چوسدہ ہوے
 پریت نہ ٹوٹے ٹنٹے اتم من کی لاگ
 تسی جگہ بن ہیں بہت بھانت بھانت لوگ
 پریم دور بے شیل ہوے جن آوے چکاے
 چا کرک چاہدہ سوانت حل چکی چاہدہ بھو
 جیسے بھول گلاب کو سکے لوجک لباسے
 قلم پھر چھین سون مردن کمان جیون بن توہ
 اوپے کی حافظہ بھلا ہر غمی اکون پریت
 ہم کیشی تم کنول دل سدا رہو بھس پور
 نہیں ادھ جب سے بھینیں پڑے نہیں جیہ چین
 حافظہ جن سون شیل نہیں سوز بکب سان
 من راکون چون بچ کے جی راکون بھاسے
 جب برہے تب نامہن گئے پریم رس لین
 یہ صورت چھ لاسے کے اب رو دین یہ بن

جو نش دن من ہی بے نا کو کون سندس
 سندھ مدد جل بہت ہو گا گر کیسے سلسے
 اب دنیا کی ریت ہو کھ دیکھے کی پریت
 تن من کو ہر کھت کرے پرے ملن کی آس
 پانی بھیجے کا بھو جب لون یونہ آسے
 ایک ایک اچھن پے دارون تن من پران
 حافظہ بایل ہوے گردن پانی لگی نہ جاے
 پریم سدا میں جن پوتن نہ رہے سدا کوے
 سو جگ پانی مون ہے ٹے نہ چلک آگ
 طے لیے پریم سون نہ ہی ناؤ بنوگ
 حافظہ پھر وہ ناچے بچ گا تھ پڑ جاے
 ہم چاہیں تو ملن کو بھیجے چسندہ چوکر
 تیسے پریت کسب کی دن پر دن ادھکاسے
 تو سورت من مون بے ہی جیادوت موہ
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت
 ہم پر کر پاچھو ٹو کیسے انیرے کیا دور
 بیاکل مل بن جیون تلچت چون دن رین
 نا جانو کیہ کار ناکیو سنشس بھگوان
 تیتا برہے نارہن ملین اگاڑو جاے
 اپوس تے پردس بھے یہ دوسا سی لین
 بری آگ لکھے کے دھڑن پھر مل لین

ان یارے نیلے نسل نکش سے درگ بان
 رٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹکت بن
 جبتے مون پور پڑی سیام سلونی جوت
 سب کو من ہریت بن حافظہ بیجے بول
 آج دو بج دلیشس پیشش نکسولید
 مون من خسا یہی جنم بھاڑون پاسے
 کھ کرکیم پادس نین جیہ مون جو جڑ کال
 کھن کیے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاری ہے
 تن دکھ من دکھن دکھن دکھن ہیہ بھی دکھ کھان
 احمد ست آمار کے گت ہے سنسار
 خم بن پیارے اس کو سپنے دیکھو موہ
 میرن پیارے اس کو سپنے دیکھو موہ
 پیارے میری نیندی بات تمہارے ہاتھ
 لال پیالے پھرتے پھرتے سب چین
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین
 میردن تو پے رہو تیردن من موہ ماہ
 رو ما دل ہیہ سکھی داکی ہر یہ تہ
 آج سکھی ہم ام تھی یہ پھاٹ پیسہ گون
 سو فوجون و دیش پیہ آج سانس یتھ لیت
 من بھلاوت دن گویہ ما کلن ہے رین
 تچھون ات بیساکل ہری برہ لیون لوٹ

لاگت سیدھے آے کے پانچے کھینچت پران
 کچھ پوسن کھٹ پٹ بھی سوپ ٹپکت نین
 لونی لائی بھیت جیون دینہ دوبری ہوت
 یہی منتر تم جانیو بسی کرن ان مول + +
 ہم نیتا آرو پیو کے آے بجے اک تھوڑ
 بچھڑن انک جو دھکے تاسون کہا بساے
 پیہ بن تن تے تین رت کہون دشت جمال
 کھانسی گوشت پھرے مرہ نہ جانے کوسے
 ما کو کہون ناہتی وانگھ سون سپان
 پھرے ماتش پھرتے ہی جان اوتار
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 اوت ہر تم ساتھی گئی تمہارے ساتھ
 جو کہ پیاس نیند گئی اردہ بانہ بجے نین
 نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین
 دو دو بیاگل بن لے چین شہریرہ تہ
 شام دھیان ہیہ کر بے تاکی ہر پرچہاہ
 پہر او جیرے ہوڑ ہے پلے پھانے کون
 سورت آوت دھیان مون اٹھ اٹھ آور دیت
 کما کرون کیسے بھرون بن دیکھے نین چین
 کاکرہ پھر آے تم جب تن جے جھوٹ

ہریت مگ انھیان تھکین بھیو حال بے حال
 پیارے تھرے ورش کو چلا کرے چت نہ
 پریت ریت تم اگلی دنی سبے بسرے
 پر ت دن یاں ادھکات ہر برہ تہا کی تاپ
 ایک لکے سے بے لکے ایکے میں ہرین
 سن گلی سکوح ہر نہیں ملے کو داؤن
 مترین سم ہر نہیں حافظا کو دھک
 حافظ پریم کے روگ کو ادھکرا لگت ناہ
 حافظ جی کے درس بن چت دھرت نہیں ہر
 پیارے تھرے روپ کو ہی چے عم چت
 نکست ناہن جان ہر پیارے تھری آس
 جو ن لگے بان سکھی یو چھائے پرویش
 حافظا گر جن کی کی نیک نہ بھائی چت
 برہی لائی پریم کی آنکھ کرے پیہ
 حافظا کچھ چتا نہیں پڑو رہے یہ گات
 بارہاں کا نہا بجے برہ روگ تے باہے
 چین دیکھے پیارے تھے سن نہیں نیک لگت
 پران بے ٹھاڑو نہ حافظا تھرے ہریت
 کھانے بھت نہیں رودت ہیں یہ نہیں
 پیارے کہہ کی پریت میں ہیں دیو بسرے
 کلپ کلپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ مانہ

حافظ جی کب آئے ہیں یہاں پیارے لال
 جم لو بھی سن ہون چے سکھ سمیت ادوت
 بیاکل نش دن چھٹے ہے گل نہ پڑے اب ہلہ
 تن جہ کے کوٹلا بھیو جب سے بچھڑیں آپ
 چتون چتون بھانت ہر کا جو تو سب دین
 تین ہی رس لیے سیری مسکو دگاؤن
 پی بچھرن تے ہوت ہوا حک نہیں کو دھک
 سبک سبک گر گر پڑے آنکھ کراہ کراہ
 سو پچھے نہیں بات ہو ایس تھربے پیر
 دور بیٹھ دیکھا کروں حافظ جی اب نہت
 نین پیارے درس کے رشت پیاس پیاس
 حافظ جی اب کا کروں کیسے ٹھون سدریش
 پریو سوتی تچان اب برہ دہر تن نہت
 ٹپک ٹپک آنسو اچو میں چت دھرت نہیں ہر
 پران این تو جانیگے گون سے اُن سات
 سہے اکیلے پران ہیں ہو دیوون پٹھائے
 آنکھ آگے تم رہو سدا بنے دن رات
 ہر پیارے سن سوہنی سوکا ہے نہیں لیت
 بیاکل حافظا درس بن چیت ہیں دن دین
 کہا چوک حافظا پری سو دیکھ تھلاے
 برہ میں بیاکل رہون بھو جن بھادنا نہ

تو سورت نہیں بسی حافظ سو بیری نہ جات
تم بچہ نر سدھ جب کروں اٹھے کر کے نوک
تم کہوں اتنے جابے کے حافظ جی دس لین
حافظ کوٹ اپاے پھر سر جھانے سر نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر
پھر کا ہے ہماری سر بہا بیری نا دن رین
جو دیو تم چہ تے حافظ کو بسراے
پران جان چوں تلچہ کے ان نہیں کی سین
یا ہی سون کم پریت کر تھیں کیو بے چین
اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چہ
حافظ بیری کار نا تھیں دیو بسراے
دھیر دھرے کم چہ تے اب کہا کرے کہاں جابے
لگے کھٹا دن نہہ تم جو پیارے اب نہت
اب او دھو اٹھی بھتی پران پوجیت مان
برجی لگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

نکس رہوں تو پریم سون بہت پیارے دن رات
نش دن جیا بیا کل رہے برہ دیوین بھوک
ہم بیباکل تھمت بیان بیبے جل بن مین
رام کرے کون کا ہو سون یہ نینا رتھے نہ
حافظ ہم بیری بھنے میت بھتی اب غیر
حافظ اب اتنے کون ریگے تھرے نین
کیا آرہے کھو اور سون نین تھارے جابے
رام کرے کون ناگین نر سون نین
حافظ اب کھو اور سون لاگے انکے نین
پیارے درشن دیت تھے ہیں او تم نہت
کیشی نینا یار کے کہوں نا رہے اب جابے
نئی بھتی کون پریت ہم سون پیارے جابے
جان پریت کون اور اب لاگو تھر دچہ
پریم بچہ گھنہ ہو نہہ نفع جیسہ جان
حافظ گھائل پھرت ہوں او ہو ٹپکت نین

سورتھا

آٹھ ماگے نہیں نیر نین بان جابے لگین
رشت پیاس پیاس درشن سدھازں پیاسے
تم کہنی و پریت جان پری حافظ بسین
کل بہن دن رین چین نہیں اک چین پڑے
پران ہارے پاس درشن اسانج رہے

لے کال کو تیر تلچہ تھوڑی دیو
پیارے درشن اس نکست ناہن پران نین
پیارے تھری پریت دن دن بان او حکات ہر
اوہک دکھی ہیں نین حافظ جی سب لنگے
گئی بھوک اور پیاس برہ یو تن لوٹ اب

<p>چمن جون پیارے لال حافظ جی بسری نہیں پیارے تھرے بہت اکھیاں تے دریاں چین پریو برہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں آن سون کیو گاگ جب سے تم کیونہ کوں پنگو ڈلاوت نہیں آڑ دیکھیں تھر دوسرس جیون پھرے جل میں تم پھرے گت یون بھی بیگ دیو کرتا ران نیسن کو پنکھ بل وہ رہ ہر دھندھات بن کی ڈاڑھی تھوڑی جیون وہ چنوں کی پھانس کرک کرے کر گئی جن کو ہر برسات تنگو ہر برسات شبیر</p>	<p>کے گیو حال بجال کاہ کردن کا سون کون تن بھو بار دریت کٹ کٹ پرت کرار جیون دن بیت اندھیرات چین نہیں لست چٹ دن سرگت جم آگ رچی جسہ کو پرا بھی پھر کت ہیں دن رین پریس بھی آڑن کو پتھر تلپو ہو چین روپ سرور درس بن آڑ دیکھیں اکبار اپنے پیارے جلے کے جن تے چین بھات تے برالابی گئیں گل گیو سگرو ماش کھرت ہو کت نہیں جکے نہیں برسات تنگو دکھ دو نہ بھیو</p>
--	---

بارہ ما ساسوڑھا

<p>آیو ماس ساڑھ نہیں آسے پر یہ بران پت ساون سہت سیندھین جولاوسے کو سکھی بھاوون بھر بھر نرنی تال آڑن لے کناز کنور بن کام بکل کرت او سکھ ہرت کاکھ بار مبارہ مل کھلت سب سکھی انگن ات دکھ وان شتیل شتیل سبت کر پس پچم سہت لے پو پیارے بن کو چین لہ ماسس بن کنت کھن کھن سکھ بن چاگن میں بن لال بیرا بیرا نہ بھاوئی</p>	<p>بھئی برہ تن بالو نئے نئے باور نرکھ + من بھاوون کج گیا آون کی نہیں سہد کرت بڑھی برہ کی پیر و میرج رکھو شریر کو پل چین آٹھو جام کل نہ پرت کھ سکھ ڈکھ ہیں بھو ہر بھاو ہر بن تن من اور دھن جیون گر کھ کو بھان سبت تن تانے دیت ہر راکھ پیہ لگا لے نش دن پرت بڑھلے کے تم بن شیا م بسنت دکھ دیکھ کھلے ہیو انسوارنگ لکھال پکاری اکھیاں بھین</p>
---	--

تن دولت جہ پات تھر نہ رہت تھر تھر کفیت
لاکھ لاکھ اہلاکھ پیر اپنے پیہ لکھن کو
بیتے بارہ ماہ تکت تکت پیہ پتھر نہ
ادو جو ہی سندیش کیو ہر سون جاے کے
مگ جو دت پن نین حافظ اکب لو آے جو
نکسونا کچھ کام بد نامی ہے پڑی
تم ہوے پر مہمان تعجب جو ایسے کرو

جیسے چلت جب بات پو پھرن کی اسی سکھی
سکھی ماہ بیساکھ لاکھون بن پھلے شمن
جینے جرات سانس شتیل درم کی چا تر
نوند لکھو یہ دیش اب آؤ پر دیش سنج
بکل رہون دن رین پیارے تھرے ورش بن
کادون دھو سب نام پریت کری سنی نا بجی
ہم حافظ اگیان بھول جائیں تو سا بچ رہی

کبیت

۱۔ تار پڑی کھا پر ہلا دو کو آباریو سدھ سادرا لیا کری پاد پچ لاسے کے۔ کو جگنا تھر
ہاتھ دھر گز برج ناتھ پالیو بچ تہہ تین پڑندے لاسے کے۔ بارن کری ہو نیک
بارن کے تارن مین کارن کما ہر جگ تارن کماے کے۔ جودت لیتے ہو نہیں
سودت کتے جو پر بھو ایسے ہی تے ہو کہ پتے ہو حبت لاسے کے۔
۲۔ ہاتھی کے دانت کے گلونا نہیں جانن جانن کی کمال تھی شیو سن
بھائی ہو۔ سرگن کی کمالن کو اوڑھت ہیں جو گی جی چیری کی کمال تھوڑا پانی
بھرنائی ہو۔ سا بر کی کمالن کو باز دھت سپاہی لوگ گینسٹن کی کمال
راجا راین تھائی ہو۔ کین کو دیا رام رام کے بھجن بن مانن کی کمال کچھ کام
نہیں آئی ہو۔

۳۔ راجا تو گن راج کلج کے صاحب پے رنگ تو گن سیر جون کی لگن ہو۔ کای تو گن
کام لو پچی کے نین پے دھنی تو گن دھن دھرت لگن ہو۔ کو تو گن کو رنائی کے
کھا بنے پے شور تو گن دن جھرت لگن ہو۔ سنت تو گن جگونت کے بھجن کو تو

کا ہو پے گن کو کا ہو پے گن ہے۔

۴- دو ہا۔ کیے چت سوئی تیرے بیہیت تن کے ساتھ میرے گن اد گن
سے گونہ کوئی ناتھو۔ تو سون ایک تو ہی اور دہ سرورہ راجا رام تیرے ہی
رہے ہیں لوگ سرز ناگ رہے۔ سوئی بیت راگ جن کینے تب جب جاب
سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون ان راگ رہے۔ آپ تن دیکھے نہ دیکھو کر قوت
میسری اوجھم ادھار رہے کی تیرے سشد باگ رہے۔ سوے
اد پرا دہی ہن نہ تو سے چن سون ہار سو سے نر گئی چن نہ تو سے گن
آگے۔

۵- جب تے ہارے ران پیارے ہیں پدھارے ات دیر نہیں دھارے
جات پیر ہیہ میں جگین۔ شیشل سیر پیر کاندی کے تیر ہر مل بیسہ دین نیہ
ورگ تے ڈگین۔ کیسری سان جب بڑ پڑی جو بھان جوگ گیان او مینند
جو تھ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے چن شول ہول ہیں اد دھویہ کوب
کے پھول گونی سے گین۔

۶- پیاری پیسلی سورت تھاری نش دس پیسلی ہر دے بست ہوئے
بسرے نہ پل ہو۔ دس پرس بن ترس تیرس رہن نین کر اپنے سوتا ہیں ہیہ
کل ہی سدھ آئے چھانی بھائے حافظ جی ساری باتین نین سے شوج بس
بجئے ات جل ہو ج کے تنگ سرے دیپک نہ جاب نے پھو سی یہ کینی پیارے
تم نے شل ہے۔

۷- گئے کر اون نہ کہے یہ سادون میں اد دھو سن بھاون بھلائے رہے چن تھین
ہوے رہن بھال بال برج کے گوپال نیارین دن نین تین اپار دھار جوے
بھین۔ جٹھ جن پونج ٹھام جٹا نکج دھام چاٹڑ شام پاچن دہان تھام

سودا ہت نہیں ہو کہیں۔ گرجو میں گن گور کسچہ میں بن سود مند کے کشر سن
خوشین آجو نہیں۔

۸۔ کدے کا دے باور ڈراوئی گت صاب داو کی دمن سن بھولی دشا تن کی۔ ہند
کی جھک جھک چور وور بانی کرے ہرے سن سور شور چون اور بن کی۔ ہری
ہری تنکارا دین گری گری یاد اندر گوب کہ لال گنج مل گن کی۔ ندر کے کار بن
اگین اور آراو دو مہیا پھر جھکار جھگرن کی۔

۹۔ سادھ کے ماس من بھاو کے سنگ پیاری نا پارٹھاری بھی گھٹا اندھاری
میں۔ داسی کے دھو کے چک چنڑے درگ کب نا تھ چھین سون نرڑیے
پیک داری میں۔ کو طرہ دار دل ایسے نا دھام کے روپ پر بھارنگ
گھاٹکشی کے خداری میں۔ پاگ رچی دس جاگ رہی جو دھام میں نہ بھیج
نہید یہ بھی بھوت ساری میں۔

۱۰۔ پورے کہ سانچ اور پھی کھر انچ سال ہے کہ ماس یہ جام ہو کہ چھن ہو چھو
کہ گریم بسنت ہو کہ پادس ارد بھوم ہو کہ گن مہی ہو کہ تن ہو۔ تنگ ہو کہ پانی پندھو
کہ دیوارانی مل ہو کہ تھل بدھ جگس ہو کہ گن ہو۔ اند کو کھنڈ نرند کو دوک کہ اند
تنگ بھوڑا دھو کہ دن ہو۔

۱۱۔ چور چور درگ نور نور نور کہ چور چور چھ چھن ہے گئی۔ جھک جھک
جھانک جھوکا جھانک جھانک جھانک چھن سے تیرن دے گئی۔ سوہ پر
میں نہ چند رسون اودت ہو دھرو مسکیان میں چکر چھت کے گئی۔ لگ لگ پن کوہیں
سون ہیر میر لگی سی لگے کے لپٹ میں لگی۔

۱۲۔ دھوکے کھن تختی بیدے کھن لگی کو بھاڑا بھل بھارے کھن مکن ٹھانی۔
بھرم بھرم آدمہ چون گھانی تو یا ہی گھ بھرم پائے پوسے کھراہن تنو بھی

جس کوئی دھن کوں کا جو کو دیوگ تیار بار بار کل بسورہ جی ہی ای ہر جی سلج
ایک گوانی کوں کی آج بھو رہی تے دوار پے بکار عہدی وہی -

۱۳ - دوہا - تو ہی نہ ہو گی ہو ہی ہی بھاؤ - ان آئے آوے نہیں آئے آوے آوے
نہہ بیکے نہیں کے جب سے نظر ملی تب میں سے چٹ کو تو گیو اسے جاؤ
ہو - ملت طبع من مل ل ایک بھو پر یو پریم بھند کو انو کھوار چھاؤ جو کے
نہ سکے تیر دھو نہ ہو ہی اسے میرو ہو گیو کچھ ایسی ہی بھاؤ ہو - تیری آن
گئے آن آوے ہرے رہے سو ہے آئے آئے جات چارے تن
آؤ ہو -

۱۴ - باجی اٹھ دھانیں باجی دیکھے کو دڑی آئیں باجی مرجائیں سن تان کروہر
کی - باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنبھارین چیر باجن کے برہا تل
ات بھر کی - باجی ہنس بولین باجی کرت کلولین باجی سنگ کی ڈولین
سہ رہی تان گھر کی - باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں کوں باجی باجی
برج ہانسی تو ساؤرے سنگ کی

۱۵ - جل کے زگت بھرن گک کی نہ پگ دھرن گھر کی ٹکڑ کرین ٹھی بھرن
سانس ری - ایکے سن بوت گئیں مایکے لوٹ پوٹ بھین مایکے کے مدگ
تے نکس آئے آنسوری - کہیں رسلیک سورج نیشن بدو بدو حک
کھائے ہاسے ہوئی گل ہانسری کری آیاے بانس ٹارے کٹاے ناہ
آپکے گو بانس بنیں باسجے بھیر بانسری

۱۶ - اُتے کھائی لوکائیں کے سکھان لینے کر جترانی کیل ہو ری کی چپائی ہو -
ات پر کھان کی کھائی سکھائی آئی گن آئی مین رسائی سے شہائی ہو ملان
گلان کی لال پے ڈارین ہو ملان پکاری سکھ کاری دھون کھائی ہو -

کیس کو سائے شترنگ بندہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے بھولائی ہے۔
 ۱۷۔ ہوری ہوری کرت غیر بھر جوری سینگے کوری کوری پھرین گوال بال سہرائی
 ہے۔ تانین ندال لال جبرازی وار دھڑے کرے بجاوت بٹال بنال
 کی سہائی ہے۔ یہ بھ کٹوری سنگ گوری جو جو جوتہ مل بھری انور آگ پھاگ
 شلم سون چائی ہے کیس کو سائی شترنگ بندہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے
 بر سائے بھرائی ہے۔

۱۸۔ سیدہ شری کل کن سن کے ندھان شہر گیان گھن بٹہ مان ظاہر چھان
 ہیں۔ دویا کے اپار جگ پاوت نہ پار کوئی سیر یا شہوہ سببہ مندہ کے
 سان زن۔ شیل وان دھرم وان ات کرنیج وان جگ مت اسلام
 صاحب بھمان پرن بنا پور شالا کر پاشاک سور گھونا تھ نام شہری محمد
 خلیفہ اللہ خان ہیں

۱۹۔ جاگت جشود اپاؤن پرون دن تھارے اودھو کیو یہ بھجاسے میسری
 نتنی کنیا سون جاوون پدھارے پک کو کھاتے پران پیارے گوگل بھارے
 بھوکے پھرین تاسیا سون۔ پادین دہل پیر پھر اودین گہہ دھوین ہوا دھوینہ
 لادین نہیں گیا سون سوکھ ہے کچ پنج نخت نہ بھو نہ بھیرا ہے پوہل پیر کے
 رہو جاسے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادا ہے میرے بارے کو بھو راسے لادین کیو بیکھاسے اودھو پیارے
 بل بھیاں سون۔ دادن کی بات تھیں بھول گئی میرے مات کھات نہیں
 دہی بھات ارسے جنیا سون۔ کھلت انگ بھرے سنگ سکھا بالن کے
 لالین کون تروس رہو جرج کے بیٹا سون۔ پوڑت بنھا روہار نزا دھار
 گوئی کوئل کیے ایک بار پار کر پامانی نیا سون۔

۳۱۔ آج اہل ملت نے سوہیڑی گڑے بار بار کہہ کر مومن کی دلی درگت ہو۔ دھرت
ہی پگ کیل چوڑی کی گیس جات جب تب گناٹھ جوری ہوئی سرگت ہو۔ جلن ناپرت
پر ہلا و پردیش پوشش اسے جن سون انگلی درگت ہو۔ تخی تن ترکت کچڑی
چرکت نگ سدی سرگت آگھ باتین پھرکت ہو۔

۳۲۔ سو جھٹ ۷ وار پار گھیر پریم ہو اپار ملن اشہاد دیکھ دیسج اڑات
ہو پانی کو آدھار پانی پرت سینہ سندھ برہا لرا نچھ ہیرا ہرات ہو۔
قول گنی بندھ ڈھونڈ لھت تن اودھ سورج مرج والی نیک
ناخرات ہو۔ ایک بیر بائچ پن پھیر کول پھیر بائچ پائچ پران پیاری
بڑ بڑ جات ہو

۳۳۔ کل ناچا۔ جیسے سورج پرکاش ہو سکدا اچھا۔ جیسے چندرما پر سن پھول
اچھا۔ جیسے آگ لبنت جان سورن اچھا۔ جیسے برکھا۔ سرس تین۔
ہنس اچھا۔ جیسے ان سرسج ہوت سادھن اچھا۔ اچھا اوت ارس تین
بکو اچھا۔ یہ بھانت کرہوت ہے ہر و اچھا پیاری تاب کے درس تین۔
۳۴۔ کتے راج کج دیکھے مکھن کے ساج دیکھے دیگہ ساج دیکھے کھرے کھان
ہاتھ میں۔ دوج بلدیو کہیں وان کے وان دیکھے مان کے مان دیکھے
دھیانی دیکھے دھیان میں۔ سندھ پھال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال
دیکھے نون جون پھری پھری تان میں۔ دیکھے سب لکھے جن الیکو ایک یہی پر
بوجھ کے ملن سم سکھ نا جان میں۔

۳۵۔ دو ہا کھا کھن والی دشاہر پران کی ندش۔ برہ جوال جسر لو گے مرلو
بھرا شیش۔ پیالے من موہن تبا کے پھڑے نے برکھان کی کساری
بھئی کھری کل تان ہے۔ جل بن بن جوں بھل پھت ات کے

کب کرشن ایسی جوت کن بان ہو۔ جیون جیون کریت آپکارن کی بھرتیوں پر
دونی پیر رہے آنکھیں ہی پران ہو۔ برہ کے جوالن سون جربے کے یکے دیکھے
کو پین آیس کے تکان ہو

۲۶۔ چاڑھے ہو بہار پیارے ہزار بن گین کی چھاوری و دیش نہ کہجا سون کر دیو
پانی تاسندیش ہیست پھیو برج گوپن کی ایسے نظر ششام شیل بریت ہست
ہو ہو۔ نندن کب یا ہی دوہ کل برج سودو ہو جادو نہ سوہ کچ کرشن چوہ
دعہ ہو۔ برہ اور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی بن مانی
بن ہو ہو۔

۲۷۔ چندر برج چندر چیل کیل سون ملی تاجا لیک دیکھی چتر جیسے چپے کی کلی نئی
نرکھ پورے ہرکات انداز سات آج بھنٹ ہوئی ہے دمن جیون بلی بلی
چپے اچانک دیکھ سونی کو رہنس سکینی دوڑ داہنی گلی گئی ششام
کلی تھار می چو تھار می ہونے جاؤنے جساؤسی ہے جو گسنی ہے جو
کست ہی ملی گئی۔

۲۸۔ بول گیو گیان دھیان یکہ یو گوین کو پریم سن گن ہر رٹ چلے گئے جوگ
جر گیو باڑو بریا دیگ ششام کو بڑی بسار راوہا چھلن چلے گئے بڑے
سنگار اور ابھو کھن انیک بھانٹ چکرت بھاری رس رنگن رے
گئے۔ وگے نین بان بے یاکل ندان اودو حواسے گرد ہون تے سو
چیل ہون چلے گئے۔

۲۹۔ اچ ٹان بھیل پھول پھان جیسے دھارت مٹان بھب بھاتی ہے
بھان کی چا ترک زمان ندی غاڈ بھان میں جھل بھان ہست امارت
انان کی بھبت بھان بونچو اٹ ٹان کھن پٹان ملن گھٹان کی

سیو کی تھان اوڑھے کسی ٹان اور ٹھاڑھی پر اٹان لہریں بیت ہو گھٹان کی۔
 ۳۰۔ ذیل نوٹ لکھا جائے کام کئی یہ کال نوٹ کیلی ساتھ کھن ٹھانی جو۔ راؤ درے
 دسک ریش راس پورے کیجے بس پوس بہادر رس کون رسکانی جو۔ کینھن
 چین برکھائی تب کیوں میری کھائے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی
 جو۔ ست پھول کیسی مال کھائی حسابے بلل اتر نہ ہو جیے لال چاتر
 کھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہر نہ مکھن جو اسے کو شیوناچہ شوچ ہر نہ میر میری گاڑی کے ڈھانے
 کو شوچ ہر نہ دھ کے ٹاپے کو گارن کو شوچ ہر نہ میری میر جیہ ہارے
 کو۔ شوچ ہر نہ موتن کی لڑی چکائیے کو شوچ ہر نہ میری سوٹھا لک کے ہارے
 کو۔ شوچ ہر نہ روکھی روکھی ساؤر سے کی باتن کو شوچ ہر نہ لکھی ری ایکس
 کو چک سدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیر سے ساہرے تے شوچ ہر سووہ کے سدر شو
 لکھ آہو ہے۔ حال ایسے کال سون نہال کر ڈران ہے جابے چاہن گن
 کے پھر چین پاہو ہے۔ کاہہ ہی ادھارے سبیں پھرت کینن بڑھاکت
 کنید راج آدر سے رنگ چھاہو ہے۔ آچر کو کر لو اچانک ہی میری آلی مین
 نہیں سکھاہو تو مین مین ہی سکھاہو ہے۔

۳۳۔ اودھ تیرے یار ایسے ہوئے ہن رجھار جابے جاتی پکار جو تو سووہ ہو
 نجاہو۔ کرتی پکار بھانٹ بھانٹ کے بھلے بھالے گیتی بڑی بات
 ہتی داکو اٹکائیو۔ گوال کب شین پے ایک ایک باڑھی باندھ نیکی تن
 مہن کو کرتی رجھائیو۔ یا تو کون کو دھوڑو پیا کاش کر سکھ لیتیں سب
 ہم کو تیر بھناہو۔

۳۳۔ گوہن کے کاج جوگ ساج دے چھا پوا دودھ آوت نہ لاج ڈھیلے پانن پوچھے
برہمنی دیوگ برہمن بھوکن من تا پرسلوک لک لاکھن دیو پے گھال کب کے کون
کانکی یہ کھائی کتے پے نکادے ان کاٹن ہو پے۔ کنس کی جو چیری تاکو مایہو
آپ جاسے جن بھج سیلی چلی آپنی کو پے۔

۳۴۔ کے جو قرار سو بسا روپے دغا وار نند کے کار سنگ کو جو گنی نہیں۔ کون کم
لکے اودھو آکر چھا پو بھان کیسے کہیں بانن ہاسے سنگ لو گنی نہیں۔ گوال
کب یاتے ایک بات یہ ہاری من چکے کہی ہے تو سون یہ کہ بھو گنی نہیں۔
کو بری کو کاٹ لاسے کو بڑ شتابی دیو تو بی کر تا کی سب گو پی جو گنی نہیں۔

۳۵۔ روپ میں کسنا جن راگ میں کسنا جن لاگ میں کسنا جن لاج ہو کی گھری جن۔
زنگ میں کسنا کسنا اودھک ۴ میں پر ن کے پر سنگ ہو میں پر م گھیری
جن۔ گوال کب باو میں نہ بھاو میں کسنا جان چاؤ سون کسنا چاک بو تیری
جن تین جن کسنا اودھکا ہو کی نہ کو ب بھان تا میں نہ اودھکا ہو کی نہ
چیسر کازن۔

۳۶۔ اورے نردنی تیری سرحد جو کون لے گئی کمان پریت ریٹ پا چلی جو کھلی
ہے۔ جوگ دے چھا پوا دودھ آو او سننا پو میں سب بھالو بھلو تیر د
یہ سیلی ہے۔ گوال کب ہم تو دو جوگ دھار کین تو ہی کو مبارک ہوے
جوگ اور سیلی ہے۔ کو بری کو کان چھاڑا تھو موڑا کھ لاسے چلا بنو تاکہ
پا بناو تاہ چلی ہے۔

۳۷۔ کھیلے کھیلے سسریلے سے کھیلے اوتھیلے کھیلے کھیلے ہیں۔ روپ کے
اوتھیلے کھیلے اوتھیلے تر چیلے سے کھیلے اوتھیلے ہیں۔ لکٹ کشوری
کھیلے کھیلے نوات ہی ریلے کھیلے اور کھیلے ہیں چھیلے کھیلے اور نیلے سے

نشیہ آلی میں تدلل کے غیلے اویٹھیلے ہیں۔

سوتا

۱۔ چاہے سمیر کی چھار کتے ارچھار کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تورنگ نے
راد کرے۔ چہ ماؤ کو دوارہ دوار پھروے۔ رہے ہی کنا زرد کی کودلو کہیں
دھتی مو بھاوے۔ چٹائی کے پائین میں بانڈ گنبدہ چاہے سمندر کے
پار لگاوے۔

۲۔ ہوا آرت میں دھتی جو بارگزی گزنا رس بھینی۔ کرشن کر بانڈ دین کی
بندہ سستی اسنی تم کاہے کی کہیں۔ ریچو تے رچک ہی کن سون وہ بان لبار
مٹوں آب دینی۔ جان پری تم ہوں پر پھو جی کل کال کے داہن کی
گت لینی۔

۳۔ رہے رام روٹا شری کرشن بوتلے جہم لے لے کمان دھون چھپانے۔
رہے پنڈوا کو روا جادوانا کمان دھون گتے تے نہیں جات جانے کہیں
چیت رائے لینگے گئی کو گھورے بے یزین کل سائے۔ وہرا کے کلاکے
یہی جو سنورے پھرے تے پھرے اوہرے تے جانے۔

۴۔ چاہے چو نہیں مٹر پھتو نہیں بیدوران سینو نہ بھائیو۔ بیت گئے ولی یوں
ہی ہے رس توہن توہن کے نہ بھائیو۔ چیر دکھاوت تیرو سداین اور
نہ کوہین دوسر دھائیو۔ کے تو غریب کو لہو تارڈ تو چھوڑ غریب دواز
کو بائیو۔

۵۔ کاہے کوہے سن شوچت موچت سان ستان سو نہ گئی ہو۔ کرم کی ریکو
گتے نہ پڑے یہ جاننا جو نہیں ریت تھی ہو۔ تیرے سن شوچت تو چاہنے

سپنے نہیں اڑتے اور بھیڑ۔ نوے جن دیوڑے دیو کو اب دے کر دی
چہرہ دیکھ دئی ہو۔

۷۔ آج سجا بنی گئے باگ و بوک پر سون کی پانچ رہی پگہ۔ تہا سے تہاں آئے
گوپال تھے کھر اور دیکھو ہر دھنگ۔ بے دوج دیو نہ جان پر پودھوں کمان نمبر
کل پرے اٹھا جگ۔ نوجو کے سکھی نو فوسر وہ سو سون اٹھیاں سون
ہولی گئی تھ۔

۸۔ بھرے بھرے لندن دیکھتے تھ بھول رہیں کم سجا بنیاں۔ دوج دیو جوڑے
لستان بنے ہیرے دھیر دھیر کم کا بنیاں۔ ہر پاسے دلشیں ہون جانے
بے بیخ ایسے کج کا بنیاں۔ من پورے نہ کون بھی اب توین پورین۔
سبا سب آٹھیاں۔

۹۔ ہوم ہری چون اور بھرے جل ہر ستری رت آئی اسٹریٹی۔ میٹھی ہا دھن
موزن کی کب دلج سے مسیکی ٹیج باڑی۔ جھولت گولی گوبال بے بک بھان
کے آگن بھیر بک گاڑی۔ پورے ہری سب داک کی بٹا بھر بھر گٹھائیں اٹھا
پر ٹھاڑی۔

۱۰۔ آئی اسٹریٹ کی کاری گٹھائیں گے بدرا چون اور سنے۔ دو بے جو کنت
دولش گئے شدہ پانی نہ نیک رہی بکھیر کے۔ آٹھارے سجا بنگ کے
مردین کے جو سکھی کے تیر کے سونے سے چو پٹھے ہون تیری بل جیون
پیپا پیا کو پھر کے۔

۱۱۔ کھوت کاری گٹھائیں بک پانچ اوتے ات موتی لڑی۔ اٹھ داسن
دھن بکین اٹے سر چاپ اٹے ات بھونہ نئی۔ ات چا ترک کوٹا پیر
پیورٹین بھرے نہ اتے پیر ایک گھری۔ ات برندا گادھ اتے انسان

برہی تے منو گھن جوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیو ہنس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو کہ بھوین مردری۔ باہر گئی
لجھائے لاہوری ناہن کری مسکیانی کشوری۔ توری غبات سکھین کی کان مسو
ڈھٹائی کری نہیں تھوری۔ لال جیون جیون چوڑے پد کو جیہ تیون تیون چوڑ
سکھین کی ادوری۔

۱۲۔ گونے کی رات طاسے دیو سکھیاں اٹا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پھلی ریتان
بھڑکتے جیے شنگر گاہر۔ پیٹ پٹی چوڑی بدلی تہہ لاج سون لگت جوڑ
سون ظاہر بہون کے گونے سے دے نہ کڑا پن اور دے نہ بردے
سے آوت باہر۔

۱۳۔ ساہجی کو ہم سون سن موہن کاکے کے تم پریت جی ہو سا گھن دیکھے ہنس
جین چین سو پریت کی ریت کما ہسری ہو۔ کاکھ سوہی سے چوک پری تھو
چھلکی جو پاد گھٹی ہو۔ جین کھٹی کہ دھون تو کھٹی کہ تو وہ کھٹی جیسہ ایسی
فحشی ہو۔

۱۴۔ جھوٹی سی نار پے چلی موہن روپ کی اگر جوہن دوری۔ تھوڑے سے
کیش دھرے چٹیان پر جھانکن جات جھوڑکن دوری۔ گوری سی بالی بنی
کھچند منو بک پانت گھٹا گھن تھری۔ کہیں کب گنگ اٹھو نہ نندا تے یجاؤ
اُتے بھڑوری۔

۱۵۔ یہ پریم کھا کہ بے کی نہیں کہ بے اسی کرو کو دانتا ہن۔ پن ماد پر دیر دھراؤ
چون روگ نہیں پچانتا ہن۔ کب ٹھاکر جاد گئی کس کے نہیں سوکس کے
اُڑانتا ہن۔ جن آسے پاؤن بوائی گے کو دیر پرائی جانتا ہن۔

۱۶۔ گوگل کو بس بورد بھسوں دیکھو لک لک لک لک لک لک۔ پن نہ سنی ہر کوں

سرورِ کین سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانچی کری سب جہاں مل تو شیوناتھ
سے بن آوت۔ ری وہ منج سے جہی مسکمان سوور کاہ نہ بجاوت۔

۱۷۔ اسکا بھی اوت کوٹنگے برنای کو بچ تو بچی ری سب تو اتونہ بچار کیو یہ جال پرے ہو
کے چکی ری۔ کوٹھا کچن دس دیت زنی سب بجاوت تہی برت کو چکی ری۔ اری
نیک ہی جو جی تہی جال بن دلی تہی سو تو جو چکی ری۔

۱۸۔ چوٹ گی ان نین کی دن دن ان کورن سون کو حسی جو۔ دیکھت میں
من سوہ یو محب اوت جبر و کمن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم پر کپٹی تر چھی
انگب سان کر کے کتی جو۔ حسان پرے نہ کچھ من کی بلو کب ہون
کر ہیں چھکتی جو۔

۱۹۔ جا کے گے کر کالج بے اراحت پتاہست ساتھ نراکین۔ سنگ میں لین جوے
چاکر چاہ کے دیرج ہی آدھین جوے ہماکین۔ پچھت میں جیون نہاؤن
ہین باؤنٹی جیون کی ساکین۔ تیر گے توار گے پے گین جن کا ہو کی کا ہو
سون اکھین۔

۲۰۔ اپوا سے تم کیو کو ہم نیک نہیں شک انت ہیں۔ دبی پھیل چھیلے کی چاہن
قین دوج پریم کی باری چھا نت ہیں۔ وہی چوٹک کے پاؤن دھرن سگری
اپنے کو سدا جو کجا نت ہیں۔ نہیں کالج بھیلے او برے تے کچھ ہم جانت
یہن کم اجانت ہیں۔

۲۱۔ ایسی برگی سنی سنی کمن بار صحت جاعت دیوگ کی بادھا۔ تون پر مار کر موہی تب
نمل ہوئے کون مل آدھا سال گلال گھلا گھل میں درک ٹھو کر دی گئی
روپ اکا دھا۔ گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے گئی
رادھا۔

۲۳۔ دے کہہ شیرنگارن تے ہی باغ نہ کوئل آون پاوے۔ سوزِ بحرِ دکن مندر کے
لیا نال آے چھاون پاوے۔ آو نیا رنگنا تھ نسبت کو آو نہ کوڑا دن پائے۔
پیاری کو چا پو حبیب دھار تو گاؤن مین کوڑا گاؤن گاؤن پاوے۔

۲۴۔ بالم لال و دیش گئے ٹکڑی سی جری ہم کام کر اکین۔ جی چوریان کر تو نہ ناہری تے
چوریان مچن ٹھو پھر اکین۔ عالم لال و سورہ بالم ہست ہی پیڈا ر دھار اکین۔ کچلی
مین کچ پون کئے کئے بند ٹوٹ تو اک تھرا اکین۔

۲۵۔ کوڑا کھل کی جج کان اردو کوڑا کھل مین باز نہ اینوں۔ کوڑا ہنسے کرتاری بجائے تو کھپو
کی سیکو سے سیکن جی ہوں۔ سالور و روپ بسوا رانجھ سو دیکھے جانا سو ابرے جوں
لاگوں لائیو کلنگ سکھی اتو مین خشک ہوئے ہنگ گئے جوں۔

۲۵۔ ریجھو کھڑوگ کو جگ دیکھا ت نہ جھوٹ گونڈا بائے گی۔ نا کوڑو ٹوٹو دھڑو کو پھینس کاہو
کی کتنی آپاے گی۔ توج دیو جاق ہی سکے ہیہ بونکر مول کی چاہے گی۔ سکھی
میں بے نش یاد کہوں ہن بوئے ہنسٹ کی بائے گی۔

۲۶۔ یوں ایسے ایسے کون ٹکڑا رنگارن کے چلے کے چلے یوں چا لاکین کو ارمین
رس مین بے چلے بے چلے۔ رکن ہوں جہاں کچھ مچن اکین کو مں بے چلے بے چلے
اکین کو اک گھوٹ یں کہ ہوئے کھن وے چلے وے چلے۔

۲۷۔ جین کونٹ نیلے منارہ تے تنکو اکھیلان اب روت مین۔ کھ کویش واسراے
ری سکھی انسان کی دھارن و خود ہن۔ کھن آنر جان مچوں کو سپے مین
پاون نہ کو دھ ہن۔ نہ کھلی مندری جان چرین کہوں دکھ لہے چلی کہ دھوں
سودھ ہن۔

۲۸۔ شبِ شنگ تے گر لوگن کے گل گلن کی آن نہ آنہ مین۔ سکر کوٹ آپاے
بجھاوے گوڑا اپنی ایک نیکہ ٹھانہ مین۔ پریش ج اور بجائے کچھ اک پریم کو

خیر بچا نہ تھی سبکی پیاری تہاں ہمارے بٹا گیا دیکھیاں نہیں مانتا میں۔

۲۹۔ دو ماہ پہلے سو رہی تھی اوجھل جھانگ ایکبار۔ روپ ریکھا دن مار دہ یونینا
ریکھا رہ۔ سندر کے تو تو تون پرین ایک نندو دلا دی ہے۔ جا میں کسا
کناوت ہے کچھ پریم کو خیر نیسا روئی ہے۔ نیک جھوٹا ہوئے جھانک بلائے تہوں
ہو وہ بھڑو سو تھاروئی ہے۔ ریکھا اور میں تو درگ ریکھیں گے وہ روپ
ریکھا دن ماروئی ہے۔

۳۰۔ ہو یہ رہت ہے جی تھی جگہ جگہ جوے ڈھیٹ ڈھیٹ گے دی دینہ
توہری جوے۔ دیکھت دیکھت ہو نہ ہی کل پریم مرد اور ٹھی ات بھاری
دیکھے نہاد سہاے کچھ بن ہارے اسے چوت نکاری۔ بیاکل ہوے
اکلاے مار جھائے وہے نفل خند بھاری۔ میں گے تن دو برد ہوے ان کے
مینہ کی ریت بھاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھی سو بھی ہم داہی میں آئندہ کرین۔ ان کاٹن کی یہ بانی ارے
تیرن سدھا دیو کرین کب نام کہیں ابھرام سرور چنے چت داہی تون
دیو کرین سبکی ہوں وار گیلے کے رنگ نگی یہ جائیں چو چت کیسے جو
کرین۔

۳۲۔ آج لو جوئے تو کہا ہم تھرے سب جاننا کہادین۔ میروا داہنور کچھ نہیں
بے پھل اپنے بھاگ کے پاؤں۔ جوہر خند بھی سو بھی اب پران چلو پسین
تاسون سادین۔ پیارے جوہر جگ کی یہ ریت دواچ کے سے سب کٹھ
گادین۔

۳۳۔ دل سا بنو گے جیہ کو جیہ سہل تیرہ کوٹ کوہ پادوت ہے۔ بل ہنس پنے
کناہل کو اردو چانگ سوانف کو پادوت ہے۔ کب ٹھاکر یون بچ بھید شونو

انجہاد سون شرجاد ہے۔ پریش کی پریت ہی لومپا ہے تاکو
ملوت ہے۔

۳۴ سن بول سہا دن تیرے اٹا یہ ٹیک ہسے میں دھروں ہے دھروں
 ٹھہر کھنچ چو پچ کچا دن میں کتاہلی گوندہ بھروں ہے بھروں - توہ پال
 سربال کے پھری میں ارداو گن کوٹھ ہروں ہے ہروں - پچرے ہر تھ میں
 توہ کاک نے خنس کروں ہے کروں -

۳۵۔ گئے جب تے پر حراج اوتے تب تے پر ہاگ سوٹھوٹوے لیا۔ ہون جلو
ہنسا رہی توں لالی کن کنجن کو پرلن چوے لیا پھیسا کوں چو پھیسا
ٹے اچاس کے سنگ میں شو چوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری بے جزون بیر
پری و قصا میں کوٹھیا۔

۳۶۔ وہاں۔ نہہ نہ نہیں کو کچھ آپ بے لٹری ملائے۔ نیز پھر بے منت پرست رہیں
تو نہ پاس نیجائے۔ ایک پل نہ کہیں بلکہیں کہے کہہ لاگی جیٹی۔ نیز پھر بے
ملش دوسرے ہیں نہ ملے تو سبجو ر کرکھا آپ جیٹی۔ آخر حسبام بیتین
مرہیں اپچار چوسوں نہ گئے نہ مکھی یہ پریت لگی نہیں آنکھیں کو کو وپادک
بیاد دیر بے پرگشتی۔

۳۷۔ دو با۔ مری ڈری کہ ٹری تھا کا گھری چل جاو۔ رہی کماہ کراہ ات اب
کماہ نہ آو۔ ایسے کو چھاڑو دیش گیو ہر جو کہوں پیکرے نہ گھری ہو۔ لے
یو رہو لے مری گت یاگی کے ست سیری ہری ہو۔ بل دیو ہر جاگ
بھری بیکر اہن کیون اب ہی بسری ہو۔ پیر ٹری کہ ٹری ہو مری چل دیکھ اری
کیا دور گھری ہو۔

۳۸۔ مرلہ بھلو جو برہنہ پر بیکار چلتا ہے۔ مرلہ شے کو ایک کو برہنہ ہونے

دکھو ہے۔ ایک ہی کے بچے سب ہی مکہ ساج بچے دکھ دایک بھارے۔
 نین نیرجی برین ترسین جیتان بن پان پیارے۔ آلی دیوگ تھا ڈھربے تے
 بھلو مرہن مانیو ہارے۔ ایک کو دکھ مرے صلی جات دیوگ میں جوت پین
 دو دکھارے۔

۳۹ پڑے دن یں چین ایک نہ چین بجے ات ہی فین دکھاری کھنوں دکھ کو ان
 سون اب حافظ ہن دمن میں دمن جھاری۔ اے دلی سو بسار دلی کو کھ
 بھی قصیر جھاری۔ میں کے بان جو مرے ہن تان تو آن کرو ہست پران
 پیاری۔

۴۰ چانک سو کرین ات شورا تے مکن گھر جو شام گھٹا۔ چکن بجری ات جو جھری
 ارد لگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک بجری بچھا دے کھری برہ لگ جھری
 شکر کو لے لٹا۔ کراہ کے اے کتے پھپھتے سو حافظ دکھ کے
 سونی اٹا۔

۴۱ ہمیں جیت میں نین بل ہو جب میں وہ پران پیاری سدھاری۔ پھکی لگے
 سگری شکہ سپست ایسی بھی برہ ادھکاری۔ جگت نہیں ملے کے پہلے
 آرو پریم پرہ لٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری انگلیاں ہیر پریم
 بنو کیو تو تم پیاری۔

۴۲ باجی جی من وہن کے کھ تاون نے من رہ لئی ہو گھائل سی گھروں گھر
 میں آیا وادن تے میری سدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کون یعنی سگرے برج
 میں بے پیر پھی ہو۔ یہ بانس کی نیسی کی ناس کروں جیہ بانس کی بانسی گاج
 بھئی ہو۔

۴۳ ایک سے مرلی دمن میں دکھان لیکہ نام ہارو ستاون تے یہ پیری

لباسن جاکن دیکھ نہیں ہر دوارہ۔ ہوت چاؤ بچاؤن مین کبوتر کون الی
 بھینے پران پیارہ۔ دوشہ بری تب چن چکو انگو سیرے پرے پٹ وارہ۔
 ۴۴۔ دو ہا۔ اور نیچے اٹ چٹ پٹی آن مرلی دھن دھلے۔ ہون کیسی ہی ستو کو
 گھنٹی اور لے۔ بھون کے کونے مین ٹھہری جی ہون کچو گرہ کالج کے سلج گئی
 ری۔ پارک کا نہ کری تب ہی مرلی دھن پران آن مگلی ری ہون کبے کواد چھا
 مہسری نگری وہ ڈیچہ پر پو نہ ٹھکی ری۔ نین کو آرو کان کوس کو تب سے
 تل بلی گئی۔

۴۵۔ سود تاج مکی سپنے دوج دیو جو آئے لے جالی۔ جوں اٹھ مل بے
 کمان دہاے سواے بھان بھان بے گھالی۔ بول ناٹھے نے پی گن تو گ پتو
 کمان کہہ کو رکچالی سپست ہی سپنے کی بھی مل بوبر جراج کو آج کو آئی۔
 ۴۶۔ ڈوڑھی جی پٹکا پر مین نل گمان آرو دھیان پاس لائے۔ ساگ گینن پکین مل
 سون پل لاگت ہی پل سون پیہ آئے۔ جیون ہی اٹھی آن کے من کو
 جاک پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سوے کے کھودت ہون مکی پریم
 خاک گنوائے۔

۴۷۔ دھائے جین آج آج گئے مگن کھور سو بولست سور دیوگ جوائے۔ جوائے کے
 موہ دیوگ سون جوبن مارت کام کے بان چڑھاٹے۔ چڑھاٹے کے لائے
 جین شام کٹا براجون اور ماچھ لائے۔ لائے کے موہ کمان بے اجون نہیں
 پیو دیش سون دھائے۔

۴۸۔ شامری سورت موہ لیو من گبہ سواٹ نے گرام ری۔ گرام ری کبہ چون
 کجن مین ہر لے کتے اب ڈھونڈھن جاون ری۔ جاون ری توکل مین
 مٹے سب لوگ لوگائی دھری مل نام ری نام ری تو اپو کر لے موہ

سہ آن لاسے دے سورت ساوڑی۔

۴۹۔ بال ری آئین چوں دیش تے تن گیر لیونہ ند کو لال ری۔ لال ری چوڑی ابیر
بیرے سکیاے رنگو کھی شام کو بجال ری۔ بجال ری بندی بھلی جھلکین سوہم
موت کی آت مال ری۔ مال ری لونی نہ کو ڈکھے اولوگ رہیں بسدیو
کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی کھوہن کو سہی رھا آئی ہنسٹ سبے لرجی۔ لرجی وریاں جو یاسن کی
پک پائل کو کل کی مرضی مرضی سن کام چڑھو سج کے سفش جوتن کی پرچی پرچی
پرچی پرچی سب دیندے سنے کھوری سن ہون کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑے ساڑھ کے باد ہون تیں بات آگ لگاوت۔ کادوت چاد چڑھے
چیا جن ہون ہون انگ ہون بیر بڑھاوت۔ دھاوتے یاری بڑھے برراکب
شری پت جو میر اور پاوت۔ پاوتے مہ نہ جو پت شیم جو نہیں باوس میں لگاوت۔
۵۲۔ پاوری تو توبے ہو تیر دلیو نہیں تو ہیں کون بیکھاوڑی۔ گھاوڑی گھائی جانت
ہیں جکے کش داسریریم بھاوڑی۔ بھاوڑی جو جن ہون نہ نیند ہیہ ارجی وہ ہوت
ساوڑی۔ ساوڑے رنگ ہون ہون میں رنگی نہ چڑھی اب دو سرورنگ

ری پاوری۔

۵۳۔ چاہے کے پریم مے محبت تب نے میں بچی سکھی کوٹا پائے کے۔ پائے کے
پاوس کی رت سوناب کچ بوا نہیں کوٹا پائے کے۔ گاہے کے سوتل
کسین چلا پکین چوں اور سون آے کے پائے نہیں ہون میری پائے
کٹاری چاہے کے۔

۵۴۔ بھاگئی رین اندھیری گلین میں سیل بیکو کھی ساوڑے جی کو۔ ہون دھر لیتو
چانک دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ واسے گلال لکاو والی جب لیتو ٹھی میں

میرود نیکو۔ سترہ چار گنہا گونہ بھیو سکی اسے منور ہو چکو۔

۵۵۔ سانچے سے نکلتے کسی سب کچھ میں ساتھ دو ساؤری مور۔ رمز و ناز و نمود میں قلیب
شدم افزود کردہ رت۔ مسکینا کے ہون تن و کچھ دیو تر بھی انگلیں ان
چتون کی مرور رت۔ ہوشم رفت نامہ بدست شدہ دل مس
زودین صورت۔

۵۶۔ کون گمراہی کرے یہ محتاج روئے آن طہار یہ نیم۔ آندہ ہوئے بنے بختی در
محبت یار نگار نشینم۔ بران پیاری طین جب در باغ دل گل چشم چنیم
صورت مشر کی چت بسی کب کنگ کہیں چون نقش گلینم۔

۵۷۔ تان سناے بجائے کے بانسری دل کی تھانہ نار نامیم۔ چاہے میر و ہر دے
بلو کہ بجا نہ تھارہ ایر نامیم۔ لوگ چہانی بسیم یہ گلاؤں سوجا حفظ من کا
قرار نامیم۔ چند رکھی کہ گونگٹ کھول کہ تازہ دور ویدار نامیم۔

۵۸۔ جادوں نے جہان سے توہ جادو بانسری نیک شمارو۔ ہوشم رفت نامہ بدست
اورد حیان رہے دن بریں تھارو۔ حافظ فکر کردام نامیم کوئی ادبائے
چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوئے ہے کھی ری کھڑی کہ جو بھرانگ نے گویا دو۔
۵۹۔ کیوں اتنو جہاد ہوں شرم و حیا رہے میداغم۔ ایسا و پاؤ کرو دل کے کہ تھار
یکیر دایں دل زارم۔ حافظ یا میں نہ لایو کچھ از گفت و شنوتے مطلب نامیم
کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا یہ برد کہ ان نہ پارم

۶۰۔ تھرے اے بسج تھین من پھر کے بن دیکھے تھی تو تھی۔ زمین کا ہو کی لاگ ہی
بامین پھودی سوہ تھاجو دنی سودی۔ ہونان اتی جتی ہی سو پھر نیش
بیسری گئی تو گئی۔ ان ہی کو گلاؤ لا چھستان ہسکو بدنامی
بھی سو بھی۔

۴۱۔ سیکہ تانی سیالی سکھیں کی یوں دہا کر کے ام نگلی۔ پریت کری تم سے ہم نے سو بہار دئی
تم پریت گئی کی۔ راوری ریت گئی مام سانور سے ہر ت ہے سمیت جیون پنہ کی
ساچو تا کو نہ ہوت بھلو جو نانت ہو کھی چار بنے کی۔

۴۲۔ جانست تھی اپنے نہیں ہوت پرانے پیار یہ میدان گائی۔ سو پر پہل کے پریت
کری گرو لوگن میں کل کان گوائی۔ ٹھا کرتے نہ بجے اپنے اب کون کو دوش لگیے
لئی۔ دودھ کی ماکھی او جا کر بر سو ہای میں سنگھن دیکھت کھائی۔

۴۳۔ آپ ہی تے من سیر ہننے ترچے کرنین نہہ کے چا کو میں۔ ہاے دئی سو بہار
دئی سدھ کیسے کروں سو کوکت جاو نہیں۔ میت بھان آیت کہا یہ ایسی
نچا ہے پریت کی بھا کو میں۔ موہنی سورت دیکھنے کو تر سا دتی ہیں بس
ایک ہی گاؤں میں۔

۴۴۔ گنگنی چور چھاپے کون کون بھی پائل پائین تے تائی۔ تیوں پر مار پاتھو کے
گھر کے کون کانپ ٹٹھے چھپ چھائی۔ لا بھوتے گز جات کون اڑ جات
کون کی گت بھائی۔ ریش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یاد دھرت
کشور پے آئی۔

۴۵۔ چندن کھوپے کھور چاے کے ہندی چینین کو بھال آجیاری۔ چوڑی چھوٹی
بوندین گوزمی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری۔ پر نیم پاس لیا دن کو انگری کو
گئے نکھیاں ہت کاری۔ چاکی آرن کی بر جو سو آوت اسفواڑیل سی
پیلری۔

۴۶۔ کب بینی نے ادتی ہو گٹا موروا بن پولت کو کن ری۔ چہرے بھری چھت
منڈل چھوڑے لہرے من میں بھجو کھن ری۔ پھری چوڑی جن کے کھو
سنگ لال کے بھولت جھو کن ری۔ رت پاؤں یوں ہی بتا دھم مر ہو پھر

بادری ہو کن ری۔

۶۷۔ بجا دون کی کاری اندھیری نشا لکھی باد منہ چہ ہی برساوے۔ شیا باجی آپ نے
ایچے اٹا پے پھکی رس ریت طاری کاوے۔ تلسے ناگر کے درگ ڈورتے
چانک سوانت کے سوج میں پاوے۔ پن میا کرگو نکھٹ ٹاسے دیا کر داسن
ویپ دیکھاوے۔

۶۸۔ یان مل موہن کون مست رام سوکیل کری است اندواری۔ تے اوتنا دھم کچھ
کھچے اتوا اکھیاں نے بھاری اوت ہو جتا ت کو بنین جان پڑے پھرے گواہی
جانت ہون لکھی اول چارست کھن تے کرٹھ کج بہاری۔

۶۹۔ مانی رسال کی ڈارن پے چڑھ اندسون یون برا جتی ہن۔ کل جان کے کان
کون نہ کچھ سن بات پرانی ہوتی ہن۔ کو دیکھے کرے دوج تو ہی سکے
نہین نیکو دیا ردھارتی ہن۔ اری کو یلیا کوک کر بن کی کرچین کرچین کے
ڈارتی ہن۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا چوں اورتے بھاگ بے کو کو پار نہ پاوے۔ جانست ہوں
پرہیت سبے تم جال کو میں کہاں لگ دھاوے۔ چاہوں کچھوک منڈیو
کوں سونو جی مہان آوت جی مین آئے۔ اودھو جو داندھ ٹاٹو دن ہوں
یو جو کچھ نہیں رام کہاوے۔

۷۱۔ ایسے روکھی نہی جی مگن بار مست ہر جو دیوگ کی بادھا۔ تیلن پر مار موہن کو
تبتے کل ہر نہ کون مل آدھا۔ لال گلال گلال گھل مون درگ ٹھوکر دیتی
کوپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹک سے من لے گئی لے گئی
رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیے کہتے اپوتن آپ جواسے پر یو سب گاؤنیں گیل میں لاکھ

میں گر لوگن دیکھ لجانے پر یو۔ سرور پکار بنابن کے بن کاج بکانے پر یون جانے
اجانے سو جانے چین کر پریٹ مایا بھٹانے پر یو۔

۷۳۔ ڈارے کون تھنی بسارے کون لگی کو بجا عزا بھل جھارے کون ماکن مشا ہی بھرم
بھرم آوت چوں نکاتے یا ہی ٹنگ پر یو پائے پور کے پر باہن متو ہی جھری گئی
دھون کون کا ہو کو دو گ جھار بار بار نکل بسور مت اچھی تھی۔ اسی جو بر جراج یکہ
گو اپنی کون کی کج بھو رہی تے دوار پے پھارت دہی دہی۔

۷۴۔ چاڑھ برت پریت کری نہیں تون سنی ہم سو۔ مون بھی ہر یون ہی
پر یو سنوئی پر یو جو کیو کچھ کو ڈ۔ سا بھی بھنی کھناوت واکب ٹھاکر کان سنی سنی
جو۔ مایا ملی نہیں رام بے ڈو بدھائیں گئے بھنی سن دو۔

۷۵۔ دو با۔ جش ایکش دیکھت نہیں دیکھت شیا مل گات۔ کما کون لالچ بھرے
چیل نین چل جات۔ ساس رسات بھٹکے نندی جن تو سکھ سکھ سکھ سکھ سکھ سکھ
بنیا۔ ہے بھج یاس چاے بھنی چھون اور علی اچھاس کی سسٹیا دیکھت
سندر سانوری ثورت لوک لوک کی لیک لکے تاسہ کسی کروں ہٹ کے
نرمین چل جات تاکو کج لالچی منیا۔

۷۶۔ دو با۔ آپ دیو من پھیرے پٹے ذمبی پیٹ۔ کون چلا نہ راوری لال نکاوت
ڈٹہ۔ نندا لا اور جاسے ہوا اب دیکھ کو تر سادت ہو۔ اتو ہکو۔ یہ جان پری
یہ لالچ اسے نہیں آوت ہو۔ تم موہن دیو اپو من آپ ہی پھیرے کیوں
شرناوت ہو۔ اب تو پٹے ات پیٹھ دلی ہر کا ہے کو ڈھیٹھ لگاوت ہو۔

۷۷۔ دو با۔ بھوٹے نلا جن لال چو پو لکھ نہ ٹریہ۔ سسٹ پجات اپن کرے
بھرے سکوج سینہ۔ ایٹے من من بھاو لکھ پیاری نشک جوے دیکھ
کے نا۔ دیکھ کو ترے ہیرا دیکھ سادہ گے جٹ چین بے نا چھوٹے نلا ج

رہنے نہ لایا۔ لوگ کی ایک اور ٹکڑ پرے تا۔ تانے سکچ سینہ بھرے آلات
مگر جل جہنم سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان گے جب نے تب نے کل ہی عین ہوں نہیں پیاری۔ عین پرے
نہیں حافظہ ہے۔ رہے دن رین مانتیاری۔ کاقتصر بھی ہم سون ۶۰
بسا روئی شدہ ہے ہاری۔ لوگ سے یہ کہیں سن پیاری کہ باعث ۶۰
فود ہاتھن ٹاری۔

۷۹۔ دو پا۔ کما جیو جیو۔ ہوں ہوں ساتھ۔ اوہن جادو کا ہوں گوری تاؤ اٹا ایک
ہاتھ۔ جو کرتا رہے سو ہی دوہ اور پھارا کا رخصت ہی سید پوران
پورا عین سین سب کو دے یہ گاندہ ہی ہے۔ انتر بیج پر پو تو کما جیو سو
تو تو ساتھ ہی ہے۔ جاہ گوری کیت ہوں اور دوڑا اور اون اب کے ہاتھ
۸۰۔ کون ٹھگوری مری ہر آج بکائی ہو بانسری پان رس بھی۔ تان سنی جن ہن جن
ہن تن ہن تن لاج بد اگر دینی گھرے کھری کھری کے بارن دنی کما اعلیٰ
پرینی۔ یان برج سنڈل بن رکھان سو کون بھٹو سو ٹو نہیں
کیسنی۔

۸۱۔ شیت سے پردیش کو پو بیان شنو وہ زون لاگی۔ بارے عین ہر داس

راہن گھرو پو تا پوج سناون لاگی۔ اور اوپاے کیونہ کچھ تب ساچ کے
مین بجاون لاگی۔ پیاری پرین بھرے سہو کھڑا لاپ کے گاؤن لاگی

۸۲۔ ارے سن موڑہ بر تھا بکے لوہاس کو سدہ کون لئی ہو۔ جن بھو تہہ بکے

کون پہلے اسے کری تہہ پھر مئی ہے۔ سو کروڑاں مدہ بھو کو نہیں لب تاق

توہن۔ ادب بھی ہو۔ کا ہے بر تھا بھرے چوں اور تو دے ہے دہی

جہہ دینہ دئی ہو۔

۸۳۔ بیٹھ کر اپنے من بھڑک چو خیل چارواڑے کے آٹے پر تھون تھس کے اور ازل

اٹن پے اور ازل دھرے کے دھرے کے دھرے رہے۔ چونک فوس چکی اور چکی
کھ سو بکے بوندھڑے کے دھرے رہے۔ اسے کلین کلین پل ہون دل کے
بھلا بھڑے کے بھڑے کے بھڑے رہے۔

۸۴۔ آج ری دیکھ گھاگن سدر سادل کچھ سادل ساچ ری۔ ساچ ری جو کج جو کج

سنگا روتی روتی آج غوسب کاج ری۔ کلج ری آج گھسی وہ غوسب
کی جیرے ادھیں گڑے بر براج ری۔ راج ری دارون تون پر کومری دھرا
میا کر آج ری۔

۸۵۔ چٹک کی میرا میری تون گئی گو بند گئی بھیر گوری۔ بھائی کوری من کی پر کارا پر

نالے ایری جوری۔ چھین پتیا میرا مرے سودو اچ دئی پیچ کولن دھری۔
نیں پیاس کی سکیا نے لا پھر یو کلین جوری۔

۸۶۔ انجن کورن کل راجت کے من لشرن جی دے۔ کے دھی یہ ناگن کی شیو ناچو پھی

ر ساسل سیوے پھڑا جاوڑے پھڑے کولن کولن میرس پیوے۔ دیکھت
جو بٹ چھاسے گیوارا کاشٹ جو کو کیے کے جیے۔

۸۷۔ شہری پتا او بر کھان للی نہ لے ڈر لاجن پریم اکادھکا۔ نیسی گلاب کلی

چٹکارن ڈاری مردور منوج کی بادھکا۔ بیسلن سون اور جی سر جی
شہر شہے میر سنگد من مادھکا۔ رادھے ٹہری کہ مادھو مادھو ناو طیرت
رادھکا رادھکا۔

۸۸۔ جاکے لیے کل کان تچی مگر باہن کی چرچا نہیں ماتی۔ جاکے سب گو کل من بنام

بھین من ملن ملنی۔ نیدن داگ بنے کولن بھورہ وال جگاد آئی۔ کوٹ
کردن جو چن دے پر کنت نہ آپن چوت سیانی۔

- ۸۹۔ آلی کما یہ بیادہ بھی چھتیاں آئیں ستاوت ہے۔ نش داسر نیک سہاست کچھ نہیں ہیں
تسب لڑھاوت ہے۔ کون علاج کر دین بھی توہ پوجت لاج عبادت ہے۔ حیرت شک
پڑھی کٹ کینہ دیکھ سکھی توہ اوکھڑا دے ہے۔
- ۹۰۔ کاسر چلی گڑلگ کیں سب تاپس ہوئے دشکنہ بلوری۔ باؤن ہوئے بل باؤن ہوئے
سب راج دیو سر راج بھیلوری۔ سست مار جہنہ دھکی جوتی ہر نانش بال گورگ
گیوری۔ پڑھی ہوئے برج مار چھلیں دیکھو سبھی چل خوب پیلوری۔
- ۹۱۔ کیوہ کہ بھان لی سون بھوٹے تیروی پریم مڑھو لبواس ہے۔ پیڑے دیکھتے رہو
سب بھول دیورس کو پر اس ہے۔ تیروی روپ ر بھادون بارنی آؤ گند کپار اس ہے
دلہی بھوچ نین کو شیدنا تہ سواب جوت پرکاس ہو۔
- ۹۲۔ رادو حاک کے ہے کو گوسند کیتک دھان لودھہ ہتاسی۔ پریت کری دس ریت
کری بھری تاجین سون بان ارد بان ہیہ تاسی۔ یون کب گوال بلاس لڑھاے
کے چھانڈ گیسگری گن گانی۔ اسی کی پھانسی پھنساے گڑوا بناشی مینو یہ
آوت ہنسی۔
- ۹۳۔ سار داس سون راس رچ جٹاٹ پنج بلاس کی چادین۔ بین مردنگ کھاج
بین بجائے تباہ پرتاپ ہوگا دین۔ اودھو بھو نہہ کتا چہرے کو کرور کے
پریت کی پریت ر بھادین۔ رینگے گو پال جو کو بری پے تو کو بر آج ہون کون
پے پادین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوپائی

اتل کیرت کم جاسے بھانی

سدمشری سند رگن کھاتی

آئین نامہ کو تو ہر نامہ میں چندر بن کہ چند رجا دت دو کھٹ چند را دو کھٹ کا سن کہ ست شور کی کم جانی ورین کروں غور سب جوئی بتیت آہے جو تو پر بالا	تم سمان سندر جگ سماہن انگ انگ شو بجا سر سادت اوپا چند رکون کم بجارین کروں کسان نگ تور بڑائی رؤم رؤم رسنام ہوئی تاتے اپن کہ کچھ مالا
---	--

سورج

پیارے تھرے ہیٹ انکیاں نے زبان کشین	تن بھو بار و ریت کٹ کٹ پرہکرا جیون
پر پورہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں	
دن بیت اندھیر بن رت دن پر رت اپن	
پنکھ ڈلا دت نین آلود گین تھر دور سن	پھر کت جن دن رن پر سن نھی آڈان کو
جیون پھر تل جل میں تم پھر کت یون بھئی	
تچہ تلچہ بھو چھین روپ سر دور در سن	

دو

سکھ اپجادن دکھ ہرن رکن کی رسکند	ای من موہن چپ بس سدا رہ آتند
جب تے تم گینو گون پاؤناہ سندیش	
ایسی شدہ ہراسے کے بھر رہے کہہ دیل	
پانی صحبت کیوں نہیں پاتے کچھ نہ سماے	چمن چمن سن اکلات تلچہ تلچہ جیسہ جاے
کیسی اودھ بدی تھی جو دیگی بسراے	
اب جل درشن کے بنا کیسے تین بھاپے	
کرا تپت پتیاں کھٹ جل بھر آوت نین	کو رو کا غذا تھہ پر کون کسا میں میں

	<p>کا غنیمت میں جل کر کائنات میں پانی برہمن ہو بتا کھن نہیں دیت</p>
<p>لکھن پڑھن کی ہونیں کسی سنی نہیں جانت</p>	<p>اپنے ہیہ تے جا تو ہرے جیہ کی بات</p>
	<p>یہ کن پاتی ناکھوں دھرے رہوں جیسہ ہوں تم پیاری من ہوں سو پاتی باپے گون</p>
<p>تیمان تادہ ٹھاپے جو چوہے پردیش</p>	<p>نقش دن من جو بے دلو کوں سندیش</p>
	<p>من چاہت ہو میں کو کھ دیکھیں کو میں بشر دان جو چاہت ہن شہو پیاری تھری میں</p>
<p>کچھ شکوہ دیکھ کر میں نہیں چھین دن میں</p>	<p>کان میں شہو سدا بھنی تیرے میں</p>
<p>چو پاتی</p>	
<p>کمان لک بجھ کھوں اب پیاری سو ہے یہی کشل او چھیا سدا ہوتی جیوت پیاری</p>	<p>ہر دے مانجھ سدا ہر ہت تھاری کھن رہوں نقش دن تو پر سیا جون جو رچند راجیا ری</p>
<p>دو</p>	
<p>مرگ نہیں کج گمانی کٹ کیر کھ چند نری دھار تلوار کی کاٹ کرت کھوناہ</p>	<p>سدا رہوں سنسار میں آخر کست آئند تیرے درگ جیوں جیوں میں تون تون کاٹ کو</p>
<p>سور تھیا</p>	
<p>تو تون کی پھاش لک کست بے کر گئی</p>	<p>مگل گوسگر داس مکر ت ہو کست نہیں</p>
<p>دو</p>	
<p>ہو پیاری تو دوس بن بگل رہوں دن میں</p>	<p>کب کب اب یان آہو تھہ نہا رت نہیں</p>

چوپائی

برہ پیر سے رہون او میرا دن دن جڑھٹ بیان بوریائی سہرتاات ہر سرسنا نو پریم گن پر جوت ہر تن میں او دشمن آسے رہے ہن پرانا یہ او سر بیجو تم پاتی پران پٹ گھٹ سون پھر آدین امر س جان آد لوانستا پاتی تاہ سچون جان لوان	رہ رہ اٹھت سہا ہر پیرا پران رہن تن سون گھرائی لہرت آسے سو نجات کھا نو لگے جیون دا وائل بن میں کن چھٹ ہن آپن پسانا دیکھتاہ جوڑا دے چھائی نہ سچون پانی پا دین بڑے ہر کہ جیسہ ماہ انستا لوے تنہا مر ت کوان
--	---

دو

کون بست تم نکٹ جو کروں پنھا در تو ر	پران این میں دار جون ایک سوئی طور
-------------------------------------	-----------------------------------

سوی

پاتی جو آدے پریم کی سکھ چھائے رہے کہ کے من ماہین پران پنھا در میں ہم دا پر او رہنیں کچھ سوڈھا کچھ پان سول سچون کھائے جے وہ دیکھ جے جیسے کے جیوناہن اب اتنی کون تم سون سچو تم را کھو پیر ہا رسد اہن

سورٹھا

جے چلت کچھ بات تم بچرن کی اتر سکھی	تن ڈولت جم پات قرنہ رہت تھر تھر کنیت
------------------------------------	--------------------------------------

پارے ماہ سیکھ لاکھون بن پھولے سمن
لاکھ لاکھ اچھلاکھ ہیہ او پچے تم درس کو

کبیر

کل اچھا جیسے سوج پر کاش ہوت کد اچھا جیسے چندا پر س تین +
 بوزن اچھا جیسے آگ بسنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرس تین +
 ہنس اچھا جیسے لہن سرچ ہوت سادھن اچھا اچھا آدھ ارس تین +
 سب کو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہر ہر اچھا پیارے آپ کے درس تین +

۲۹

پلو پلو دیتا ہے جیسے جل بن مین
 تم درشن مین یہ تیسے بھنے ا دھین

کاغذ خور دست گھوسا ب گھو بھالے
 سندھو مدھ جل بہت ہی گاگناہ سہلے

خط

نور دیا ہے اثنائی دشنا دور و رطبہ فانی
 رام برہمرا دکامران و شاد کام باشند۔

شعر

شرح شوق تینو شتم دیرہ غونار گفت
 جالے سرخیاش بھزاری کہ سن خواہم نوشت

شعر

انچ سن دیدم دین می کشم از جو رنہ سراق
 کہ شیندا است و کدیر است کرا پیش آمد

شعر

می نویسم نامہ دشناقی دیدار تو ام
 بہت ام نرگس صفت برغامہ چشم خویش را

شعر

چی پری زین حال دل خمدیرہ ات چون شد
 دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد

جاہلن میں ملک سے تم سے جدا ہو اجدادہ و زاری دیا ہزاران سے بھاری تم و ام سینہ بے کینہ پر

قبول کرے اشکباری اور روانہ ہوا ہون تمہاری دوری میں سرگشتہ و پریشان ہون اگرچہ
 زندہ ہون پر آرزو مند تمہارے وصال بالکل کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور ہمارے
 ویرہ انتظار کو تمہارے نور رخسار سے منور۔۔۔ روزم غم و شب بالجم می گزرد +
 عزم ہمہ با محنت و غم می گزرد +۔۔۔ در یاد تو ایم ہر کجا ایم + بیگہ مشکو آشنا ایم +
 ہر چند کہ بھنس و بھنس بیان ہو جو دین گرد رہا ہے خندیرگی و غمی سدود۔ اگرچہ
 جمع یاران طفت انگیز ہو اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چمن ہو اور ہنگام غزلت
 وہ گلشن مگر پھر اس سے بڑھ کر کیا۔۔۔ دران نہیے کہ شمع روی تو نیست + چرخ
 ویدہ راگی می توان کرد + آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہو چشم غمی بغیرہ مرغ دلدار
 کے اشکبار۔ جگر پارا پارا ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ بیت مائیم ہمہ
 غری + میسی نتواندش طیبی +۔۔۔ می گویم دی گویم دی گویم دی گویم + بے یار
 بنا یر شد بے یار بنا یر شد + دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہو سینے میں خار جہدائی
 ٹپکتا ہو سج ہو۔۔۔ مع نہ جینے ہن نہ مرتے ہن عجب حالت ہمار سی ہو + آہ آہ کون
 سادو و دلال ہو + ملک گرفتار نے نہ دکھایا۔ افسوس صد افسوس کون سا
 اندوہ و قلق ہو جس نے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا۔ بیت اکرم کا جلتا ہو تو کروں صبر سے
 خواجہ آٹھون پسہ سگتا ہو چٹے میں جاے دل + تمہاری بے وفائی سے ناک میں دم
 ہو۔ تمہارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہم پر دم بردم ہے کبھی ایک پرچہ قرطاس سے
 نہ یاد کیا۔ شاد کرنا تو درکنار ہو بلکہ زبا وہ ہی برباد کیا۔ مجنون و مسر باد کا قصہ سننا
 کرتے تھے گریبان حد سے افزون ہو۔ کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہو۔۔۔
 نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہو دل کو | عجب طرح کا الٹی عذاب ہے دل کو
 +۔۔۔ اے جو خوب سائیں دیکھا + اپنے مطلب کے آشنا ہو تم + نامہ رانا تمہارا
 کچھ قصور نہیں تمہاری عقل کامل کا کچھ قصور نہیں تم پر کیا منحصر ہو یہ بات نزدیک و دور شہر ہو

کہ جس قدر روشن زہرہ جبین و گل خال پر آئین ہیں اپنے دلدادہ کو گاہے گاہے کامران اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی اُن کا سلعے مراد سے لبریز جام نہیں کرتے تھاری بلا سے چاہے کوئی بیسے یا مرے تھاری پاؤں کسی پر رحم کرے خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جائے مگر تھاری بات کہ بنات ہو نہ چھلکی ہو جائے۔

۵ تو اپنے مستیوہ جو روحنا سے مست گذرے + تری ہلے مرادم رہے رہے نہ رہے بد ہم نے سیکڑوں صدمہ جدائی تھارے ہر مین اٹھائے مگر افسوس تم کچھ خبر نہ لے اپنے جو روحنا سے باز نہ آئے۔ تھاری طرف سے غفلت خوب ہو اور ہماری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ ۵ جب تپ دوری جلا کر خاک کر دی گئی ہے آہ پھر چلے میں ڈالینگے تری تاثیر کو کہ ہم کو تمام دن تھاری جدائی سے بے قراری اور ہر شب آخر شمار ہی ہو۔ ۵ درد دل کس سے کون کون کر چکا آسان سخت شکل ہو مگر یاد جدائی تیری بے قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا تقدیر ہی لکھا لائی۔ یہ جو طمنہ پرکھانی تھی سوکھانی۔ ۵ قسمت کے نوشتے کو نہ مٹے دیکھا + ہم نے افلاک کو سورتگ برتے دیکھا + اس بات عالمیرے دلبر سے بھگو خرا + نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا + ابھی ٹپٹپے بھی پاتے تھے ہم کہ دشمن ہیں یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسا یا نہ تھا + کہ جس کے عوض یوں روکانے لگا + نہیں دوست سے مجھ کو شکوہ حسن + مرا جی ہی بھگو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے مجھوری کیا سب جانے کون سا معاملہ درمیش لایا جائے کیا تدبیر کر دن کن سے درد دل اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہیں رکھا ڈیون کا سفر تنگ خشک کر دیا۔ ۵ فلک نیزنگ بازی ہو دکھانا + پریشان ہونے ہر دم بنانا + رباعی۔ حلال دل کچھ کہا نہیں جاتا + بن کے بھی رہا نہیں جاتا + بن کے اُنکے کل نہیں بڑتی + ہمارے تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تھاری جان میں مشہور رہے

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہو کہ اسکا شرہ نزدیک دو درہے۔ **۵** ذرا شربت وصل چھو بلا +
 بو نہیری جان ہو اے دریا + میں جلتا ہوں تجھ کو خبر کچھ نہیں + مرے سوز دل میں اشرک نہیں
 کیا دل ترسے غم نے ایسا دکھا رہا ہوے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار ترسے چشم
 واہرو نے اسی شمع رنگ + لگائے مرے دل پہ لاکھوں خندنگ + کیسا ہو دل و
 جان کو خون عشق نے + جلا یا درون دہرون عشق نے + اسی جان جان قمار ہی یاد میں
 یہ حال ہو کہ تمہارے سرو قاصد کا ہر دم خیال ہی + **۵** بیباک جلاتے ہیں تن
 پر غم کو ہر شب + نہیں کھلے شکایت کو گریب + قبول جم نے کیا جلتا سدا کا + پھوڑا
 لیکن دل لایا کا + وہاں عشرت و کامرانی بیان اپنے دروغم کی کہانی ستانی وہاں خندہ
 آفتاب بیان ہر دم تن ضعیف پر ریشہ۔ وہاں جام مراد لبریز۔ بیان پیانہ عمر راہ عدم
 انگیز۔ وہاں بعد از روز مراد در دامن بیان ہزاران ہزار برق حسرت بر زندگانی
 خرم۔ وہاں قاصد گلشن گلشن بیان ناکامی دامن دامن وہاں مقصد بردوش بیان
 سلطان نامرادی ہم آغوش۔ وہاں قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست بیان سپہ حسرت و افسوس
 کی پست۔ وہاں مدح پر زیادان زہرہ جبین بیان عالم تنہائی کا سرائیں۔ وہاں خوشی
 بار بار بیان چشم غولی آشکار **۵** کلین گے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے
 ادھر تمہارے + تو کیسے گرد رہے گی آہ دل پر ادھر ہمارے + ادھر تمہارے + اب تک تم کو
 کچھ خبر و خیال نہیں ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہیں ہم کو مستقر نہ بجلاؤ خدا را ہماری یاد
 اپنے دل میں لاؤ۔ کیا کمون تمہارے غم کا مارا ہوں تھکے سبب سبب میں رسوا ہوا
 ہوں **۵** نیم یک لحاظ از یاد تو خاموش + فراموشی شدہ ازل فراموش + **۵** رفوگر کو
 کہان طاقت کہ زخم عشق کو ٹانگے + اگر سینہ مرادیکھے رفوچکر میں آجائے + حصہ معرفت اگر
 تحریر کروں تو کیا تب کہ آتش آہ سے کاغذ میں بھی آگ لگ جائے۔ ہاتھ لڑتا ہو زبان نکاتی
 ہو پھر کو نہ کر تحریر جو بیان جو کسی طرح قسطیر ہو۔ غور و خواب یکسو چشم پر آنسو بہہ تمہاری ہی شکل

حسروم رو برو ہو۔ ابریاں جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب ہو۔ یہ دلخ وہ ہو کہ دشمن
 کو بھی نصیب ہو۔ جدا کرے جو ہیں دو صنف کے کو چے سے آئی راہ میں ایسا کوئی قریب ہو۔
 ہر گھڑی تمہارا رخ دالم اپنے دل پر ہوتا ہوں ہر چند کہ جنس و جنس سے کتا ہوں مگر کوئی میری
 بات نہیں سنتا ہو ہر ایک مجھوں و دیوانہ کتا ہو اے پیارے۔ کعبہ میں رہیں
 ایک رہیں دیر میں جا کر ہر جاتیں ای جان جان یاد کریں گے۔ تکیوں صادق اور رگن دانی
 تو کیا کہ ہم تمہاری یاد میں مرتے ہیں تم پر جان قربان کرتے ہیں گو تمہارے دلپراثر ہو ہماری
 حالت کی خبر ہو۔ کئے خوشی سے تو ہر زیست حضرت کی تھوڑی بہ نہیں تو نیم نفس بھی
 بہت ہے جیسے کہ اگر شب و روز اپنا یہی کام ہے تو سن لینا کہ چند روز میں خاتمہ بالغیر و
 کام تام ہو۔ گردش سے آسان کی کیا کیا ستم ہیں مجھ پر + سایہ بغیر اپنا سستی نہ
 کوئی رہبر + آہ آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ نہ تاسہ ہو نہ قاصد ہو نہ پیغام زبانی ہو
 یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگہانی ہو + وہاں تم مجھ داؤدی غرغوانی میں مشغول یہاں
 ہمارا آہ و زاری کا مرامی معمول وہاں تم سنگار سے آراستہ و پیراستہ بیان ہم خاک پر
 باختم وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام بیتک تب پھر میں جلنے کا کام وہاں ششباب
 ہفت شکا دور میان نما رہ کر کاظم و جو وہاں رنگ برنگ کا سان بیان مام گردش بھان
 وہاں صراحی و جام در دست بیان و حوصلہ سب بست وہاں اغیار ہم بیان عالم تنہائی
 کا غم وہاں شباب پر کمال بیان جان مخرون پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس بیان حسرت
 فہوس وہاں حاصل ہونا کا بار بار بیان دیار پر ہمارا کا انتظار وہاں منہدی سے ہاتھ دگتا بیان
 جگر کا خون ہو گا کھر کی راہ ٹپکتا وہاں در گیس چشم میں سرمہ لگانا بیان شل کوہ طور اپنے آپ کو جلا دینا
 تنہا ہر دم غیروں کا خیال بیان زکوہ ہر لمحہ جان جانے کا طال وہاں ہنگ پر سینہ رہاں راہ تنہا
 سے سیکڑوں میل دور۔ آئے جان جان اب آگے تھر کی طاقت نہیں گنگو کی توحہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ
 طوطا چشمی تمہاری بقرار و بجا عفتائی و بیوفائی پائدار رکھے۔ فقط۔ والاشوق۔

خط دیگر

۱۰ نویسم ہمارے مشتاق دیدار تو ام
ہستام ز کس صفت بر خاستہ چشم

دیگر

سواذ ہر دل کردم نوشتہ نامہ سوے تو
کل گزرا غول بلبل شاد رخسار محبوبی نسیم چمنستان رخسار چمنستان زیبائی طاروس
طناز خیابان مخور سازی طوطی فکرستان نقشہ پروازی قمری سروستان لیاقت و سخوری
فطرت و وجود و پر ہی زلالہ فتنہ۔

از روانہ غنیمت گنہائے سعادت شام بیان رہ طر ساحتہ بعد عاصے ضروری سیرا اید۔ یعنی
درین آواں نرہست و فرخندہ بیان نامہ نامی محیف گرامی بعد مدت بوزیدین باو بہار گفتہ کن
شمار و برگ قلب عاشقان گردید سے بہرے دوزون کے پیچھے آج آیا آ پکا نامہ ہفتہ
پروہ کے آنکھوں سے لکھا آیا پکا نامہ ۱۰ قس ہنگام تا فرجام بد آغاز نیک انجام سے
حک تفرقہ پرواز کجا ز اور زنا نہ ساز جا نگذار نے دوری دوری و مجوری فیما بین ہمارے
در تھارے ڈالی ہوا درستان غم میرے ہاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس
کجا بیان میرے حد اسکان سے بالکل باہر ہر جہت تہاری محبت انگیز طلع خیز
اشک سے گناہے ریز و عشقے یاد آتے ہیں بکایت التفیقین ٹھٹھون پیرون رو آتے ہیں
ہوش بر خاست حواس رخصت ہسے کیا کریں۔ اے جان جان۔ اے بیات

دل من داند و من داند و دل من	دوستیا تیکہ بد یار تو دار و دل من
نہجے بدخ خوش آ تا ہر نہ گلشن نہ عین	دو و جدن سے ہوا تجہ عین حسن عین
کہ کشیدست دکہ دیدست و کہ پیش آمد	پاک من دیدہ من یکشم از جو غرات

رباعی	از کجی به رباعی می آید حسب حال آفرینی
تکلیف گر رقم و نظم سلام نبویسم	تکلیف شب بجران و فرقت و دوری
تکلیف شب بجران و فرقت و دوری	تکلیف شب بجران و فرقت و دوری
خواهم اگر ز خرق کفن رقم ز م این هم خبرش گر بتکلف بهم رسد باین همه اراده تحسیر بر کمر کف شوقی که بر نگین دلم نقش کرده اند انصاف خواهم این که بد نیسان تمام تر	لاغز کجا دوات کجا و کجا قلم هوشم کجا حواس کجا و کجا دلم و در این دل چگونگی بر آید ز خاصه اتم آن نقش کاظمی که ز دانش بود اتم باقی انصاف دل رقم چون شود رقم
کمان ابرو و اسه ماهر و مکر و اگر به بدت نواک بلام جلالی قضا و بیان کرے تو لب سے لب بزرگ سو قمار جدا ہے۔ آخرش عالم بیتی و بقراری میں تمنا و خاطر راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دل مضطر اشعار آواز ہا ہے۔ اشعار متفرقات	کمان ابرو و اسه ماهر و مکر و اگر به بدت نواک بلام جلالی قضا و بیان کرے تو لب سے لب بزرگ سو قمار جدا ہے۔ آخرش عالم بیتی و بقراری میں تمنا و خاطر راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دل مضطر اشعار آواز ہا ہے۔ اشعار متفرقات
نچو شد گل گل عین شد نافہ تا مار شد در حیرتم کہ جان بیکدامین کفم تار کہ سر نامہ ہمین بوسم و کہ پاسے و راس بیشتر از بیشتر از بیشتر خواهم نوشت	نچو شد گل گل عین شد نافہ تا مار شد در حیرتم کہ جان بیکدامین کفم تار کہ سر نامہ ہمین بوسم و کہ پاسے و راس بیشتر از بیشتر از بیشتر خواهم نوشت
دو ہر	دو ہر
پنہ جی سے جانو میرے جی کی بات خیر پیار سے من مومن سو پانی پانی کون	پنہ جی سے جانو میرے جی کی بات خیر پیار سے من مومن سو پانی پانی کون

سورج

جہ جہت کچھ بات تم بھڑن کی اے سکھی
 تین ٹو لست جم پات تھر نہ رہت تھر نہ کہیت
 تیرے تھرے ہیست اُنکھیاں گریبان بہین
 تیرے جیو بار و دریت کٹ کٹ پرت کرا جیون
 یو یو برہ کو جیو تم بن سب رت بھر نہیں
 لون بیت اندھیرین پرت پرت دن پرت تین
 کچھ دلاؤت تین اوڑد کھین تھر و درس
 جیون بھڑے جل میں تم بھڑت کت یون
 ہوا زویدہ دور داز دل در حضور جل گریہ اگر کر دے دل تو کاغذ ابری برنگ ابر باران
 کشائی کرے سطرین موج دائرہ گرداب ہون قاصد آب روان کی طرح قصہ روانی کرے
 حل من دید است قاصد احتیاج نہ نیست
 تیرے تھیں زندہ ام بر خوش تھمت میگویم
 تیرے تھیں حسن و خوبی و سر و چہستان و لبری و محبوبی یہ مجبوران تھمت صرف تھما دے
 شوق سوا صلت کے باعث ہنوز اہل میں مردہ ہوا اگر چہ بظاہر زندہ ہے تھما رہی ہو فانی و
 کجا ادائی جسکو کہ بر عکس اس دل دادہ بر غمت کرتی ہو یہ خامی خیال آنکھ ماہ جمال ہے
 ورنہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے۔ اسے حقیقہ نفس و جہل محبوب بے مثال طفت فرمائی
 اور توجہ فانی تیری سے یہ چشم داشتی ہو نہ تھی۔ حیف صد حیف۔
 دل ہو دادم و افسوس نہیں داسم
 کہ پس از جردن دل شوق چنین خواہی شد
 خدا سے لایزال اگر تھما رہی اس چشم پوشی کا حل ہم پہلے سے جانتے اسنے طائر طوطا
 دام محبت میں ہرگز نہ اُٹھنے دیتے۔ مع خود غلط ہو وانیہ سنیندا شتم۔
 اگر داسم از روز ازل داغ جدائی را
 تمہیکروم بدل روشن چراغ آشنائی را
 خیر جو کچھ ہو ہو ہوا نبی بے مستی کا حال یُر طال کیا کہوں کیا کہوں۔
 تود و ر اعتماد کا نرا گاہ گاہ سے یاد فرمودی
 تیرے تھما و ر طے ہو فانی و بے اعتنائی افسانہ بیتیابی دل اگر لکھوں تو خط یون کہو تر

کی طرح لوٹا کرے قلم رخ بسلی کی طرح مغرور قمر طاس پر تڑپا کرے -

رق و باران جسکو کہتے ہیں مرا فسانہ ہے

حالت اضطراب و بقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں - غزل

عجیب الفت یار نے جو بلا دیا کئی بار پہر	سری آنکھوں میں وہی اتناک بخدا کیا غبار
یو صبا کے تودو صبر گذر تو یہ کیسواں سحری خیم	غم جو تیرے لئے اوسم کیا کیسا زار و نزار
ترے عشق میں جو چوچم نہیں اسکا شکہ کرنا کام	یہاں ہر کوئی سحر کرد قلم بخدا نہیں مجھے عار
سری جان ہاؤ یار ہو کر اتنا کہتا ہوں اوسم	شہر بیکے عشق سے تیرے ہم سر اول آنکھیں تار
مجھے خوف حشر طویل کیا کہ میں شہادہ قائم پیشوا	کوئی مانے یا نہ مانے ہاں مہر اول تو اسبہ تار

غزل و میر

ہو باو عالم سوز من از من چرا رنجیدہ	اوسم شب افروز من از من چرا رنجیدہ
خواہم فراموشان کنم تا جان و دل قربان کنم	جائے تو در خیالان کنم از من چرا رنجیدہ
ای جان من جان من کجاست مگر سلطان من	لیک شب بیا سخاں من از من چرا رنجیدہ
بگرز بہر خون شدم سرگشتہ و مہنوں شدم	چون محل دل پر خون شدم از من چرا رنجیدہ
من عاشق زار تو ام از جان فریاد تو ام	تا زندہ ام بار تو ام از من چرا رنجیدہ
از رنجیدہ رنجیدہ از من گناہ سے دیدہ	آخر مرا بخشیدہ از من چرا رنجیدہ
گر من بکرم در غمت خونم قدر بر گردنت	فر داکبرم و امنت از من حیدر رنجیدہ
ای کعبہ من کوئے تو سے قبلہ من رو تو	حد فتنہ جہد سے تو از من چرا رنجیدہ
پیوستہ دلدار تو ام یار و قادر تو ام	اکنون بنعم زار تو ام از من حیدر رنجیدہ
ای سر و خوش بالاس من ای دلیر و غدا من	محل بیت طلحے من از من چرا رنجیدہ
من سعدی و قوام تو ام بر سے بخون ماہ	من یار نیکی خواہ تو از من چرا رنجیدہ

دو پیارے تمہاری فرقت میں گھر زندان میں بیابان ہے زندگی سے تنگ جیسے سونگ

تہائی سے دل جھٹاتا ہر پھر ناپریشانی لاتا ہر غرض کہ کسی طرح چین نہیں آتا ہر بن تیرے اگر باغ
کی طرف جاتا ہوں آخر کبھی کر مینا بانہ واپس آتا ہوں باغبان باغی گل بوے آتش بھرے دھنی
دھکائی دینے ہیں گویا وہ بھی ہمارے غم میں مل پرواغ کھائے ہیں غرض کہ صورت خارا آنکھوں
میں کھٹکتے ہیں جملان چین ہر جگہ ہے اٹکتے ہیں چشم ز گس نظروں میں دیدہ حیران ہر گیسو سے
سنبل زلف پریشان ہے۔ قطعہ

بے توبہ سیرچن خوش آنے کیا ہے سردناز	بھول جو ہر سیری نظروں میں برنگ خار ہے
جو خیر گل کی چٹنی ہر وہ ہر مثل کمان	شکل ناوک موج بوے گل جلکے پار ہے

قریان باغ میں کو کو سے سر بھراتی ہیں بلبلین آواز کے سنی چلتی ہیں گل گران گوش چین
غیر لب ہوش ہیں ز گس آنکھ نہیں ملاتی ہر بلبل دم چراتی ہر یہ روش رنگ گلستان اور اپنا
حال پریشان دیکھ کر خاموش رہتا ہوں دیوانہ وار چلا چلا کتا ہوں۔

ز گس نے آنکھ پھیر لی لمبیل جدا پھری	چلتے اب اس چین سے کہ یا لگی ہوا پھری
-------------------------------------	--------------------------------------

ناچار دیوان کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا جو صحر اکور واند ہوتا ہوں بیکساں حیران
بوشش کسی وضع کے سائے میں جا ہاتھ پھیلا یہ اشعار پڑھتا ہوں ترجمہ

صبا کبھی جو تر کوے یار میں ہو گزر	نہ بھولیو یہ پیام و زیر خستہ جگر
یہ کہو اس سے کہ ایجان تیری فرقت میں	فغان ہو درد ہو غم ہو الم ہو آٹھ پسر
بھوکا ہو گیا ہو گریبان کا چاک دامن تک	گر گیا ہو پس اب سر سے آب دیدہ تر
کبھی ہر پوش اُسے گاہ فوط بے جوشی	کبھی ہر آپ میں وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کو بے میں پھر تا ہر صورت و حشی	کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر
ہر مشتاق جو ستا تا ہو تو یہ فرقت ہے	عجیب حسرت داران سے ہاتھ پھیلا کر

بیا سیکہ ترا تنگ در کنار کشم
بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

غزل

<p>تکے چوائے مگی ہم سے جبراتی آپ کی دیکھے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی دل توپ کر گیا جب یاد آئی آپ کی جو کوئی بولا صدا کاؤن میں آئی آپ کی جلینے بس خوب الفت آرائی آپ کی کیوں بل بچھون نے مجھے صورہ دکھائی آپ کی</p>	<p>باحثِ دشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گلا کاٹوں مجھے خیر عنایت کیجیے آپ کی جانیں بلا کیونکر کئی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رہتا ہر مجھے ہر دم خیال پہلے کا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہیں نیٹے بیٹے روگ الفت کا لگا یا جان کو</p>
--	---

شعارِ تفریق

<p>مردانے خصم سربابان بلا بنے گا آسین شیشہ شراب ارغوانی کلا</p>	<p>تسین کشتا ہر یہ میدان بلا رلا نیگا یوہن گر خون میں غم پار جانی کا</p>
---	--

غزل

<p>نازل اس پر اسے تو قمر خدا کیونکر ہوا بیٹے بھلائے یہ مجھوس بلا کیونکر ہوا جھکا سر کا بھلا سوچ صبا کیونکر ہوا خانہ زنجیر میں محشر ہوا کیونکر ہوا</p>	<p>دل تمھارے حسن پر یوں بھلا کیونکر ہوا بست زلف منم دل اسے خدا کیونکر ہوا دل شگفتہ خاک ہو فرقت میں آہ گرم سے کیا تری وحشی کا زندان کی طوط آیا قدم</p>
---	---

سچ کہا ہوتا ہے بانی جو روح جانیں ستم ایجا دہن سب بے راحت جان کوئی دلبر نہیں
بلا دہن سب بے محزون دارِ با چشم زارِ میناب و بیتقار صورہ غبار کسی دوسرے شجر
بے برگ کے تلے جا کر پھر بیٹھ جاتا ہوں اشک اکھن میں بھر تم کو یاد کر تھا رشی شکل کا
تصور بانہ فرط بے قراری سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ آہن فطرت
آتا ہر آہ تری اکھن کی یاد دلا کر چوکوسی بھلا تا ہر زرد زرد زربا سے منبلان دیکھ کر
اکھن میں سرسوں پھولتی بولا صحرانی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جسنم

اور بھی متصل ہو الیاس پھاڑنے لگا جنوں نیچے جھاڑنے لگا۔ ایک ہی جھکے میں
 دوست جنوں نے پاس داسن کے گریبان دیکھا شاید کسی وقت گراپے ہوش بجا ہوے تو زرا یہ
 شعر زبان پر آیا۔ ابھاریہ دل ستم زدہ زلف بتان سے آج + نازل ہوئی بلا مرے
 سر پکمان سے آج + کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا + دوست کا ملنا نصیب
 دشمنان ہو جائیگا۔ کیا فوج گیا چھوڑ کے بس قاتل + دھن زخم کجا را کیا قاتل
 قاتل + لگے ہر سیکشن میں دل امی غنچہ دھن کس کا + تری فرقت کے مارے کو
 روش کس کی چین کس کا + اور کبھی یہ غزل حسرت دافوس کیساتھ ساتھ مل کر پڑھتا ہوں۔

غزل

کہ از نقش قدم پیدا ست چشم انتفا رمن
 گردار و چراغ از داغ دل شہاے تار من
 معاذ اللہ تقدیر بزمین مشقت خبار من
 بہ بیند گر کسے آئینہ لوح مزار من
 بیابان اور سدائے کاش این شہت خبار من

ببین دور وقت رفتن حسرت و میلے بھگدوں
 نگار از دین او چون پر پروازی سوز و
 ننگ ساگرد از فراطحار کورہ آتش
 بغیر از دے حسرت شکل دیگر در نظر نگیر
 اگر از سستی بخت سنداوے آئے

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ غمزدوں سے دور رہنے کا پیارے گلا
 نہیں + دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں + دیگر دل من لفظ یاد تو معنی + معنی
 از لفظ کے جدا باشد + دیگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا ہو + نا آشنا کو بھی الم
 آشنائو + پھر کیا یک دل میں یہ امانگ آئی تشہے کی ترنگ آئی عزم ہو اگر میخا
 کو جانیے یوں دل کو بھلائیے غمزدک حب و ملن ہو بچا تو جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا دور ساغر
 حلقہ ماتم نظر آیا قاتل مینا میں نے کا عالم دکھائی دیا سچاے مرگان پر کباب
 تحت دل بیتاب تھا خشک میگوں شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھ کر اشک کی طغیانی
 ہوئی کشتی خوش طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوے اپنے حلق سے

میں ہوش ہوئے حکیمت بادہ کشی کی کرنے لگے یہ کبکمر قدم پر دھڑکنے لگے میں اس شعر کو پڑھ کر
روئے لگا۔ غن جو جگر بیاہو جس نے وہ سنے پئے دکھائے وہی کباب کہ جو
دل جلا نہ دے وہاں سے بھی پریشان وار باحالت بے قرار کسی جانب کو چلے یا تھاری
سرد مری کو یاد کر یہ غزل زبان پر جاری ہو گئی..... غزل

خدا کو مانو نہیں نہ جانو نہ میرے دل پر جگر دتم زمانہ اٹل ہو گیا کر دتم برا جو ہو وہ ادا کر دتم + سور و صلت کی غم فرقت ہو لے الفت کہ در الفت ہم نے چلے لگا لیا یا ہم نے قابل نہیں بنایا دل جگر لگوں پر بچاؤ تھان تھان جو لبوں پر بجا ہو جیسا سیرا گلا ہو تھارا اس میں قصور کیا ہو	ہیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کر دتم دعا کریں ہم جگر دتم دعا کریں ہم دعا کر دتم نشان ہو سکے داغ حسرت قبول ہو جو جگر دتم ہم نے یہ رنگ سب جایا ہائے حقین دعا کر دتم اب ایک سر جو ہے بھی بیکر قدم پر اپنے فکر دتم یہ میری تقدیر میں کھا ہو کچھ جو رہ جگر دتم
---	--

او لطف نہ دکھائی جس دن سے تم سے جدا ہوا ہوں ہزاروں بج و غم دل کو اٹھالے پڑے
ستان اہم و جدائی سینے کی پر کھائے پڑے تھاری جدائی میں ششہ رو حیران سر میر
و پریشان ہوں مرغ سہل و طائر نیم جان کیے تو بجا ہو اور بیان سواے اس کے کیا ہو
قرار پائی نہیں جان زار بن تیرے + تڑپ رہا ہو دل بتیقا رہن تیرے + گھنڈا
تھا مجھ میں کسب وہ بجاگ گئے + حواس و ہوش و شکیب و قرار بن تیرے +
دیکھے بچھڑے ہو لیکھ لاسنے ملا اس بُرا رز کو تھا احوال کب میرا و چشم انتظار کو تھا احوال
رضاء تابان سے کب منور کرتا ہو۔ غزل ستراد۔ حال دل کس سے
کہوں کوئی بھی غم و غم فرقت کے سوا + اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہیں +
چکار ہتا ہو بھلاہ زلفت کے بچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل + ہو بڑا بیچ + بیچ
کلن سا دل جو کہ جو اس میں گرفتار نہیں + ہو محب دام بلا + سیکو دن ہیں جگر افکار
ہزاروں دل ریش۔ حوسے ہاتھوں لیکن + پاس تیرے کوئی سنجہ کوی تکواری نہیں +

ان گمراہ زادہ کی تری چشم سیہ مسک کی کیفیت ہے۔ کہ جان ہی جھست + جبکہ اب
 دیکھو وہ سنہ مار ہی ہشیار نہیں۔ ساویب ہوش ربا + مرے خاکِ دریا پہ عشاقِ ظفر + اور نہیں
 اسکو خبر + اٹھ کے اب جائیں کمان طاقب ز قمار نہیں + مثل نقشِ کف پا + ایو ملکہ اعلیم یوفائی
 واسے شمعہ دیار کچ ادائی تھا رسو دہری شمرہ آفاق ہو تم سے دل لگا کر راحت و آرام بلالے
 طاق ہو۔۔۔ دل کا کچ کام نہ تجھ سے بعد پر فن کلا + دوست جانا تھا تجھے جان
 کا دشمن کلا + جامع التفریقین نے ہیں غم کھانے کو اور تھیں دل دکھانے کو بنایا تھا ہے
 جو رستم اور ہمارے قصہ غم کے کہنے کو ایک دفتر چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمعہ سے
 غم پر کرنے اور ذرہ اس کا سپر تھادی جدائی میں ہمارا حال پر لال بعد سے زبون ہو
 بلکہ روز بروز افزون۔۔۔ گئے یوں تو ہزار دن ہی تیر ستم کہ ٹوٹے رہے پڑے خاک پہ
 ہم + تیرے ناز و کرشمہ کی تیغِ دو دم کی ایسی کہ شمعہ لگا نہ رہا +۔۔۔ چاہے دل داری کے
 چاہے دل آزاری کے + ایو ظفر اس دہر باکو ہم نے دل اتو دیا +۔۔۔ ستم جس
 دم غم دوری سے دل مغموم ہوتا ہو + مزا دل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہو +۔۔۔ جدھا
 جس روز سے ہم کو خیال زلفِ شیرا ہو + پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہو۔

مشہدس

کیون سے دل جا ہی پھنسا میں نہ تجھے کتنا تھا	زلفِ ہر دامِ بلا میں نہ تجھے کتنا تھا
پچاس خوبان کے مجھ میں نہ تجھے کتنا تھا	ان کی باتوں پچاس میں نہ تجھے کتنا تھا
دیوی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کر د	باتو در دوستی آن زگس بیار چہ کر د
بجز الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہو کتنا را ہی بس اس محل سے کرنا بہتر
یارِ باغِ افروہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گدڑ سے غم ہی پہ تو بس جی سے گدڑا بہتر
رفتہ رفتہ وہ جوئے لپے آفت میں غرق	سج لہن جگے ہوا دین یہ دریائے عین
تجہ ہو کہ جس قدر ماورخان زہرہ جبین و نازنیناں پری آئیں	ہوئے ہیں اپنے عاشق زار کو

شاو کرم کرنے سے الگو کیا کام پڑا کی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہے۔ ۵

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خوبانرا

وگر نہ عشق رانا سیدکن یا عشق بازان را

او کیسین بخش دل بقرار ہمارے رنج عالم کا مطلق خیال نہیں بتیابی و فراق میں جان

جانے کا ذرا تم کو ملال نہیں سکو مطلق یقین نہوگا کہ ہم تمہارے سہجہ و فراق میں بیان

مہرے ہن زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ما۔ پیارے تمہارے دس کو ادھر مہرے لے

اب کیا کیا ہوت ہر گھٹ من ہے کہ جاے

جسے جسے کی پریت میں جنم اکارت جاے

ہم چاہتے تھ من کو جیسے چنر چکور

تو صورت من من بے دہی جیاوت مہرے

پریت تو داسون کیجے جاسون من پیاے

چاہک چاہت سوانت جل جگہی چاہت

تم بھرت چمن من مرون کہا جیون بن تو ہن

آپ پاراں ہر دم سے ہم آغوش ہم بیان

عالم تنہائی و بیکاری میں بیوش تم باوازلش غزلوان ہم بیان گریہ و زاری سے

نیجان۔ تم ہنسی خوشی میں مشغول ہم ناامیدی وصال سے ملول۔ تم ہر دم و صفا ناز وادامین

آراستہ و پیراستہ ہم تمہاری جدائی سے بیان پریشان ہوش و حواس باختہ و کان از صبح

ماشاہد جلسہ عیش و طرب بیان رنج و قلب اشعار۔ خدا لے تو لے آشنا نہیں ملتا۔

کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہے۔ ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ تقدیر سے حیف

ہم نے فرسودہ بہت تاحق تدبیر کیا۔ ملا سیرے دلبر کو مجھ سے خدا بے نصیبین تو راہی

ٹھکانے لگا۔ ہائے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں۔ کیا وہ چلیں تھیں کیا وہ

باتیں تھیں۔ وہ بھی دن پھر کبھی صفر ہونگے۔ ہم و تم ایک جا ہم ہوں گے۔ سینہ

لیزہ تنہا و طلب ہر سکوت۔ نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہر غوار۔ نہ وہ چلیں

نہ ترنگین نہ خود آرائی ہے۔ کچ تار یک ہوا در عالم تنہائی ہے۔ جدائی آتش تیز است

می سوزد دل و جان را۔ خدا ہرگز نصیب کس نسا زد داغ حیدران را۔ اے

گندم ناسے جو فروش تمہارے نامہ راحت شامہ کو ہر دم آگہن سے لگا تا ہوں تو یزہر جان

جا کر اسی کو مونس تنہائی بناتا ہوں ۔ نامہ آمد دل راطر بے مہرا شد ۔ بیخ از ہر جہانم
سبے پیدا شدہ لیکن ۔ خط تو آیا دے مجھ سے نہ من شکر بر کاویج ۔

اس کے گلے کا کون یا کون تقدیر کا وج	بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یا د ہو گیا	شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر ایمی آؤ حسد کے واسطے	دن تو تیرے ہی تصویر میں گزر جاتا ہے
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہے	وصال یا رستے دوٹا ہوا عشق

مرض بڑھ گیا جیون جیون دو الکی بے حدیث شوق بروے قلم نمی آید بے چاگہ بہت بل
در رقم نے آید بے زیادہ نیم غافل دے ای مہربان من با توئی در دل توئی در جان
توئی در زبان من بے اسے مجھ بے جانتان تمہارے دہان جام مشرب از خانی دروت
اور اختیار ہم بیان سب لہان و حوصلہ بہت اور تنہائی و بیگینی کا عالم ۔ وہاں
رفیقان تازہ سے ہر دم ہوس و کتا رویار ان محفل کے نظارے بیان ہر لحظہ
تمہارے دیدار کا انتظار اور تمہارے ظلم و ستم کے دل پر آسے ۔

من کٹا فی لہ سے اور رات زاری سے کئی	عمر کٹے کو کئی پر کیا ہی خواری سے کئی
کوہ کن کوہ میں اور تھیں مرا صحرائیں	سر پہننے کو رہا کوئی نہ ہمسرا پسنا
یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	تسہ میں بولکھا ہو اکی شتاب ہو
بگوریاے محبت زہر ق آسا غم کے مارے ہم	کبھی ہیں اس کتا سے اور کبھی ہیں اس کتا سے ہم
مجموعیم بے صلت مرا شا دکن	ز محمدی من دے یا دکن

اکسوس ہو کوئی دوست و آشنا اپنا ہوا حال اپنا جاہ کیسا نہوا صحت ناصح سے
غم دوتا ہوا بے قسمی سے رونا ہوا ۔ دل دے سے ہو کر تا بقیاری بیشتر بے
خانیہ اتم میں ہو پر سے زاری بیشتر کسی نے سچ کہا ہو ۔ قطعہ درد دوری کا قبلا
جانے بے دل بیدار کی بلا جانے بے جو گزرتی ہو جان پر میرے بے میں ہی جانوں ہوں یا خدا جانے

اب تمہاری یاد میں اس وقت دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حال ہیو شی
طاری ہو غریب کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا کہوں
احوال جی تو سننا تا ہو زبان کرتی ہو کشت اور کلیمہ کو آتا ہو دو مسرا

کر کا پست نہیں کھیت جل بھرتوت نہیں	کو رو کا خذ ہا تہ درے کو ہی کہو بین
کا خذ بھیت نہیں جل کر کا پست مس لیت	پاپی بر ہا سن بسو تھا گسن نہیں دیع
پاتی دا کوٹ بھیت جو ہو دے پر دیں	جوش دن سن ہی ہے ناگو کون سندیں

ای جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہتے اسذاب خط نام کرتا ہوں سواے
تمناے دیدار تھا بے شیدا کو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا سبب باتیں بنانے
کی اپنی خو نہیں۔ ای قتل عالم اور سیادہ اب جامع المتفرقین کی درگاہ میں ہی التجا ہو
کرم سے جلد طائے وہ صورت دلربا ہو دکھلائے پردہ جدائی درمیان سے اٹھائے تاکر
دل مضطر کو چین آئے سآین آین آین۔

رباعی

چارون زندگی کے تھے افسوس	اسو اسی کار دبار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دو دن	دور ہے انتظار میں گزرے

زیادہ ہیں باقی ہوس

راقم الحروف کشتہ ناز و ادا فریفتہ و شیدا
فردی حنیفہ الشرفان عطاء اللہ منہ
از تمنا نہ بھولی ضلع ہر ردئی اودہ۔

تقریباً رخیہ قلم فصاحت قلم حشریہ محبت مروت مخزن خلق و عنایت
وقت نزعی و حلی محلی منظر علی صاحب مخلص بنظر بگرامی حفظہ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے ہیں انسان ضعیف انسان کی تو کیا حقیقت ہے
فرشتگان مغرب تک گئے مابیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل تر کھلا دیا
شعاع کو رو لایا پر دل سے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون دہرا بجا ہر تو ہی جانے کہ تو کیا ہے تو ہی
تو خالق دو جہان متلغ انس و جان ہے تو ہی نے یہ خمیہ رنگاری ہے چوب درسیان ایسا تو کیا
تو ہی نے ستاروں کی ہلکاری ہے مرد و ست و قلم دکھا کر فرش خاک بر رویے آب روان
ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد و شمرین و فستق اس گلشن ہے بنیاد میں اگلے کیسے
کیسے گل بوٹے اس خاکدان پر محنت کھلائے۔ فی الحقیقت تیری معرفت میں بڑے
بڑے دور بینوں کو سرگردانی رہی آئینہ دار حیرانی رہی۔ جتنا چاہا کر پاپا ماب آئین
ہم پر پناہ کچھ نظر نہ آیا۔ بس خموشی کے سوا چار نہیں۔ دم مارنے کا بار نہیں و ترے
وہم بیکار ہے۔ محض خیالی آزار ہے۔ لہذا خاموشی بیان فرنا لگی ہو۔ گویا ہی محض دیوانگی ہو۔
ہو کہ تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ ترا خاک کا پہلا ہی نہیں بنایا ہے ہم اگر اپنے آپ کو بخشیم
ہوش و بکھیں تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عہد اپنی معرفت میں تر زبان رہیں مگر بقول
حکیم سید بندہ مضاف صاحب آرزو دریس بگرام رباعی دینا کا عجیب پہننے لیکھا دیکھا
آج اور توکل اور تماشا دیکھا جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا دیکھا بھی تو حاصل چلا
اسکا دیکھا دل سرد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گر و برد ہو گیا۔ مجال
کا طوطی بولتا ہے ہا کالوں کو کون پوچھتا ہے۔ امروز ہمارے ہیزم و عود کے است +
ہم مرتبہ خلیل و غزوہ کے است + نرتی کمال مہم دم۔ قدر دانی رخصت قدر دان معلوم +
نیک شہرے بڑے اچھے ہوئے + منصوروں کی قدر دانی دیکھ لی + مگر اس زمانہ

رتخیز میں ہمارے شفیق تحقیق شاعری بھی یکجا نہ پھر میں طاق سیاق میں محسوس زمانہ سابق میں
مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجوں کے بادشاہ قشتی حفیظ اللہ خان صاحب کی جرات
بھی قابل تحسین و آفرین ہے بقول صغیر بگڑی سے

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے
انہیں ہر ایک سے کچھتی ہے کمان شاعر
کہ گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسندہ تالیف کے
شوق طبیعت و کمایار رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ ہے درم بنایا۔ کیا خوب ہے۔ ہر دل عزیز ہے
محبوبہ مرغوب ہے۔ شائق ہر باتیں ہے۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر طمری نئے ڈھنگ کا
شائقوں کے دل چین ہوئے جلتے ہیں۔ بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہیں پاتے ہیں
اگرچہ یہ کتاب بیشمار ہے مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہے۔ عقل کا تپا ہے
اپنی یادگاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہے۔ تالیف و مولف کی ثنا سے اس لیے
خاصی اختیار کرتا ہوں مشک تن است کہ خود بویہ کہ عطار گوید میں کتابوں شقیاق نے
مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خرمیاد و عجیب الدعوات میری اس وقت کی دعا قبول
کرے مولف کا دامن لائی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین۔

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولف قشتی حفیظ اللہ خان صاحب
حفیظ ساڈوی از نتیجہ فکر کترین خلایق تنگ نام قمر الدین احمد برائے
نام تخلص فوق متوطن سندیلہ

گئی فصل غزلن ہوا ر آئی	ہنگ بچوں پہ خوب ہی لائی
اندون جوش پر ہر رنگ چین	رہے یوں ہی ہر اہر گلشن
شلخ گل پر ہر بیلون کا نجوم	سرشتاؤں سے یوں کہ جو حوم

پی کے موزن اس قدر ہیں سست
 الغرض دیکھ اس طرح کا سہان
 کہ یکا یک ستایہ میں نے حال
 خان و الانشان حقیقۃ اللہ
 آفتاب سپر علم ہیں وہ
 حق نے بخشی ہو ایسی طبع رسا
 کین کتاب میں مکتوبوں نے وہ تالیف
 دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
 لکھا گلہ سستہ اذنون ایسا
 ایک سے ایک بڑھکے میں غزل
 ہیں محسوس میں ایسے خوب
 متفرق بھی اس میں ہیں اشعار
 الغرض ہر طرح کا شعر و سخن
 عاشقانہ کلام ہے سارا
 نئے کیونکہ نہ لڑے جانے کے دل
 ہی ہر اک کے سخن کا ٹھنک جدا
 کل مضمون کی ایسی ہی خوشبو
 متطرب اس کی غزل اگر گائے
 نہیں شک اس میں کچھ بھی چھلا
 یا خدا یہ جان میں ہو مقبول
 فکر تازیخ کی ہوئی جسم

محو دل سے ہو ہی توں الست
 آئی جولانیوں پہ طبع روان
 ہو گیا دور جس سے دل کا ملال
 خلق سے جگے ہی جان آگاہ
 دیکھتا ہے کبہ علم ہیں وہ
 نظر آتی ہے جس سے شان خدا
 جگے مضمون ہیں دلکش اور لطیف
 دل مضطر کا انتشار ہو دور
 منتخب عاشقانہ سہرا پا
 دیکھ کر ہو شکستہ دل کا کنول
 جگے مضمون ہیں دلکش و مرغوب
 جس کا ہی مشتری صفار و کبار
 جمع اس میں کیا بوجہ حسن
 عاشقوں کا پیام ہو سارا
 خط تازہ جو اس کو ہو حاصل
 کیونکہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا
 ساسین کا دماغ تازہ ہو
 دل عشاق و جد میں آئے
 عاشقوں کے ہو در و دل کی دوا
 تو توفیق کا مدعا ہو حصول
 سوچے میں لگا اٹھا کے تسلیم

کیا اکت نے تب تو یہ ہمار	فوق کھدو عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع از فوق بسال عیسوی ۱۸۸۲ء	
ہن کلدستہ حفظ میں مع سب	کلام سخنندان نو و کین
جو مطلب سال سی ہر فوق	کلام سخنندان نو و کین
ایضاً	
محب کلدستہ میں ہر سب کلام	دیگر بسال عیسوی ۱۸۸۲ء
اسرار با آشتال عیسوی	فوق کھدو غیرت گلزار ہر
خاتمہ الطبع	

الحمد لله والمنة كما اس زمان مہنت آفران میں مجرہ بقول جان ہوسم جگہ شریفہ حفظ اللہ علیہ
 معروف بہ شعار و لپسند میں ہر ایک نگین طبیعت عاشق خراج مہاب کے دل بھلانے کیواسطے
 نہایت عمدہ عمدہ اور طر طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلیں بھجن چوکی۔
 گمری چوہا سا۔ بارہ ماہ سا۔ دودا۔ کبیب۔ سو یا وغیرہ بڑی خوبی اور خوش سلوکی کیساتھ
 سخیل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ماٹروی شملخص جحفیظ فسر میں
 مدرسہ موضع بنا پر رگنہ بگر حواء بکولی صلیع ہر دوئی صوبہ اور شاگرد رشید جناب نشی شکریہ شاہ
 صاحب تصحیح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف فرما کر درج کی ہیں بہر ارا ان جن میں خوبی سطح
 فیض فتح مشہور نزدیک دور میں پیشی نو کشور واقع کھنومین بکوشی بکولی اقبال بک بکوشی
 اکر، نرائن صاحب مالک مطبع معروف بلالہوای ۱۹۱۱ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ
 بار چا طبع ہو کر نقل مہنت اور عزیز ہر دل ہوا +
 اعلان۔ واضح ہو کہ اس کتاب کا تالیف مصنف صاحب نے بنام مطبع نشی نو کشور
 عطا کیا ہے لہذا حسب نشا مایکٹ ۱۳۳۰ھ کو کئی صاحب بدین اجازت مطبع ہذا تصحیح فرما دیں۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان جبار - از مرزا حسین -	۳۰ روپائی	کوشه آخرت - چیده قصائد غلیظات	
دیوان عاشق - از پندت کھیلا لال -	۱۲ روپائی	مزنوت حضرت مولوی سید مظفر علی صاحب	۸ روپائی
دیوان ضامن - از سید فاضل علی شاه -	۳۰ روپائی	دیوان سخن دہلوی - علی قلم نہایت	
نظر عشق - معروف بہ دیوان تعلق حضرت غلام		میرزا بیچ از فرزندین حسین شمس - سخن	
محمد زید صاحب کھنری -	۳۰ روپائی	دو قسم کاغذ -	
دیوان شائستہ پاسخ - میرزا قاضی محمد		(۱) کاغذ سفید گندہ -	۳ روپائی
معاذ غفریات پاسخ کھنری از شمس خیر	۸ روپائی	(۲) کاغذ سفید رسا -	۹ روپائی
دیوان حمد از مولی کلام مفتی غلام سرور	۳ روپائی	دیوان میکش - جلد اول موسم بخار	
دیوان چہستان جوش - کلام نواب		عشق مولفہ سورج بہان صاحب کاغذ سفید	۲ روپائی
محمد حسین خان جوش شمس -		دیوان شہیدی - مولفہ مولی کریم خان	
دیوان بخاورد - از شمس بخاورد سنگھ -	۳۰ روپائی	تمغہ شہیدی -	۳۰ روپائی
جمع الاشعار - چیده چیدہ استادون کا		دیوان نقیہ - از مولی احمد علی -	۳ روپائی
کلام یکجا کی از دہ فارسی -	۳۰ روپائی	ترجمہ اردو - شرح تصانیف مولی	
حسن بے نظیر شعراے نامی ندی بوند		عبداللہ صاحب -	۱۲ روپائی
کلام چیدہ -	۳۰ روپائی	دیوان عیش - معروف بہ ٹیکن معرفت	
دیوان گویا - کلام فقیر محمد خان بہادر -		حضرت شمس چہرہ بن لال صاحب عیش -	۳ روپائی
سالوار شمس گویا کاغذ سفید و خانی -	۳۰ روپائی	دیوان مناقب خیر البشر از شمس	
ایضاً - حسب مراتب بالا -	۳۰ روپائی	سورج حسین مظفر پوری -	۳ روپائی
کشتہ امانت - از مصنف اللہ بجا -		بہار سخن - میں زمان فرحت اقرانین	
ان حیرت مصنف حکیم عبداللہ بجا	۳ روپائی	ایک جلد شاعر کا مطبع ہمایون چاٹھا	

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	مجموعہ قصص - بالتصویر شال بانگ		اس میں جو جو شاعر شریف لکھے تھے اور
	قصہ ام قصہ سوداگر بچہ - قصہ ماہی		اپنی اپنی غزلیں ہم طرح ارشاد فرمائی تھیں یہ کتاب
	۲۴ قصہ مجموعہ ۱۴ قصہ منصور - ۱۵۶		بہرہ بطور گلدستہ طبع ہوا تھا - مرغوبہ
۹۶ پائی	قصہ شاہ روم -	۳۶ پ	و مقبول طبع ہو گیا۔
۶ پائی	قصہ سوداگر بچہ -		ترجمہ شرح قصائد عربی - مترجم مولانا
۶ پائی	بھروانش - مہینہ غیر -	۱۶	ابو الحسن صاحب روم فرید آبادی -
	آدھ جی - ترجمہ منس جواہر انشہ		ترجمہ شرح قصائد عربی - بہرہ عجیب
۳۶ پ	میر حسن نگاری -	۳۶ پ	بغریب از مولوی عبد الباقی خان -
۶ پائی	قصہ ماہی گیر		دولہ ان سحر سامری - حصہ اول دوم
	نایک بہت عالی - معونہ لکھنؤ		لیکھائی - مصنف منشی دیوبند شاہ تخلص بھر
۱۲	حصہ اول مولوی آلی بخش صاحبہ	۵	بیالونی -
۶ پائی	قصہ ماہ رمضان - از عبد اللہ خاں		
۵ پائی	قصہ قاضی جو پور حق و عقل کا تعلق		
۶ پائی	قصہ جہمہ -		
۶ پائی	قصہ شاہ روم - بالتصویر -	۱۶ پ	الف لیلا منتظم - کی تفرق حلین
۶ پائی	قصہ شیخ منصور و از شیخ احمد تخلص	۱۲ پ	حسب ذیل فروخت میں ہیں - کال مجلد
۱۶ پ	سنگاسن جیتی ساز منشی کھن لال		جلد اول از منشی طوطا رام شایان -
۱۲ پ	گلزار ابراہیم - قصہ ابراہیم ادہم	۱۶ پ	ایضاً - جلد دوم از منشی طوطا رام
۱۶ پ	چشمہ شیرین - قصہ شیرین فریاد -		شایان کاغذ سفید -
		۱۶ پ	ایضاً - جلد سوم ترجمہ منشی
			کاغذ حاتی و سفید -

